

تعلیم الدین

مکمل و مدلل

علم دین کے تمام اجسزا، عقائد، اعمال، عبادات و معاملات، سیاست و معاشرت، آداب، تہذیب و اخلاق کی مستند کتاب مع حالات و شجرہ مشائخ پشت

ان: حکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

دارُ الاشاعت اردو بازار کراچی فون ۲۹۳۱۸۶۱

فہرست مضامین معہ تعلیم الدین

۴	مقدمہ معنیف	۴۹	تلاوت قرآن کا حکام	۹۷	آداب تفرقہ
عقائد و تصدیقات		۵۰	ذکر و دعا و استغفار	۹۹	خفاخت زبان
۲۷	شرک کی اقسام	۵۲	حج و زیارت	۱۰۳	حق و عدالت خلق
۲۹	اشراک فی العلم	۵۳	قسم اور نذر	تصوف و اخلاق	
۳۰	اشراک فی التصرف	معاملات و سیاسیات		۱۱۰	بیعت
۳۱	اشراک فی العبادۃ	۶۸	تکاح	۱۱۳	ریاضت و مجاہدہ
۳۲	اشراک فی العادۃ	۷۰	معاملہ سیاسیات	۱۱۶	ذکر و اشغال
۳۳	بدعات قبور	۷۹	حکومت و انتظام مملکت	۱۲۷	اخلاق و عیوہ
۳۴	بدعات رسوم	۸۱	سفر کے آداب	۱۲۹	مسائل فریج
۳۵	بعض کبار	۸۲	آداب معاشرت	۱۴۲	حجاب و قوف ملک میں
۳۶	ایمان کے شعبے	۸۳	لباس و زینت	۱۴۳	اصلاح اخلاق
۳۷	معاہدہ کے ذہنی تصانیف	۹۱	طلاق و دوا	۱۴۷	عقائد و عقول کی طاہر
۳۸	طاہرات کے ذہنی مذاہب	۹۲	تعبیر خواب	۱۵۹	مناہج طریق
اعمال و عبادات		۹۳	سہم	۱۶۳	درگوں کے عجیبہ و غریب
۴۱	نماز کے احکام	۹۴	استیذان	۱۶۷	شجرہ بزرگان پشت
۴۲	کتاب الجنائز	۹۵	معافہ و عاقبہ و قیام	۱۶۸	عقائد و عقول کی طاہر
۴۳	زکوٰۃ و صدقات	۹۶	بیٹھنا، لیٹنا، چلنا	۱۶۹	ادایا ملکہ
۴۴	کتاب الصوم	۹۷	آداب مجلس	۱۷۰	غائبہ کتاب

مفت رحمہ مصنف

آزکیم الامتہ مولانا اشرف علی تھانوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ السَّمَوَاتُ وَمَا فِي الْأَرْضِ مِنَ الْمَلَائِكِ الْقُدُّوسِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ
هُوَ الَّذِي يَشْفَعُ فِي الْأَمِينِينَ رُسُلًا مِنْهُمْ يَشْفَعُ عَلَيْهِمْ أَيْتُهُمْ ذِكْرُهُمْ وَبِحَمْدِهِمْ
الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝ وَاجْعَلْ
فِيهِمْ لِمَا يَنْحَقُّوا مِنْهُمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ
مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

آپا بعد اس زمانہ میں اکثر لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام نے صرف نماز
وروزہ اور چند عیسائی خبریں کہ قیامت میں کیا کیا ہوگا، بہشت میں جہنم اور
دوزخ میں سانپ بگھو میں، بتلائی ہیں اور انسان کے باقی ظاہری باطنی حالات
متعلقہ سے اس کو کچھ تعرض نہیں اللہ و رسول کو جیسا چاہو سمجھو، جو چاہو معام
کرد۔ تجارت جس طرح چاہو کرو۔ لوگوں سے جس طور چاہو برتاؤ کرو جو چاہو
کھاؤ، جو چاہو پیو، جو چاہو پہنو، نشست و برخاست طہارت و معاشرت کے
طریقے جو چاہو اختیار کرلو۔ اپنے نفس کو جن صفات سے چاہو متصف رکھو جن
نعم کو لاہ امور میں ہر طرح آزادی ہے، اور اگر پابندی کا خیال آیا تو اصول تجارت

میں غیر قوموں کی تقلید کرو۔ ہر معاشرت قدیم یا جدید فاسفروں سے حاصل کرو۔ مقامات نفس میں ان پڑھ لوگوں سے جو خدائی کے دعوے بھی نہ رکھتے ہوں مدلول غرض اس میں نہ الہیت و رسالت کی تعلیم ہے، نہ معاملات کے اصول کی تعلیم، نہ اخلاق و آداب کی فہم نہ مقامات نفس کی تکمیل و تقسیم اور اس خیال باطل کے ایسے بڑے بڑے آثار مرتب ہوئے کہ خدا کی پناہ۔ ایک اثر مخالفین پر یہ ہوا کہ اسلام پر تعلیم کے ناکافی ہونے کا وجہ لگایا۔ ایک اثر تو تعلیم یافتہ جوانوں پر یہ ہوا کہ وجہ ناحقیقت شناسی کے یہ شبہ ان کے دل میں جم گیا اور اپنے کو بعض امور میں تہذیب جدید کا محتاج سمجھا اور زبان سے یا دل یا طرز عمل سے غیر طریقوں کو اپنے طریقے پر ترجیح دینے لگے اور بہت سے عقائد عام پر خود مبنیہ تھے۔ ایک اثر عوام پر یہ ہوا کہ نماز و روزہ میں تو علماء سے رجوع کرنے کو ضروری سمجھے اور معاملات و معاشرت میں اپنے کو خود مختار جان لیا۔ اسی وجہ سے علماء سے کبھی اپنے مقدمہ یا تجارت کے متعلق رائے نہیں لی جاتی۔ نہ توحید و رسالت کے مباحث و احکام کی تحقیق کی جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اعمال سے شرک فی الہ و تہیت یا شرک فی النبوت لازم آ جاتا ہے۔ بالخصوص مستورات کو ایک اثر اہل علم پر یہ ہوا کہ شب و روز اعمال و عبادات کے مسائل کے استذکار و استحضار میں مشغول و اہتمام رہتا ہے۔ نہ معاملات کی تحقیق نہ اخلاق و آداب کا لحاظ نہ اصلاح نفس و قلب کی کوشش حتیٰ کہ ترقی علم کے ساتھ ہی عجب و کبر و حرص و محبت دنیا و غفلت کی بھی ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ایک اثر و دیشوں پر یہ ہوا کہ شریعت اور طریقت کو جدا جدا

سب سے اور حقیقت کو اصل مقصود اور شریعت کو انتظامی قانون اعتقاد کر لیا۔
 علماء سے نفور ہو گئے۔ واردات و احوال کو منتہی معراج خیال کیا۔ خیالات کو
 مکاشفات اور مکاشفات کو فوق یقینات یقین کیا۔ نہ اس کو میزان شرع میں وزن
 کرنے کی ضرورت نہ علماء سے پیش کرنے کی حاجت۔ غرض ہر طبقے کے لوگوں کو
 کم و بیش اس خیال باطل کا اثر ضرور پہنچا۔ اِنَّا لَنَبْذُرُکُمْ اِذَا لَکُمْ اَلِیْسَ بِکُمْ اَوْ اَیُّکُمْ
 حالانکہ جس نے کتاب و سنت کو ذرا بھی طلب و التفات کی نگاہ سے دیکھا ہوگا،
 وہ ان سب امور کی تعلیم کو کھلے کھلے الفاظ میں پادسے گا اور شریعت مطہرو
 کو کافی دانی اور دوسری کتب و حکم و قوانین و تعالیم سے مستغنی کرنے والا دیکھے
 گا۔ اِیْرَیْ اَنَہُ ہُوَ اَوْ حَضَرَتْ حَقِّ سَمَآءُ تَعَالٰی اِنِّیْ اُفْکِرُ لَکُمْ اِنْ لَیْسَ بِکُمْ اَوْ اَیُّکُمْ
 اَرَدْنَا فِیْکُمْ رَسُوْلًا مِّنْکُمْ یَشْأَلُکُمْ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِنَا وَ یُرِیْکُمْ وَ یُعَلِّمُکُمْ
 اَلْکِتٰبَ وَ اَلْحِکْمَہُ وَ یُعَلِّمُکُمْ مَا لَمْ تَکُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۗ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ
 لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتَمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا
 وَ نَحْوُ ذٰلِکَ۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے ذکر بعض باتیں یہودی ہم
 کو اچھی معلوم ہوتی ہیں، اگر آپ کی اجازت ہو کچھ کہہ لیا کریں، جواب میں
 ارشاد نہ فرماتے اُمِّیُّ کَوْنْتُ اَسْتَفْکِرُ کَمَا تَهْوٰکِیْتُ الْیَہُوْدُ وَ النَّصَارَہُ لَقَدْ
 جَسْتُکُمْ بِہَا یَیُّضَاءُ نَفِیْقَۃً (المحدث روایہ احمد) اور یہ تو ایسی کھلی
 بات ہے جس کے ثابت کرنے کی کچھ حاجت نہیں۔ آخر جس قرآن میں ہے۔
 یَوْمَئِذٍ یُّؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْیْبِ وَ یَقِیْمُوْنَ الْمَسَلُوْۃَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یَنْفِقُوْنَ ۗ

مذکور ہے اسی قرآن میں فائیکموا ما طاب لکم آایۃ الطلاق مرقن
 الآیۃ أحل الله البیع و حرّم الزیوا الآیۃ لا تأکلوا أموالکم
 بینکم بالباطل إلا أن تكون تجارة عن تراض منکم الآیۃ و
 إذا حیتستم بیعتکم فحیووا ما حسن منها الآیۃ من یشفع شفاعۃ
 حسنة الآیۃ و وصینا الإنسان بوالدیه الآیۃ و صابغہا فی
 التنیما معرفا الآیۃ و اب ذ القربی حقه الآیۃ إذا أنفقوا لم یوفوا
 و لم یقدروا الآیۃ إنما المؤمنون إخوة الآیۃ لا یستمر قوم من قوم
 الآیۃ اجتنبوا کثیرا من الظن الآیۃ و لا یفتب بفسکوا بقضا الآیۃ
 إن الله لا یحب السعیدین الآیۃ یجہد و یجئونة الآیۃ إن الله مع
 الصابرین الآیۃ و علی الله لکیل السوء یکلون الآیۃ الذین هم
 فی صلوٰتہم خاشعون الآیۃ تفسحہ منہ جلود الذین یخشون
 ربہم الآیۃ یتکون و یرزق وہم خشوعا الآیۃ و غیرہا من آیات
 المعاملات و المعاشرات و المقامات۔ بھی تو مذکور ہیں۔ اسی طرح کتب
 حدیث کی فہرست اٹھا کر ملاحظہ کرنے سے جہاں کتاب الایمان کتب الفضلۃ
 کتاب الزکوة نظر آوے گا۔ اس کے نیچے ہی کتاب البیوع کتاب النکاح و الطلاق
 کتاب الاداب، کتاب المقاتب میں ملاحظہ سے گندے گا۔ پھر اس خیال کی گنجائش
 کہاں ہے کہ اسلام نے صرف عقائد و اعمال سکھائے ہیں اور معاملات معاشرت
 و تصوف نہیں بتلایا۔ بلکہ منصف کو اسی مقام پر یقین آ گیا ہو گا کہ اسلام نے
 پانچوں چیزیں تعلیم کی ہیں اور ہم کو کسی کا محتاج نہیں چھوڑا۔ بلکہ غیر قوموں

میں بھی منصف مزاج لوگ ہیں۔ وہ اسلام سے مقبض ہونے کے خود معترف ہیں۔ غرض جب دیکھا گیا کہ یہ خیال عالمگیر ہو رہا ہے اور ہر طبقے کے لوگوں کو اس سے مضبوطی پہنچتی ہیں۔ اسلامی ہمدردی نے تقاضا کیا کہ اس غلطی کی اصلاح کچھلے اور ایک ایسا رسالہ لکھا جاوے جس میں بقدر ضرورت اختصار کے ساتھ پانچوں مضامین کو کتاب و سنت سے مستنبط و مطلق کر کے جمع کیا جاوے۔ یوں تو اس رسالہ سے سب اہل اسلام کو نفع پہنچانا مقصود ہے مگر بالخصوص درویشی کی راہ چلنے والوں کی ذل سوزی زیادہ مد نظر ہے۔ اب ہر مسلمان کو عموماً اور درویش کو خصوصاً اس کا مطالعہ کرنا بلکہ تھوڑا تھوڑا وظیفہ مقرر کر لینا ضرور ہے۔ کیونکہ مقصود درویشی کا یہی ہے کہ محبوب حقیقی راضی ہو جاوے اور طریقہ حصول رضا کا اطاعت و امتثال امر ہے۔ پس جب محبوب حقیقی کا امر تمام حالات کے ساتھ متعلق ہے تو رضا مندی اسی وقت ممکن ہے جب ہر حالت میں اس کا امر مانا جاوے۔ اگلے طالب حق کو ضرور ہے کہ اول اپنے عقائد موافق اہل سنت و جماعت کے درست کرے پھر اعمالِ حقوقہ نماز روزہ وغیرہ کے احکام سیکھ کر ان کا پابند ہو اور حرام و حلال کے مسائل سے واقف ہو تاکہ اہل حلال سے نورانیت پیدا ہو۔ اور طرزِ معاشرت سے مطلع ہو تاکہ اہل حقوق کے حقوق تلف نہ ہو جائیں۔ کیونکہ اتلافِ حقوق ظلم ہے۔ ظالم پر لعنت ہوتی ہے۔ پھر رحمت و رحمت جمع کیے ہوگی اور رضا بدوین رحمت کے ہوتی نہیں۔ ان سب مراحل کو طے کر کے اب اس راہ باریک میں قدم رکھے۔ ایسا شخص انشاء اللہ تعالیٰ کبھی گمراہ نہ ہوگا۔

اور انشاء اللہ اپنے مقصود حقیقی تک پہنچے گا۔

اب خدا کے نام پر مقصود کو شروع کرتے ہیں اور بشکر تعداد مضامین اس کو پانچ حصوں میں منقسم کرتے ہیں۔

عقائد و تصدیقات، اعمال و عبادات و معاملات و سیاسیات آداب و معاشرت، سلوک مقامات، یا الہی اس نادان کی مدد فرما، اور غلط و لغزش اور ریاسے بچا۔ آمین و بہ نستعین۔

عقاید و تصدیقات

عقیدہ - تمام عالم پہلے ناپید تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے موجود ہوا
عقیدہ - اللہ ایک ہے وہ کسی کا محتاج نہیں نہ اس نے کسی کو جنم نہ وہ کسی
سے بنایا۔ کوئی اس کے مقابل کا نہیں۔ عقیدہ - وہ ہمیشہ سے ہے۔ اور
ہمیشہ رہے گا۔ عقیدہ - کوئی چیز اس کے مانند نہیں۔ اور سب سے
نالا ہے۔ عقیدہ - وہ زندہ ہے، ہر چیز پر اس کو قدرت ہے کوئی
چیز اس کے علم سے پوشیدہ نہیں وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، وہ جو چاہے کرے

١٤٥ الله خالق كل شيء فكيف في الميراثات والجواهر عن الشيخ محمد الدين والحق الذي نقول به ان العالم
 كل حادث وان تحقق به العلم القديم ١٢٦ ج ١ ص ١٤٦ كل هو الله احد الله احد لم يلد ولم يولد ولم
 يكن له كفوا احد في الميراثات عن الشيخ محمد بن يعقوب قال قال تعالى لا تعجلن عليه سائر وصافته الى وجه العالم
 فلهذا قلنا على الاطلاق ١٢٧ ج ١ ص ١٤٦ هو الاول والاخر والقيوم ١٢٨ ج ١ ص ١٤٦ في الميراثات
 عن الشيخ العالم ان الله تعالى ليس بحسب فقيد له المكان ولا بعرض فيستعمل عليها انوار ولا يحيط فيكلمات له المحبت
 انوار فخره عن انجبات ولا قطار وغيره ايضا من فوائده قال في مهابت المظهر في سائر المراتب وهو من واه
 صلاحيه الحق ١٢٩ ج ١ ص ١٤٦ وفي علم ان الله تعالى واحد ولا جوارح وعظام احوال يتعالى عن كل شيء في كل
 في شيء او جسمه شيء ١٣٠ ج ١ ص ١٤٦ وفيه فلا يجوز ان يقال ان الله ولو خلقه في سموات القرب وحاشا الخلق
 من هذا القول حاشا انما يقول انما عبد الاله في السيرة والفيل ١٣١ ج ١ ص ١٤٦ هو الحق ان الله على كل شيء قدير الله
 بكل شيء قدير هو اسمع الجبر فقال لا يريد يريده ان يبدلوا الام الله قوله بقدر سبقت كذا الله لا اله الا
 الرحمن الرحيم الى اخره الامور المستمرة والحقين كما رواه الترمذي قوله تعالى قدوة مستطابا من العليم المحمدي

کلام فوقا ہے وہی پوجنے کے قابل ہے۔ اس کا کوئی سا بھی نہیں۔ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے۔ وہ سب عیوں سے پاک ہے۔ وہی اپنے بندوں کو سب آفتوں سے بھاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے۔ بڑائی والا ہے۔ پیدا کرنے والا ہے۔ مگن ہوں کا بچنے والا ہے۔ زبردست ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ روزی پہنچانے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے تنگ کر دے جس کی روزی چاہے فراج کر دے۔ جس کو چاہے پست کر دے جس کو چاہے بلند کر دے۔ جس کو چاہے عزت دے۔ جس کو چاہے ذلت انصاف والا ہے۔ بروداری اور برداشت والا ہے۔ خدمت کی قدردانی کرنے والا ہے۔ دعا کا قبول کرنے والا ہے۔ سمائی والا ہے۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کا کام بنانے والا ہے۔ اسی نے سب کو پہلے پیدا کیا وہی قیامت میں دوبارہ پیدا کرے گا۔ وہی جلاتا ہے۔ وہی لذت ہے۔ اس کو نشانیوں اور صفوں سے کب جانتے ہیں۔ اور اس کی ذات کی باریکی کوئی نہیں جانتا۔ گنہگاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے قابل ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔ وہی ہدایت کرتا ہے۔ نہ سوتا ہے، نہ اونگھتا ہے وہ تمام عالم کی حفاظت سے تھکتا نہیں۔ وہی سب چیزوں کو تھلے چھٹے ہے۔ اسی طرح تمام مقبلیں کمال کی اس کو حاصل ہیں۔

عقیدہ مخلوق کی صفوں سے پاک ہے۔ اور قرآن و حدیث میں ہیں بعضی جگہ ایسی باتوں کی خبر دی گئی ہے، یا تو اس کے معنی اللہ کے

سپر دکریں کہ وہی اس کی حقیقت جانتا ہے۔ اور ہم بے کھود کرید گئے ہوتے
ایمان اور یقین کرتے ہیں اور یہی بات بہتر ہے اور یا کچھ مناسب معنی
اس کے لگائے جائیں۔ جس سے وہ سمجھ میں آجائے۔ عقیدہ شدہ عالم
میں جو کچھ بھلا برا ہوتا ہے۔ سب کو اللہ تعالیٰ اس کے ہونے کے آگے
ہمیشہ سے جانتا ہے۔ اور اپنے جانتے کے موافق اس کو پیدا کرتا ہے
تقدیر اسی کا نام ہے۔ اور بری باتوں کے پیدا کرنے میں بہت بھید
ہیں۔ ان کو ہر کوئی نہیں جانتا۔ عقیدہ شدہ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ
اور ارادہ دیا ہے۔ جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے
کرتے ہیں۔ مگر بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔

۱۵ بسم رب السموات والارضين، فلو تضرعوا لله الاكل والارضين في العلم يقولون آمنا
بريس كنه شي في ايو اقيت عن الشيخ الم من كلامه وويل آيات معصيات ووجوب الايمان
بها مع عدم كيف لمجابت فلو تضرعوا في ذلك فتاويل بلوا الله تعالى فاقبل ان كيف يجب قال ۴
يس جو بلوا فيرو عينا فلهذا الخزانة التي في كل عالم هي من علم من الله تعالى فاقبل ان كيف يجب ربنا ادر
كيف يفرج شدة قلنا ان مؤمنون بما جاء من عند الله على ما رآه واما مؤمنون بما جاء من عند رسول الله
وكل علم الكيف في ذلك كله الى الله والى رسوله وفيه عند حيك يا ائمة يا عتيم لكل ما جاء من آيات
المعصيات واخباره فان اكثر المؤمنين يكون خائف الظان حاله من كل ذلك الخ ۴ ج ۳ ص ۳۳
ان كل فني خلقه بقدرة الله يعلم وانتم تعلمون ۴ شة فن شارة فيؤمن من ومن شارة فليكن الله عظمكم
وما قلون ولا يرضى بعباده مكشرون تشكر وايدنه لكم ۴

درست ہیں شرع کا پابند رہنا فرض ہے۔ تازہ روزہ اور کوئی عبادت
ممانف نہیں ہوتی جو گناہ کی باتیں ہیں اس کے لئے درست نہیں ہوتا
حقیقت یہ ہے جو شخص شرع کے خلاف ہو وہ خدا کا دوست نہیں ہو سکتا
اگر اس کے ہاتھ سے کوئی اچھے کی بات دکھائی دے یا وہ جادو ہے۔ یا
نفسانی اور شیطانی دھند ہے۔ اس سے اعتقاد درست نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگوں کو بعض باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی
ہیں۔ اس کو کشف و الہام کہتے ہیں۔ اگر شرع کے موافق ہے قبول ہے اور
اگر خلاف ہے تو رد ہے۔ حقیقت یہ ہے اللہ اور رسول نے دین کی سب
باتیں قرآن و حدیث میں بندوں کو بتلا دیں۔ اب کوئی نئی بات

الحمد لله ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحكم الله بينكم ويريحكم الله عز وجل الله عز وجل الله عز وجل
تو لو ان الله يحب الكافرين في الايات هي بفتح الين الحارثي يكون من في نفس ودين
ايضا من ميل فبغيره كين على نظم صرف لبيان وقد تكون باسار يتفكر بها فاكرا لا يكون خرقا
على وجه الكرامات من خلق الله من نفسها باعوا بها عن الوقا الطيبى الله تعالى والشرع في كل حركة وكل
فتح مختص به من الله عز وجل قد وضع الله من ان الشرع يبدى الله اهل التقوى فبما الله تعالى
او انجزي فادع الله في دينك ايات الله عز وجل هو كرامه وادع على في دوس مؤا وشهدا وادع
ج ۱۰ ص ۱۱۱ لعل بشري في الامور الدنيا وفي قوله ثم جعل على شريع من امرها بها ولا تفتح اهل
الدين يسمون في ايرانيات كل شيخ عبد الله في كل مرة في عظيمه والافق ثم بدت في خبره صوته في
يا عبد الله انما ركب وقد سقطت تلك الامايف فكل شئت عبد مني وان شئت فقول فقلت انما ركب
ج ۱۰ ص ۱۱۱ لعل ايرانيات كل شيخ عبد الله في كل مرة في عظيمه والافق ثم بدت في خبره صوته في
يا عبد الله انما ركب وقد سقطت تلك الامايف فكل شئت عبد مني وان شئت فقول فقلت انما ركب
ج ۱۰ ص ۱۱۱ لعل ايرانيات كل شيخ عبد الله في كل مرة في عظيمه والافق ثم بدت في خبره صوته في
يا عبد الله انما ركب وقد سقطت تلك الامايف فكل شئت عبد مني وان شئت فقول فقلت انما ركب

دین میں نکلنا درست نہیں ایسی ہی بات کو بدعت کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔ البتہ بعض باریک باتیں دین کی جو ہر ایک کی سمجھ میں نہیں آتیں۔ کچے کچے اگلے عالموں نے اپنے علم کے زور سے قرآن و حدیث سے سمجھ کر دوسروں کو بھی بتلا دیں۔ ایسے لوگ مجتہد کہلاتے ہیں۔ مجتہد بہت ہوتے۔ چار ان میں بہت مشہور ہیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ امام شافعی۔ امام مالک ج، امام احمد ج۔ جن کو جس مجتہد سے زیادہ احتقاد ہو اس کی پیروی کر لی۔ ہندوستان میں امام ابو حنیفہ رحمہ کی پیروی کرنے والے زیادہ ہیں۔ وہ حنفی کہلاتے ہیں۔ اسی طرح نفس کے

القیر ص ۱۱۱ اذ ابرہم شفا مترجانی ابوہریرۃ عن النبی ابراہیم رقیہ مقبلاً بالکتاب والسنۃ وکان یقول بطرق کلہا مسدودۃ علی الخلق الا علی یحییٰ آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان یقول لو کنت حاکماً لکنت عتق من سمعت یقول لا حول الا للہ والیس لی فعل مع اللہ فان عتق ہو لکرم نفی جو طرد و جرم احکام انکالیف کما جرم ص ۱۱۱ و فیہا عن ابراہیم الدروی یقول لو ان فقیر استغنی بالعبادات والامورات الشرعیۃ بغیر علة کلامہ واللہ تعالیٰ استغنی عن الشیخ وکنت فی العبادات بسبل ما منی فذلک احتجالی طیب ما وایۃ حق یسئلہ رشاد من ہذا استخط الناجون من الخلوۃ و الیافۃ کا علة تلوا الامشیاء ج ۱ ص ۱۱۱ و فیہا عن الشیخ من الطوتمات اذا بلغ المرید مرتبۃ الاجتہاد بالخلق حرم علیہ الرجوع الی قول شیخہ الا ان یكون ذیل شیخہ او خرج من دلیلہ ۱۲ ج ۲ ص ۱۱۱ و فیہا عن امام اشعری انہ کان یقول اذا صح الحدیث فہو ذمہ فی و فی روایۃ اذا تیمم لای یخاف الموش فاعلموا بالحدیث واضربوا بلای الی الخ ج ۲ ص ۱۱۱ و فیہا عن الشیخ ایاکم ما لظن علی باحد من المجتہدین و تقول انہم مجتہدین عن المعارف والاسرار کا یقین فیہا الجملة المتصرفۃ وان ذلک جہل مقام

کا اور پیسوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ہے۔ **عقیدہ ۵**۔ ایمان جب درست ہوتا ہے کہ اللہ و رسول کو سب باتوں میں سچا سمجھے اور ان کو مان لے۔ اللہ و رسول کی کسی بات میں بھی شک کرنا یا اس کو جھٹلانا یا اس میں عیب نکالنا یا اس کے ساتھ مذاق اڑانا ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۶**۔ قرآن و حدیث کے کچھ کچھ مطلب کا نہ ماننا اور اہل بیج کر کے اپنے مطلب بنانے کو معنی گھڑنا بد دینی کی بات ہے۔ **عقیدہ ۷**۔ گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ **عقیدہ ۸**۔ گناہ خواہ کتنا ہی بڑا ہو حجت تک اس کو برا سمجھے اس سے ایمان نہیں جاتا۔ البتہ کمزور ہو جاتا ہے۔ **عقیدہ ۹**۔ اللہ تعالیٰ سے نڈر ہو جانا یا نا اُمید ہو جانا کفر ہے۔

واقیہ ۱۱) یٰ ذیہب عجب حکم الرحمن اہل البیت و یطہرکم تطہیراً و عن انس ان یبغی علی اللہ علیہ وسلم قال جبکہ من تبار العالین مریم بنت عمران و خدیجہ بنت خویلد و فاطمہ بنت محمد و آسیہ امراۃ فرعون و عاتکہ ام الترمذی و کمال علیہ السلام فضل عائشہ علی النساء کفضل الشریع علی سائر الطعَام ۱۲

۱۳) اما المؤمنین الذین آمنوا باللہ و رسولہ ثم لم یزلبوا ان الذین کذبوا بآیتنا و استخبروا عنہا لا نفتح لہم ابواب سورہ ولا یدخلون الجنۃ۔ علی اللہ و آیاتہ و رسولہ کفتم تنہرون ۱۴) ان الذین یمردون فی آیتنا لا یخفون عیننا ۱۵) ولا یحرمون رحم اللہ و رسولہ ۱۶) یا ایہا الذین آمنوا لولہ الی اللہ توبۃ نفوسنا ۱۷) لا یخس من رزق اللہ الا نقم الکافرین لا یؤمن کما اللہ الا انکم الخاسرون ۱۸

حقیقت۔ کسی سے عیب کی باتیں پوچھنا اور اس کا یقین کرنا کفر ہے۔ البتہ نبیوں کو وحی سے اور دلیوں کو کشف و الہام سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے کوئی بات معلوم ہو سکتی ہے۔ **حقیقت**۔ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے۔ ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت۔ مگر جن کا نام لیکر اللہ در رسول نے لعنت کی ہے۔ یا ان کے کفر کی خبر دی ہے ان کو کافر طعن کہنا گناہ نہیں۔ **حقیقت**۔ جب آدمی مر جاتا ہے اگر گاڑا جاوے تو گاڑنے کے بعد اور اگر نہ گاڑا جائے تو جس حال میں ہو اس کے پاس دو فرشتے جن کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہتے ہیں۔ اگر پوچھتے ہیں، تیرا پروردگار کون ہے، تیرا دین کیا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہیں اگر مرد ایمان دار ہوا تو ٹھیک ٹھیک جواب دیتا ہے۔ پھر اس کے لئے سب طرح کی چین ہے۔ اور نہیں تو وہ سب باتوں میں ہی کہتا ہے

سَلَامٌ عَلَیْکُمْ مِّنْ فِی الْمَوْتِ وَالْمَرْغَبِ وَالْغِیْبِ وَالْغِیْبِ فَلَظْہِ عَلَیْہِا عِوَاءُ الْاَمْنِ اَتَقْنِ
مِنْ رَّسُولِ مَاذَا اَوْعِیْتُ لَیْلَیْکُمْ مَا یُؤْتِی اَنْ اَقْذِیْ اَلْاَبْوَابُ فَاَقْذِیْہِ فِی اَیْمِ خَلِیْفَہِ اَیْمِہَا مِنْ
یَا قَدْہُ مَدَدِیْ وَجَدَہُ۔ **حقیقت**۔ لَا تَمُرُّوا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنْتَبِہُوا بِاَقْبَابِہِ۔ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ عَلَی الْعَلِیِّیْنَ فَجْعَلْ
لَہِ الْاَزْہَیْ، وَتَجْعَلْہُمْ فِی ہَذَہُ الدُّنْیَا لَعْنَتَہُ۔ عَنْ اَبِی سَبِیْحٍ عَلَی اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلَامٌ عَلَی کُلِّ شَیْءٍ
لَّہِ الَّذِیْنَ اَنْتَ اَبْقَیْتُ الْاَبْیَاتِ، نَزَلَتْ فِی غَدَابِ الْقَبْرِ یَقَالُ لِمَنْ رُبَّکَ؟ فِیَقُولُ بِلَیِّ اللّٰہِ وَ
نَبِیِّ مُحَمَّدٍ مُّتَقِنٌ عَلَیہِ سَلَامٌ عَلَیہِمْ مَرَّتَیْنِ ثُمَّ یُرَدُّنَ اِلَی غَدَابِ عَقِیْمٍ، رَدِی اَلْاَزْہَیْ مَا مِنْ مُسْلِمٍ مَرِیْتُ
بِیَوْمِ الْحِجَّةِ وَبِیَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوْ قَاتَلَ قَاتِلَ الْقَبْرِ اَوْ خَرَّ ذَاکَ مِنْ الْاَعَادِیْثِ ۝ ۝ ۝

کہ مجھے کچھ خبر نہیں۔ پھر اس پر بڑی سختی ہوتی ہے اور بعضوں کو اللہ تعالیٰ اس امتحان سے معاف کر دیتا ہے۔ مگر یہ بایں مڑے کو معلوم ہوتی ہیں۔ اور لوگ نہیں دیکھتے۔ جیسا سنا آدمی خواب میں سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور جاگتا آدمی اس کے پاس بیٹھا ہوا بے خبر ہے عقیدہ مردے کے لئے دعا کرتے سے کچھ خیر خیرات دے کر نکلتے سے اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ اور اس سے اس کو بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ حقیقت یہ اللہ و رسول نے جتنی نشانیاں قیامت کی بتلائی ہیں سب ضرور ہونے والی ہیں۔ امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے۔ اور خوب۔

۱۳۳۰ یقول ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالآیۃ ۱۳۳۱ عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المہدی منی اہل الہدیۃ اثنی الخلف یدلہم فی قضا وصدقا کما انت جہاد واداء الودائع عن خدیجہ بن سعید قال الخلف الہدیۃ صلی اللہ علیہ وسلم عینا نحن تذکر فقال آذکر من قالوا تذکر اس قد قال انہا من تقوم حتی تروا قبلہا عشر آیات و ذکر الدغان و اللہال و اللہاب و طلوع الشمس من مغربہا و نزول یحیی بن مریم و یاجوج و ماجوج و ملک خوف بالشرق و خوف بالمغرب و خوف یجوزہ العرب و آخر ذلک ما یرجح من الیمین قطر و اناس الی عشر ہم دئی روایتہ لا تخرج من قعر صلب نسبی اناس الی عشر و فی روایتہ فی العاشرۃ و ریح فقی اناس فی الجور و اناس من عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحق حکم ان اللہ تعالیٰ یس باحور و ان المسیح الذی الیمن کان فیہ فقیہ ہادیہ متفق علیہ روی ابن ماجہ عن حدیث خدیجہ یدرس الاسلام کما یدرس و شی الثوب حتی یومئذی ما یمیم ولا مصلوۃ و ذلک ولا صدقہ و یرسی کتاب اللہ فی لیلۃ خلا یقی فی الارض منہ آیتہ عن عائشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبعث اللہ نبیا قط فی قوم من کل من کان فی قلبہ شقاق جز من خردل من ایلان فقیہ من الاشرار فیرجون الی دین و یأثم و داء سلم و انہ یعلم سائر حقہ افاحت یا جوج و ماجوج و ہم من کل عذب فیلین و اذا دعی القول علیہم اخرجناہم و ابہ من الارض فظہم ان اناس کا نہ بایکینا لا یو قین۔

انصاف سے ہادشاہی کریں گے۔ کانا دجہاں نکلے گا۔ اور دنیا میں بہت فساد مچا دے گا۔ اس کے مار ڈالنے کے واسطے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے اور اس کو مار ڈالیں گے۔ یا جوج و ماجوج بڑے زبردست آدمی ہیں وہ تمام زمین میں پھیل پڑیں گے پھر وہ خدا کے قہر سے ہلاک ہوں گے۔ ایک عجیب طور کا جانور زمین سے نکلے گا، اور آدمیوں سے باتیں کرے گا، مغرب کی طرف سے آفتاب نکلے گا۔ قرآن مجید اٹھ جاوے گا۔ اور چند روز میں مسلمان مر جاویں گے۔ اور تمام دنیا کا فردوس سے بھر جاوے گی اور بہت باتیں ہوں گی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب ساری نشانیں پوری ہو جادیں گی، اب قیامت کا سامن شروع ہو گا۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام خدا کے حکم سے صویر پھونکیں گے۔ یہ صویر ایک بہت بڑی چیز سینگ کی شکل ہے اس مژد کے پھونکنے سے تمام زمین آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جادیں گے۔ تمام مخلوقات مر جادیں گے اور جو مر چکے ہیں اُن کی

٢٥٠ من ابى سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم ما حجب الصورة قال عن عيينة جبريل يد
 عن يمينه ميكائيل ودواء نزل من بين عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصورة قرن شئخ فيه
 ودواء القردى فاذا فلق في الصورة نفخة واحدة وحلت الاقلام والجمال فعدت اربعة واحدة فيؤخذ وقفت
 الواحدة وقفت السابعة فيؤخذ واحدة ويوم يفتح في الصورة فضع من في السموات ومن في الارض
 الا من شاء ثم يفتح فيها اخرى فاذا هم قيام ينظرون من ابى هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الناس
 يصعدون يوم القيمة فاكون اول من يقين فاذا هو على باطن بجانب العرش فلا يدرك الا ان من سبق
 فاذا فلق قبل او كان فحين استنشق الله متفق عليه * * * * *

روحیں بے ہوش ہو جا دیں گی۔ مگر اللہ تعالیٰ کو جی کا بچانا منظور ہے وہ اپنے حال پر رہیں گے ایک مدت اسی کیفیت پر گذر جائے گی۔

حقیقت پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ تمام عالم دوبارہ پیدا ہو جاوے۔ دوسری بار پھر صور بھونکا جاوے گا۔ اس سے پھر سارا عالم موجود ہو جاوے گا۔ موعے زندہ ہو جا دیں گے اور قیامت کے میدان میں سب اکٹھے ہوں گے اور دہاں کی تکلیفوں سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جا دیں گے۔ آخر ہمارے پیغمبر صاحب سفارش کریں گے۔ سب برسے بچلے عمل تو لے جائیں گے۔ اُن کا حساب ہوگا۔ مگر بعضے بدوں صاحب جنت میں جائیں گے۔ نیکیوں کا نامہ اعمال ملے گا۔ ہاتھ میں اور بدوں کا بائیں ہاتھ میں دیا جاوے گا۔ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلا دیں گے، جو وہ جسے

مسلمہ و تلخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم نیلون حتی الی ہریرۃ قال انہی صلی اللہ علیہ وسلم سید الناس بدم القیامۃ یوم یقوم عنہم من ربہا العالمین وقد لقا الشمس فیلج اناس من النعم واکرب ما یطیرون فیقول اناس لا تنظرون من یبلغ لکم الی ربکم فیاقول آدم ذکر حدیث الشفاعۃ الی من یقبل فیقال یا محمد اقبل من احک من صاحب بلہم من الباب الایمن متفق علیہ۔ غلامن ادنی کتبہ جبینہ فسوف یکاسب حاباً یا سزا و یقلب الی الہم مسروداً و لامن ادنی کتابہ یقبل فیقول یا یغنی لم اوت۔ کتابتہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہہ اشد بیا حاسن العین و جعلی من اسفل رذلہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم یغیرہ البحر علی جہنم و تحمل الشفاعۃ و یقولون اعمم سلم سلم فیرد الوضوء کھرب العین و کھربق و کالمرح و کانظیر و کاجا و ید الخلیل و الکراب فخرج سلم و مخدوش مرسل و کمدوش فی نار جہنم متفق علیہ

عقیدت کے عمر بھر کوئی کیا ہی بھلا برا ہو مگر جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق جزا و سزا ہوتی ہے۔

فصل

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُ الْهُدَى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُسْلِمِينَ كَلَّيْنَا مَا كُفِّرُوا وَنُصَلِّمُ بِهِمْ ثُمَّ وَسَّاءَ مَا صُنِعَ إِذْ يَنْتَهِى عَنْهُ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ وَيُنْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ مَسْلَكًا سَعِيدًا ۱- إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا إِنَّا نَاوِيذُ عَوْنِ الشَّيْطَانِ أَفَرَبَّيْنَا اللَّهُ قَالَ لَا تَجِدُكَ مِنْ عِبَادِي لَوْ بَيَّنَّا تَقَرُّوْا وَلَا أَهْلَانَكُمْ وَلَا مَنِيَّتَهُمْ وَلَا مَنِيَّتَهُمْ وَلَا مَنِيَّتَهُمْ كُنْ أَذَانِ الْأَعْمَامِ وَ

(بقیہ حاشیہ ص ۲۷) اور نہ کہ الجہل البدیع ثم عرق من بصیرتہ الی بصرو منقذہ فرای بصیر بصیرتہ حال اتعالیٰ مساحا بنور شہودہ فکلن ان بصرو انظار الی ما مشہدہ بصیرتہ دائرہ الی بصرو حقیقہ بصیرتہ نقص من حیث لا یدری قال تعالیٰ منزع البحرین یبقیان بینما برزخ لا یشیان وکان جمع من الشائع حاضرن فاعلمیم فی الجواب واطرہیم ودمشحا من حسن انصاحہ رضی اللہ عنہ عن حال ذلک الریل ۲۲ فیما یشاع عن الشیخ محمد بن اہم ان الحق تعالیٰ اذا کان الوہم لا یطی بہ مع انہ لطف من اللہ ذلک انہ فی کیف یدرکہ البصر الذی ہو الاکشف ۳ ص ۲۲ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالخواصم متعلق علیہ

لَا تُرْهِقُوهُ فَلْيَفْزِدْ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّبِعِ الشَّيْطَانَ وَيُشَاقِقْ
دُوبِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خَسْرَانًا مُبِينًا يَعْلَمُهُ ذُنُوبُهُمْ وَمَا
يَعْلَمُهُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝

ان آیتوں سے بدعت اور شرک اور رسوم جہل و اطاعت و موافقت
شیطان کی برائی صاف صاف معلوم ہوئی۔ چونکہ ان امور کے ترکاب
سے توحید و رسالت کے عقیدہ میں خلل اور ایمان میں ظلمت و کمزورت
آجاتی ہے۔ اس لئے بعد ذکر عقائد اسلام کے مناسب ہوا کہ بعض بڑے
عقیدے اور بری رسمیں اور بعض بڑے بڑے گناہ جو بھرت رائج ہیں
بیان کئے جاویں تاکہ لوگ آگاہ ہو کر ان سے بچیں۔ ان میں بعض باتیں
بالکل کفر و شرک ہیں۔ بعضی قریب کفر و شرک کے، بعضی بدعت خلالت
بعضی مکروہ و معصیت غرض سب سے بچنا ضروری ہے۔ پھر جب
ان چیزوں کا بیان ہو چکے گا جن سے ایمان میں نقصان آجاتا ہے۔
اس کے بعد ایمان کے شعبوں کا اجمالاً ذکر ہوگا۔ کیونکہ ان سے ایمان کی
تکمیل ہوتی ہے۔ پھر گناہوں سے جو دنیا کا نقصان اور طاعات سے
جو دنیا کا نفع ہوتا ہے۔ اس کو اجمالاً ذکر کریں گے جو دنیا کے نفع و نقصان
کا لوگ زیادہ لحاظ کرتے ہیں شاید اسی خیال سے کچھ عمل کی توفیق اور گناہ
سے پرہیز ہو چو کہ سب دلائل لکھنے کی اس مختصر میں گنجائش نہ تھی اس
لئے شہرت پر قلم انداز ہوئے۔

اشترک فی العِشلم

کسی بزرگ یا پیر کے ساتھ یہ اعتقاد کرنا کہ ہمارے سب حال کی اس کو ہر وقت خبر ہے، نجومی، ہنڈت سے عیب کی خبریں دریافت کرنا یا کسی بزرگ کے کلام سے فال سے دیکھ کر اس کو یقینی سمجھنا یا کسی کو دور سے پہچاننا اور یہ سمجھنا کہ اس کو خبر ہو گئی، کسی کے نام کا روزہ رکھنا۔

اشترک فی التصرف

کسی کو نفع نقصان کا مختار سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی اولاد مانگنا

اشترک فی العِشاقۃ

کسی کو سجدہ کرنا، کسی کے نام کا جانور چھوڑنا، پڑھا دیا چڑھانا، کسی کے نام کی منت ماننا، کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، خدا کے حکم کے مقابلے میں کسی دوسرے قول یا رسم کو ترجیح دینا، کسی کے روبرو جھکنا، یا نقش دیوار کی طرح کھڑا ہونا۔ چھڑیں نکانا، تعزیرِ فکم وغیرہ رکھنا، توپ پر بکرا چڑھانا کسی کے نام پر جانور ذبح کرنا کسی کی دعا مانگنا دینا، کسی جگہ کا کچھ کا سا ادب و خلعت کرنا

اشترک فی العِشاقۃ

کسی کے نام پر بچے کے کان ناگ چھیدنا، بالی پہنانا، کسی کے نام کا پیسہ

۱۔ قال اللہ تعالیٰ و عندہ مخرج الغیب و علیہا الامور ۲۔ قل من یبدل حکمت کل شیء
و جو بگرد لایا بجا رملید ان کتم تعلیم۔ سہقولون اللہ قل فانی تسرون ۳۔ اللہ و تعبد اللہ
۴۔ اللہ و جبر اللہ عاذا من الحول و الانعام نصیب الی قولہ ان اللہ و یدی القوم الظالمین ۱۱

باز پر باندھنا، یا محلے میں ناٹا ڈالنا، سہل باندھنا، چوٹی رکھنا، بڑی پہنا نا،
 قہر مٹانا، علی بخش، حسین بخش وغیرہ نام رکھنا، کسی چیز کو اچھوتی سمجھنا
 کسی جانور پر کسی کا نام لگا کر ان کا ادب کرنا، محرم کے مہینے میں پان نہ کھانا
 لال کپڑا نہ پہنا، بی بی کی صحنک مردوں کو نہ کھانے دینا، عالم کے کاروبار
 کو ستاروں کی تاثیر سے سمجھنا، اچھی بری تاریخ اور دن کا پوچھنا، نجومی،
 رمل یا جس پر جن چڑھا ہو اس سے کچھ باتیں پوشیدہ پوچھنا، شگون
 لینا، کسی مہینے کو منحوس سمجھنا، کسی بزرگ کا نام بطور وظیفے کے چھنا، یوں
 کہنا کہ اللہ درمحل چاہے گا تو فلاں ناکام ہو جائے گا۔ یا یہ کہیں کہ اوپر
 خدا نیچے تم، کسی کے نام کی قسم کھانا، کسی کو شاہنشاہ یا خداوند خدا بٹیاں
 کہنا، تصویر رکھنا، خصوصاً کسی بزرگ کی تصویر برکت کے لئے رکھنا
 اور اس کی تعظیم کرنا،

بدعات القبر

قبروں پر دھوم سے میلہ کرنا، کثرت سے چراغ جلیانا، عورتوں کا دایاں جانا
 چادلیں ڈالنا، پختہ بنانا، بزرگوں کے راضی کرنے کو قبروں کی حد سے
 زیادہ تعظیم کرنا، قبروں کو بوسہ دینا، یا طواف و سجدہ کرنا، دین و
 دنیا کے ضروری کاروبار حرج کر کے درگاہوں کی زیارت کے لئے
 سفر و اجتام کرنا، دہاں گانا بجانا، اونچی اونچی قبریں بنانا، ان کو نقش
 بنانا، ان پر پھول ڈالنا، اس کی طرف نماز پڑھنا، اس پر

حمارت بنانا، پتھر وغیرہ لکھ کر وہاں لگانا، چادر شامیانہ، نقارہ، کھانا،
مٹھائی وغیرہ پڑھانا، عرس کرنا یا عرسوں میں شریک ہونا۔

بدعادتِ رسوم

تیجا، چالیسواں وغیرہ کو قدر دی سمجھ کر کرنا، باوجود ضرورت کے عورت
کے نکاح ثانی کو معیوب سمجھنا، نکاح، ختنہ، بسم اللہ وغیرہ میں اگرچہ
دست بھی نہ ہو مگر ساری خاندانی رسمیں بجالانا خصوصاً ناچ و گنگ وغیرہ
کرنا، جہولی یا دیوالی کی رسمیں کرنا، مرو کا مٹی، ہندی، سوخ کپڑے یا لٹرت
سے انگوٹھیاں چھلے پہننا، سلام کی جگہ بندگی، کورنش وغیرہ کہنا، دیں جیٹھ
پھوپھی زاد، خالہ زاد بھائی کے رد پر وہے محالہ عورت کا آنا، لکڑا ہد یا
سے گاتے بجاتے لانا، راگ باجاستنا، بالخصوص اس کو عبادت سمجھنا، لب
پر فخر کرنا، یا کسی بزرگ کے منسوب ہونے کو کافی سمجھنا، سلام کر کے ادبی
سمجھنا، یا خط میں بعد ادا دئے آداب و بیہودیت لکھنا، کسی کی تعریف
میں مبالغہ کرنا، شادیوں میں فضول خرچی اور خرافات باتیں ہندوؤں
کی رسمیں کرنا، دولہا کو خلاف شرع پوشاک پہنانا، آتش بازی، ٹمیاں
وغیرہ کا سامان کرنا، فضول آرائش کرنا، بہت سی روشنی مشعلیں لے
جانا، دولہا کا گھر کے اندر روتوں کے درمیان جانا، چوتھی کھیلنا، مہر
زیادہ مقرر کرنا، کنگنا، مہرا یا ندھنا، منی میں چلا کر رونا، منہ اور سینہ
پیشنا، بیان کر رونا، استعمالی گھڑے کوڑ ڈالنا، برس روز تک یا کم و

و بیش اس فحش میں اچانک پڑنا، کوئی خوشی کی تقریب نہ ہونا، مخصوص تاریخوں میں پھر غم کا تازہ کرنا، حد سے زیادہ زیب و زینت میں شعل ہونا، سادی وضع کو معیوب جانتا مکان میں تصویریں لگانا، مرد کو لباس ریشمی استعمال کرنا، خاصہ لکڑی و عطر دان وغیرہ چاندی سونے کے استعمال کرنا، عورت کو بہت باریک کپڑا پہننا، یا بجا زبرد پہننا، کفار کی وضع اختیار کرنا، میلوں میں جانا، دھوقی، ہنگا پہننا، لڑکوں کو زبرد پہننا، ڈاڑھی منڈانا یا کٹانا یا پڑھانا، شیطان کی کھڑی یا چنڈیا کھلوانا، مونچھ بڑھانا، ٹخنوں سے نیچے پاٹھا مہر پہننا، مردوں عورتوں کی اور عورتوں کا مردوں کی وضع اختیار کرنا، محض زیب و زینت کے لئے دیوار گیری، چھت گیری لگانا، سیاہ خضاب، ٹنگون ٹوٹک کرنا، کسی چیز کو منوس سمجھنا، خدائی رات کرنا، بدن گوڑنا، سفید بال نوچنا، شہوت سے گلے لگنا یا ہاتھ ملانا، مکرم زعفران کا کپڑا مرد کو پہننا، شطرنج گبنجہ وغیرہ کھیلنا، خلاف شرع جھاڑ پھونک کرنا اور اس قسم کی بہت سی باتیں ہیں بطور نمونہ کے چند امور کا بیان کر دیا ہے۔ اوروں کو اسی پر قیاس کر لینا چاہیئے۔

بعض کبائے

شرک خدا سے کرنا، خون ناحق کرنا، ماں باپ کو ایذا دینا، عورت سے زنا کرنا، یتیموں کا مال کھانا، کسی عورت کو جھوٹ تہمت زنا کی لگانا،

دو چند کافروں کی جنگ سے بھاگنا، شراب پینا، فلم کرنا، کسی کو پیچھے
 بری سے یاد کرنا، کسی کے حق میں گمان بد کرنا، اپنے تئیں غیروں سے
 اچھا جانتا، خدا سے خوف نہ کرنا، خدا کی رحمت سے ناامید ہونا، کسی سے
 وعدہ کر کے وفاتہ کرنا، ہمسایے کی بہو بیٹی پر نظر بد کرنا، کسی کی لعنت
 میں خیانت کرنا، خدا کا کوئی فرض مثل نماز روزہ ذکوۃ و حج ترک کرنا،
 قرآن شریف پڑھ کر بھلانا، پتلی گواہی چھپانا، جھوٹی گواہی دینا، جھوٹ
 بولنا، خصوصاً جھوٹی قسم کھانا، جس سے کسی کا مال یا جان یا حرمت جاتی
 رہے۔ خدا کے سوا اور کسی کے نام کی قسم کھانا، سوائے خدا کے اور کسی کو
 سجدہ کرنا، جھوٹی نماز ترک کرنا، ہمیشہ نماز ترک کرنا، مسلمانوں کو
 کافر کہنا، کسی کا لہ سننا، چوری کرنا، ظالموں کی خوشامد کرنا، بیاب
 یا رشوت لینا، جھوٹے مقدمے فیصل کرنا، سودا بیٹے دیتے کم تولینا
 مول چکا کر پیچھے زبردستی سے کم دینا، لوگوں سے بڑا کام کرنا، جیہی
 کی حالت میں اپنی بی بی سے صحبت کرنا، اناج کی گرانی سے خوش ہونا
 کسی غیر عورت کے پاس تنہا بیٹھنا، جانوروں سے جماع کرنا، جوا کہینا
 کافروں کی رسمیں پسند کرنا، بخومی کی باتوں کو سچا جانا، اپنی
 عبادت یا تقویٰ کا دعوے کرنا، مُردے پر پھینا پکار کر روزنا کھانے
 کو برا کہنا، ناچ دیکھنا، لوگوں کے دکھانے کو عبادت کرنا، نفس کے خوش
 کرنے کو لاگ باجاستا، کسی کے گھر میں بے اجازت چلا جانا،

شعب ایمانیہ

خدا پر ایمان لانا اس کے غیر کو حادث جاننا، اس کے ملائکہ پر اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور تقدیر پر اور قیامت پر ایمان لانا، حق تعالیٰ سے محبت رکھنا، اور وہ سے محبت یا بغض اللہ ہی کے واسطے رکھنا، بلا دخل نفسانیت کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنا، آپ کی تعظیم کا عقدر رہنا اور درود پڑھنا، اسی تعظیم میں داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرنا، اعمال کو خالص اللہ ہی کے واسطے کرنا، اور ترک ریا و نفاق اخلاص ہی میں داخل ہے۔ خدا سے خوف رکھنا اور اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور گناہوں سے توبہ کرتے رہنا، اور احسانات ربانی کا شکر ادا کرنا، اور عہد کو پورا کرنا، اور ترک شہوت اور جہوم مصائب میں صابر رہنا۔ اور قضائے ربانی سے راضی رہنا اور تواضع اور فروتنی اختیار کرنا عیا کرنا، اور توقیر بزرگ کی اور ترحم نحو پر اور گھٹن پر اور پندار کا ترک کرنا اور حسد اور کینہ کا ترک کرنا، اور غضب ترک کرنا اور حقیقت تواضع میں داخل ہے اور توحید ربانی کا ناطق رہنا یعنی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہنا، اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہنا۔ مختصر یہ تبادلات کا دس آیتیں ہیں۔ اور متوسط

لحاظ سب شعبوں کے فطائل اور تعلقات ضروریہ حسب ضرورت لازمہ حال ایک مستقل رسالہ ضروریہ الایمان میں بیان ہوئے ہیں۔ ضروریہ دیکھنے کے قابل ہے۔ خصوصاً جو ایمان و تعظیم یا کفر و کفر کا دیکھنا بہت ضروری ہے۔

رتبہ سوائتیں، اور اس سے زیادہ تلاوت کرنا اعلیٰ رتبے میں داخل ہے اور علم دین حاصل کرنا اور غیر کو علم سکھانا اور دعا کرنا اور ذکر رہنا اور استغفار ذکر ہی میں داخل ہے اور نوسے دور رہنا اور حسی اور عقلی طہارت کرنا اور پرہیز کرنا خجاستوں سے تمہید ہی میں داخل ہے۔ اور شرک و چپار کھنا، اور فرض اور نفل نماز پڑھنا، اور اسی طرح فرض زکوٰۃ نفل صدقہ ادا کرنا، اور لوٹدی غلام کو آزاد کرنا اور سخاوت کرنا اور کھانا کھلانا اور ضیافت کرنا سخاوت ہی میں داخل ہے اور فرض و نفل روزہ رکھنا، اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج اور عمرہ اور طواف بیت اللہ کا کرنا اور فرار بالمدین یعنی ایسے ملک اور صحبت کو چھوڑنا جہاں اپنا دین قائم نہ رہ سکے۔ اور اسی میں ہجرت بھی داخل ہے اور تندر اللہ کو پورا کرنا، اور قسم کو قائم رکھنا اور قسم وغیرہ کے کفاروں کو ادا کرنا، نکاح کر کے پارسائی حاصل کرنا، اور عیال کے حقوق کو ادا کرنا، اور ماں باپ سے احسان اور سلوک کرنا، اور اولاد کو تربیت کرنا اور نامہ داروں کا حق ادا کرنا، اور لوٹدی غلاموں کو مالکوں کی اطاعت کرنا، اور مالکوں کو لوٹدی غلاموں پر مہربانی اور شفقت کرنا، اور انصاف کے ساتھ حکومت پر قائم رہنا اور جماعت مسلمین کا تابع رہنا، اور مسلمان کا حاکموں کی اطاعت کرنا اور خلق میں اصلاح کرتے رہنا۔ اور خوارج اور باغیوں سے قتال کرنا، اصلاح بین الناس میں داخل ہے اور از سر تک پیدا کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہی میں داخل ہے۔ اور مرد کو بخاری رکھنا اور بشرط پائے جانے شرط کے شامت دین کرنا اور مرابطہ یعنی حصار دارالاسلام کی محافظت کرنا اسی میں داخل

ہے۔ اور امانت کا ادا کرنا اور محسوس کا دینا ادا سے امانت میں داخل ہے اور قرض کسی حاجت مند کو دینا، اور پُر دمی کے ساتھ احسان کرنا اور معاملہ اچھا کرنا اور اپنا حق لینے میں سختی نہ کرنا حسن معاملہ میں داخل ہے مال کا جمع کرنا حلال سے ادا مال کا مصرف کرنا اپنے موقع پر، اور ترک تبذیر و اسراف یعنی خلاف شرع بیہودہ طور پر مالی کو برباد نہ کرنا، اتفاق فی الحق میں داخل ہے، اور سلام کا جواب دینا، اور چھینکنے والے کو دعائے خیر دینا اور لوگوں کو ضرر نہ پہنچانا، ادا لہو و لعل کے پرہیز کرنا اور تکلیف کی چیز کو راہ سے ہٹا دینا

معاشی کے بعض ذمیوی نقصانات

علم سے محروم رہنا، رزق کم ہو جانا، خدائے تعالیٰ سے وحشت ہونا، آدمیوں سے وحشت ہونا، مخصوص نیک آدمیوں سے، اکثر کاموں میں دشواری پیش آنا، قلب میں ایک تاریکی سی معلوم ہونا، دل اور بعض اوقات جسم میں کمزوری ہو جانا۔ طاعت سے محروم رہنا، مگر گھٹنا، معاشی کا سلسلہ چلنا، ارادہ توبہ کا کمزور ہو جانا۔ چند روز میں معصیت کی برائی دل سے نکل جانا۔ دشمنانِ خدا کا وارث بننا افعالِ شنیعہ میں۔ خدائے تعالیٰ کے نزدیک خوار ہو جانا، دوسری مخلوق کو اس کا ضرر پہنچنا اور اس وجہ سے ان کا اس پر لعنت

سہ ان نقصانات و مبالغہ کا مرتب ہونا معاشی و طاعت پر بدلائل کتاباً جوامعاً و اطلاق میں مفصل بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ اسی میں اور بھی نہایت تغیر مضامین ہیں اس کا بھی مفصل مطالعہ کیجئے۔ دلائل و احادیث و کلامی و فروعی سے مل سکتا ہے۔

کرنا، عقل میں فخر ہو جانا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس پر لغت ہونا، فرشتوں کی دُعا سے محروم ہو جانا، پیداوار وغیرہ میں کمی ہونا، حیا و عورت کا بے ارہنا، اللہ تعالیٰ کی عظمت اس کے دل سے نکل جانا، نعمتوں کا سلب ہونا، بلاؤں کا ہجوم ہونا، مدح و شرف سے آفتاب سلب ہو کر بجائے اس کے مذمت اور ذلت کے خطاب ملنا، مشیاطین کا مسلط ہو جانا، قلب کا پریشان رہنا، مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا، خدا سے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جانا، اس وجہ سے توبہ مرنے پر

طاہرات کے بعض دنیوی منافع

رزق بڑھنا، ہر طرح کی برکت ہونا، تکلیف دہ پریشانی دھند ہونا، مقاصد میں کامیابی ہونا، زندگی کا لطف ہونا، بارش ہونا، ہر قسم کی بلا کا نکل جانا، اللہ تعالیٰ کا مافی دعدہ گار ہونا، فرشتوں کو حکم ہونا کہ ان کے قلوب کو قوی رکھو، یہی عزت ملنا، مراتب بلند ہونا، دلوں میں محبت پیدا ہو جانا، قرآن کا اس کے حق میں شفا ہونا، مالی نقصان کا نعم البدل ملنا۔ روز بروز نعمت میں ترقی ہونا، مال بڑھنا، قلب میں راحت و الطینان پیدا ہونا۔ آئندہ نسل میں یہ نفع پہنچتا، زندگی میں فیسی بشارتیں نصیب ہونا۔ مرتے وقت فرشتوں کا خوشخبری سنانا، حاجات میں مدد ملنا، ترددات کا رفع ہو جانا، حکومت باقی رہنا، اللہ تعالیٰ کا فضلہ فرد ہو جانا، عمر بڑھنا، افلاس و فاقہ سے بچنا، تھوڑی چیز میں زیادہ برکت ہونا۔

اعمال و عبادات

عمل وضو اچھی طرح کرو گو کسی وقت نفس کو ناگوار ہو، عمل سے ہر وقت وضو سے رہنے کی کوشش کرو۔ عمل نمازہ وضو بہتر ہے اگرچہ پہلے سے وضو ہو عمل مذی سے غسل واجب نہیں۔ پیشاب گاہ دھو کر وضو کرنا چاہیے۔ عمل وہم و شک سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک یقیناً کوئی امر وضو توڑنے والا واقع نہ ہو۔ عمل آونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا یا نماز کی حیثیت پر سو رہنے سے، عمل پیشاب پانچ گناہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پشت مت کرو۔ داہنے ہاتھ سے استنجام مت کرو، تین کلوح سے بلا ضرورت کم مت لو، پلیدی اور ہڈی اور کونہ سے استنجام مت کرو۔ عمل پیشاب سے احتیاط نہ کرنے سے غلاب

سہ نیاہ مقصود بین کتاب اعمال کا ہے اور احکام فقہ کتب فقہ سے حاصل کیا جائے ملاحظہ
یا اس کا اردو ترجمہ کام کی کتاب ہے سہ اتباع الوصی علی اللہ ۱۲۱۱ء مسلم سہ لا یخاف علی
الوصی الا ان ۱۱ سہ من تودا علی فک کتبہ عشر سنات ۱۱ ترمذی سہ من علی قال کنت
رجلاً ذوالی قول فیصل ذکرہ و قبرشا ۱۱ بخاری سہ فلا یخرج من المسجد حتی یمسح صلوٰۃ او یدیرکھا
مسلم سہ ینظر ان عشاء متی یفتق رومہ ثم یصلون لا یوقوا کل ۱۱ ابو داؤد وان الوصی علی من
نام مکتوبہ فانہ اذا اضبطہ ترخت فاسلمہ ۱۱ ترمذی سہ من سلمان قال نہانا منی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقبل القبۃ بناطاً او لیلی او یستغنی باقل من ثلثہ ۱۱ حمار وان یستغنی برمیح
او یحکم رداء مسلم و صحابہ و رواؤ ۱۱ سہ ۱۱ احمد با کلان لا یستغنی عن البیل ۱۱ متفق علیہ ۱۱

نہ دھو پانی کے اندر نہ ڈالو غسل وضو میں ایڑی پر پانی پہنچانے کیلئے زیادہ
 اہتمام کرو۔ غسل وضو میں ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلل کرو۔ اور دائرہ
 میں بھی خلل کرو۔ غسل وضو میں اس طرح کے وہم مت کرو کہ خدا جانے پانی
 ناپاک تو نہیں، فلاں عضو پر پانی پہنچا یا نہیں تبین وغیرہ جو چکا ہوں یا آپس
 غسل غسل اس طرح کرو پہلے دونوں ہاتھ پاک کر لو پھر جو نجاست بدن پر
 لگی ہو اس کو دور کرو۔ پھر دھو کر پھر تین بار سر دھو دو۔ پھر تمام بدن پر پانی
 ڈالو غسل وضو میں پانی صاف مدت کرو غسل اگر انگوٹھی پہنے ہو اس کو ہلایا کرو
 غسل غسل کے بعد پھر دھو کرنے کی ضرورت نہیں۔ غسل حالت جنابت میں
 اگر سونا یا کھانا کھانا چاہے یا پانی پی کے پاس دوبارہ جانا چاہے بہتر ہے کہ استنجا
 اور دھو کر لے۔ لیکن اگر وضو نہ کیا تب بھی کوئی گناہ نہیں۔ غسل جو پانی بہتا
 نہ ہو گو کتنا ہی زیادہ ہو بلا ضرورت اس میں پشیماب نہ کرے۔

۱۳۱۱ھ ول صاحب من الفاء مسلم ۱۳۱۲ھ از توغات فضل اصحاب یک درجیک ۱۳۱۳ھ ترمذی ان ابنی اصل
 اللہ علیہ وسلم کان یسئل البیہزۃ ترمذی ۱۳۱۴ھ ان لا یخوف شیخنا یقال لہ بالربان فاقوا وواس المسو
 ترمذی ۱۳۱۵ھ قال فی الخوف ورف قال نعم ان کنت علی نهر جابر ۱۳۱۶ھ احمد ۱۳۱۷ھ حرک خاتمہ فی صیغہ کفوی
 ۱۳۱۸ھ ید فیض یدہ قبل من یدہما اذا تم یفرقا بینہ علی شالہ فیض فرج ثم یتوضا الی قولہ ثم یصب علی
 راسہ ثلث غزوات بیدہ ثم یغسل الار علی جلدہ لادہ مسلم ۱۳۱۹ھ کان ابنی علیہ وسلم لا یوضا
 بعد الغسل ۱۳۲۰ھ ترمذی ۱۳۲۱ھ توخا فاعسل ذکرک ثم نم ثم متفق علیہ اذا کان جلیا قالان بال اذیم
 توخا وضو نہ مصلوۃ متفق علیہ اذا قی اذکم الہ ثم اراد ان یعود فلیتوضا ثم یسجد ۱۳۲۲ھ کان رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم یحب ثم یام ثم ینیت ثم یام ۱۳۲۳ھ احمد ۱۳۲۴ھ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقال
 فی الار الراکد ۱۳۲۵ھ

عمل چوپانی دھوپ سے گرم ہو گیا ہو اس کے استعمال سے اندیشہ برص کی بیماری کا ہے عمل جمعہ کے روز غسل کرنا عسک اور مردے کو نہلا کر غسل کر لینا بہتر

بَابُ الصَّلَاةِ

عمل نماز اچھے وقت پڑھو، رکوع سجدہ اچھی طرح کرو۔ خشوع و خضوع جس قدر ہو سکے بجا لاؤ۔ عمل شنبہ سب سات برس کا ہو جاوے اس کو نذر کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کا ہو جاوے تو مار کر پڑھاؤ۔ عمل منار خوب پابندی سے پڑھو۔ عمل عشاء سے پہلے سوؤ مت اور عشاء کے بعد نائیں مت کرو۔ جلدی سے سورہ موتا کہ تہجد یا صبح کی نماز حرام نہ ہو۔ عمل عصر کا وقت بہت نازک ہے، اس کو تنگ مت کرو۔ سورہ نماز پڑھ لیا کرو۔ عمل اگر اتفاق سے سو گیا یا بھول گیا اور نماز قضا ہو گئی تو جس وقت آنکھ کھلے یا یاد آوے فوراً قضا پڑھ لے اس کو دوسرے وقت پڑھ نہ لے البتہ اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گنہ جانے دے۔ عمل اذان کے

۱۱۱ من عمر قال لا تقصروا بالاربعين فانه يردش اليكم ۱۱۲ ولا تقصروا ۱۱۳ انا جاد احدكم اية فليقتل
قتل عليه من قتل خيا فليقتل ۱۱۴ ابن ماجه ۱۱۵ من حسن و حسن و صلاحين و فقهين و ائمه كرامين و
خوارجين ۱۱۶ ابوداؤد ۱۱۷ مراد اولادكم بالصلاة دهم ابا ربيع شيخين و اضر بياهم فليهاوهم ابا داؤد
شيخين ۱۱۸ ابوداؤد ۱۱۹ من حافظ عليها كانت له نورا ۱۲۰ احمد ۱۲۱ وكان يكره ان يقرأ قبلها و لم يثبت
بعد ۱۲۲ متفق عليه ۱۲۳ كل صلاة لا تقبل بغير رقيب شمس حتى انا انصرفت و كانت بين قرني
الشیطان قام فقرأ بها ۱۲۴ فاذنوا من احدكم صلاة او نام فيها فليصل لها ركعة ۱۲۵ اتقوا السلم
۱۲۶ لا تثنون في شئ من الصلاة ان ذكرا فكان اوله رجل فناداه بالصلاة اذ كان يركع ۱۲۷ ابوداؤد

احتیاد رکھو، وہاں ریح مت نکالو۔ فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ کوئی چیز
 وہاں بچو نہیں، خریدو نہیں۔ اس میں خرافات اشعار مت پڑھو، کسی کو لو
 پیٹ کی سزا مت دو۔ شاید پیشاب وغیرہ خطا ہو جاوے، دنیا کی باتیں
 مت کرو۔ عمل کلم ایسے کپڑے سے یا ایسی جگہ میں نماز پڑھنا اچھا نہیں کہ اس
 کے نقش و نگار سے دل بارہ باٹ ہو جاوے۔ عمل کلم نماز کے رد برد کوئی
 آڑ ہونا ضرور ہے اگر کچھ نہ ہو ایک لکڑی یا کوئی ادھی چیز رکھ لے۔ اور اس
 چیز کو داہنے یا بائیں ابرو کے مقابل رکھو تاکہ مشابہت بت پرستوں کے ساتھ
 نہ ہو جاوے۔ عمل کلم اگر امام بنو بہت جگہ نماز پڑھاؤ کیونکہ مقدس ہر قسم
 کے ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ ہو جس کی وجہ سے جماعت سے نفرت ہو جاوے
 عمل نماز میں رکوع و سجدہ اور تمام ارکان اطمینان سے ادا کرو۔ عمل نماز
 میں دامن سمینا یا بال سنوارنا بری بات ہے۔ عمل کلم نماز میں ہاتھ کے
 سہارے سے مت اٹھو، عمل کلم فرمن پڑھ کر بہتر ہے کہ اس جگہ سے
 ہٹ کر سنن و نوافل پڑھو۔

لکھ گنت بقول علیہا و انانی الصلوۃ فاخاف ان یقتل ۱۲ بخاری اصل عافراک ہذا خانہ لایزال
 تصدیقہ تعرض فی صلوۃ ۱۲ بخاری ۱۲۵۵ اذ اصل احمد کم فیجعل تعاد وجہ شیان فان لم یجرفینب
 حواء ۱۲ ابو داؤد و جبہ علی حاجیہ الامین والایسر والیحدہ مؤثر ۱۲ ابو داؤد و شہادت باجمہ واقفا
 متفق ۱۲ احمد ۱۲۵۵ اسوالاسی سرور الذی یسرق من صلوۃ ۱۲ احمد ۱۲۵۵ و لا تحف الشیاب و اشتر
 ۱۲ متفق ۱۲ میر ۱۲۵۵ فی ان یقربا رجل علی دیارنا ۱۲ فی فی الموضع الذی علی فیہ من تروا ۱۲ ابو داؤد
 فوب عرفا ۱۲ مشککہ فیہ و تم طال جلس فانه لی یکمل اہل کتاب اللہ لم یکن بین منوم فصل ۱۲
 ابو داؤد۔

عمل نماز میں ادھر ادھر مت دیکھو۔ اور نگاہ مت اٹھاؤ۔ حتیٰ الوسع جہائی
 کو روکو۔ بار بار کنکریاں مٹی برابر مت کرو۔ چھونک مت مارو۔ نماز کے واسطے
 جاتے ہوئے بھی کوئی حرکت خلاف نماز مت کرو۔ نگاہ سجدہ کی جگہ رکھو
 عمل جماعت کے ساتھ نماز پڑھو، جماعت چھوڑنے پر بڑی وعید آتی ہے
 ایسے کوئی قوی غدر ہو تو جماعت معاف ہو جاتی ہے۔ عمل جب بھوک
 کا بہت قلیہ ہو یا پیشاب یا سحانہ کا دباؤ ہو تو پہلے فراغت کر لو۔ پھر نماز پڑھو
 عمل اگر امام ہو تو دعا میں سب مقتدیوں کو شریک کر لو۔ یعنی سب کے لئے
 دعا کرو۔ عمل جب مسجد میں اذان ہو جاوے وہاں سے ہرگز مت جاتا بلکہ
 اگر کسی مختصر ضرورت سے جا کر مٹا پھر لوٹ آؤ مضافۃً نہیں۔ عمل نصف
 کو خوب سیدی کرو۔ اور خوب مل کر کھڑے ہو۔ اور پہلے اول صف
 پوری کر لو۔ پھر دوسری پھر تیسری اور امام کے دونوں طرف برابر مقتدی
 ہونا چاہیئے عمل اگر اکثر مقتدی کسی وجہ معقول سے امام سے ناخوش

۱۵۴ خانقاہ انتہاء صرف رحمۃ اللہ علیہ تین اقوام میں فقہ اہل اہل بیت علیہم السلام فی الصلوٰۃ اور تحقیق
 اہل اہل بیت علیہم السلام اذاتساب احکم فی الصلوٰۃ فلیکلم بما استطاع ۱۱ مسلم فی الرجل یسوی التراب
 حیث یسجد قال ان کنت فاعلاً فاحدث متفق علیہ فلا یسج الخ ۱۱ احمد راوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 فلا تات یقل لہ اقل اذا سجد قال یا اقل رب دجیک ۱۱ ترمذی ثم خرج ما دلی الصلوٰۃ فلا
 لیکن میں اصابعہ خانہ فی الصلوٰۃ ۱۱ احمد یا الن یجعل بصرک حیث تسجد ۱۱ بیہقی ۱۵۵ میں سجد
 اللہ انہم یمنہ من اتباعہ ثم یقبل منہ الصلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱ ابو داؤد ۱۵۶ سورۃ حفصۃ الطعام
 ولا یطعمہ فی حیوان ۱۱ مسلم ۱۵۷ لا یومن رجل قرأ فیمن نفسه بالہ عار و ذہم ۱۱ ابو داؤد ۱۵۸
 اذا کثر فی السجد فزیدی بالصلوٰۃ فلا یخرج احدکم حتی یصل ۱۱ احمد ۱۵۹ فیرا منکم ذراعیاً یجلی انواراً نصف
 المقدم ثم الذی بلہ ۱۱ ابو داؤد و ترمذی ۱۶۰ ابو داؤد ۱۶۱ و ترمذی ۱۶۲

ہوں اس کو امامت نہ کرنا چاہئے عمل امامت میں بہانہ مت کرو کہ ہر شخص دوسرے پر ٹالے اور اپنی جان بچا دے یہ علامات قیامت کے عمل اگر امام جو مقتدیوں سے ادنیٰ جگہ مت کھڑے ہو عمل امام سے پہلے رکوع سجدہ یا اور کوئی فعل مت کرو عمل اگر جماعت میں ایسے وقت آؤ کہ امام مثلاً سجدہ یا قعدہ میں تو اس کے کھڑے ہونے کا انتظار مت کرو فوراً شریک ہو جاؤ عمل سجدہ پڑھنے کی کوشش کرو اس کی بڑی فضیلت ہے عمل نوافل و طائف کی اتنی کثرت مت کرو جس کا باہ نہ ہو سکے عمل تعجب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاؤ یا غید زور کی آئے لگے تو زور آرام لے لو پھر نماز میں مشغول ہو عمل جب بستر پر سونے کے لئے لیٹو وضو کر لو اور اللہ اللہ کرتے سو جاؤ عمل گھر میں بھی کچھ نظمیں پڑھنے کا معمول رکھو عمل جمعہ کے روز دود شریف کی کثرت کرو

۱۔ ان میں شرف از قرون بتواضع اہل السجود یحیدون اماماً علیہ السلام ۲۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامم فوق شیء ۳۔ دار فطنی ۴۔ قبا بعد الامم ۵۔ متفق علیہ ۶۔ انما جمل ال اصولہ و حسن سجدہ و اطاعتہ شیئاً ۷۔ ابوداؤد ۸۔ علیکم بقیام الیل فانتہوا بصلوین الخ ۹۔ ترمذی ۱۰۔ قدما من الاعمال ما تطیقون ۱۱۔ متفق علیہ ۱۲۔ صلوا حکمک ث طہا فانظر فیقعدہ ۱۳۔ متفق علیہ ۱۴۔ افانص احکم و جو علیہ فلیترقدتہ ۱۵۔ یزید بن النعمان ۱۶۔ متفق علیہ ۱۷۔ من ادے الی فراشہ و ذکر اللہ حتی یدیکہ الای لم یغیب سادۃ من اہل بیت اللہ نہا خیر من غیرہ و نہا واکثر غزۃ ۱۸۔ علاء ۱۹۔ ذکار نووی ۲۰۔ افانص احکم و اطاعتہ فی مسجدہ فلیجعل لیسۃ من مسلاتہ مسلم ۲۱۔ فاکثر علی طاعتہ ۲۲۔ ابوداؤد و نسائی ۲۳۔ + + + + +

ٹپٹے میں بھی زکوٰۃ ہے۔ عمل زکوٰۃ حتیٰ الامکان ایسے لوگوں کو دو جو مانگتے نہیں آبرو لئے گھر میں بیٹھے ہیں عمل۔ تھوڑی چیز دینے سے مت شرماد جو توفیق ہو دے دو۔ عمل یوں نہ سمجھو کہ زکوٰۃ دے کر تمام حقوق سے سبکدوش ہو گئے۔ مال میں اور بھی حقوق ہیں جو وقوع ضرورت کے وقت ادا کرنے پڑتے ہیں۔ عمل عزیز قریب کو صدقہ دینے سے دو ثواب ہیں۔ ایک صدقہ، دوسرا صلہ رحم۔ عمل اگر چڑوسی غریب ہوں تو شوہر بڑھا دیا کرو اور ان کو بھی پہنچا دیا کرو۔ عمل سائل کو کچھ دے دیا کرو، خواہ کتنا ہی قلیل ہو عمل بی بی شوہر کے مال سے محتاج کو اتنا مے سکتی ہے جس میں اگر شوہر کو اطلاع ہو تو اس کو ناگوار نہ ہو۔ عمل جو چیز کسی کو خیرات دو اور وہ اس کو فروخت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ تم اس کو اس سے مت خریدو۔ شاید تمھاری رعایت کہے تو گویا یہ ایک طرح کا صدقہ کو واپس کرنا ہے۔

۱۵۵ وکن المسکین الذی لا یجد عنی فیغنیہ ولا یفطن بہ فتصدق علیہ ولا یقوم فیئیل مناس ۱۲
متفق علیہ ۱۵۶ لا تحقرن من المعروف شیئاً ۱۵۷ مسلم ۱۵۸ ان فی المال محتاسوی الزکوٰۃ ۱۲ ترمذی
۱۵۹ لہما ارجان ارجا القراۃ واجرم صدقہ ۱۶۰ مسلم ۱۶۱ اذا طبخت مرقة فاکثر اربابہا و تعبا ہر حیر ایک
۱۶۲ مسلم ۱۶۳ رو مال سئل ولو یخلف محرق ۱۶۴ مالک ۱۶۵ اذا انفقت المرأة من طعام بیتہا غیر
مصدرة ۱۶۶ متفق علیہ ۱۶۷ لا تشترہ ولا تعدنہ صدقک ۱۶۸ متفق علیہ ۱۶۹ + + +

شخص کو دوسرا ثواب ملتا ہے عمل سوتے وقت قل ہو اللہ قل اعوذ برب
الفلق، قل اعوذ برب الناس، پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں دم کر کے یہاں تک ہاتھ
پہنچیں بدن پر پھیر کر سوداگر و بین بار اسی طرح کہ عمل آخر قرآن پڑھا ہو اس
کو ہمیشہ پڑھتے رہو ورنہ اس کو بھول آؤد سخت گناہ گار ہو گئے عمل جب
تک جی لگے قرآن پڑھو۔ جب طبیعت الجھنے لگے موقوف کر دو۔ مگر یاس
شخص کے لئے ہے جو تلاوت کا عادی ہو۔ ورنہ خلاف عادت کام سے غم و
طبیعت گھبراتی ہے اس کا خیال نہ کرے اور تکلف عادت ڈالے جب تلاوت
ہو جائے پھر اس کے لئے دہی حکم ہے جو لو پر گنہا عمل قرآن مجید اس
طرح پڑھو کہ تھکے پیچے معلوم ہو کہ یہ خدائے تعالیٰ سے ڈر رہا ہے
بڑی خوش آوازی سے۔

بَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ وَالِاسْتِغْفَارِ

عمل بدعا میں ان امور کا لحاظ رکھو۔ خوب شوق و رغبت سے مانگو

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

وقت یہ پڑھو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا ذَٰلِکَ یَا مُشْرِقُ
 صبح کو یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَيْنَا وَبِکَ نَحْیَ وَبِکَ
 نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اَدْنٰم کے وقت یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ
 بِکَ اَمْسَيْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَ وَبِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ
 الْمَصِیْرُ بی بی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰهُمَّ جَنِّتَنَا
 الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْنَا شکر کفار پر بد دعا کرنا ہو یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ مَنِّتَنِیْ
 الْکِتَابَ وَ سَرَّیْتَ لِحَبَابِ اَللّٰهُمَّ اَخْرِجْهُمُ الْاَخْرَابَ اَللّٰهُمَّ اَهْلُہُمْ
 وَ زَلَّیْہُمْ کسی کے مہمان ہو کھانے پینے سے فارغ ہو کر میرا بن کے لئے یوں
 دعا کرو۔ اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَہُمْ فِی مَا رَزَقْتَہُمْ وَ اَغْنِہُمْ لَہُمْ وَ اَرْضَہُمْ
 چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ اَہْلُکَ عَلَیْنَا بِاَلَامِنَ وَ الْاِیْمَانِ
 وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ کسی کو مصیبت زدہ دیکھ کر
 یہ دعا پڑھو۔ تم کو اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے محفوظ رکھیں گے اَلْحَمْدُ
 لِلّٰہِ الَّذِیْ عَاقَبَنِیْ وَ مَا اَبْتَیْلَاکَ بِہِ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ
 خَلَقَ تَفْصِیْلًا جب کوئی تم سے رخصت ہونے لگے اس سے اس
 طرح کہو اَسْتَغْوِیْ اللّٰہَ فِیْ شُکْرُوْہُ اَمَّا شُکْرُوْہُ خَوَاتِیْمُ اَعْمَالِکُمْ
 کسی کو نکاح کی مبارکبادی دو۔ اِسْ طَرَحْ لَہُمْ بَارِکَ اللّٰہُ لَکَ وَ
 بَارِکَ عَلَیْکُمْ مَّا وَجَدَہُ بَیْنَکُمَا فِیْ خَیْرِ حَبِ کوئی مصیبت
 آوے یہ پڑھو۔ یَا اَحْیَ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ مَتَّقِ اِیْہِ

بَابُ الْحَجِّ وَالزِّيَارَةِ

عمل جس کو حج کرنا ہو جلدی چل دینا چاہیے، خدا جاتے کیا موانع پیش آجادیں۔ عمل کافی خرچ لے کر حج کو جانا چاہیے عمل حج کر کے اگر استطاعت ہو مدینہ طیبہ جا کر روضہ منورہ کی زیارت سے بھی مشرف ہو کر حج اگر اقتدار و وہیہ پاس ہے کہ حج کر سکتے ہو مگر مدینہ منورہ نہیں جاسکتے تو حج فرض ادا کرنا پڑے گا پھر حیب و صحت ہو مدینہ طیبہ چلے جاؤ یہ نہیں کہ حج بھی نہ کرو۔ عمل حاجی جب تک اپنے گھر نہ آوے اس کی دعا قبول ہوتی ہے اگر اس سے ملاقات ہو اس کو سلام کرو اس سے مصافحہ کرو اپنے لئے دعا و استغفار کرو۔

بَابُ الْيَمِينِ وَالنَّذْرِ

عمل غیر اللہ کی قسم کسی مت کھاؤ جیسے بیٹے کی، باپ کی یا کسی مخلوق کی اور جس شخص کو ایسی عادت پڑ گئی ہو اور منہ سے نکل جاتا ہو تو فوراً ٹھپے

اللہ من الاموال فیعمل ۱۱ ابو داؤد رحمہ اللہ لان اہل الیمین یحرقون نوا تیز دن و تیر دن یمن المتزکون فاف
قدوا کما تاملوا اناس فاذلہ تعالیٰ و قدوا فان خیرا لہم اتقوا ۱۲ بخاری رحمہ اللہ عن ابن عمر عن اہل
حج خوار تبری بعد مرقی لان کن زمانہ فی حیاتی ۱۳ بیہقی رحمہ اللہ من ملک زادہ حاکم یغفر بیت اللہ طم حج
فلا علیان یوت یہودیا اور نذرناؤ تک ان اللہ تبارک و تعالیٰ یقول وللہ علی الناس حج البیت من
استطاع الیہ سبیہ ۱۴ ترمذی رحمہ اللہ اذا لقیتم الکلم فسلم علیہ مصافحہ و مران یتغفر ک قبل ان
یرخل بیتہ فافہ منقہ ۱۵ احمد رحمہ اللہ لا تخلقوا بالطواغی و لا یأکم مسلم من خلف قتال فی حلقہ الا لایات و الکی
تقیل لا اکر اللہ ۱۶ متفق علیہ

عمل قسم اس طرح قسم کھاؤ کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ ایمان ہو جاؤں
 اگرچہ سچی ہی ہو اور جھوٹ میں ایسی قسم تو اور بھی غصے کے عمل اگر غصے میں
 ایسی قسم منہ سے نکل گئی جس کے پورا کرنے میں کوئی بات خلاف شرع لازم
 آتی ہے مثلاً یہ کہ باپ سے نہ بولوں گلیا مانند اس کے ایسی قسم کو توڑ دو
 اور کفارہ دو۔ اور یہ خیال نہ کرو کہ قسم توڑنے سے گناہ ہوگا کیونکہ نہ توڑنے
 سے زیادہ گناہ ہوگا۔ عمل قسم کسی کا حق مارنے کے لئے پھیر سے قسم مت کھاؤ
 صاحب حق جو مطلب سمجھے گا اسی پر قسم ہوگی۔ عمل مصیبت میں ،
 چٹکر منت مانتا اور دیے کبھی چھوٹی کوڑی اللہ کے نام نہ دینا نہایت
 کجی کی دلیل ہے اور گویا نعوذ باللہ اللہ میاں کو بھلا ہے ۔
 زہار ازان قوم نہ باشی کہ فریبند
 حق را بسوئے دہی را بہ درو سے

۱۱ من قال لی برئی من المسلم فان کان کاذباً فهو کما قال وان کان صادقاً فلیزج
 الی المسلم سائماً ابو داود ۱۱۱۱ من علف علی یمن فری خیر منها فلیکفر من یمینه ویفعل
 ۱۲ مسلم واللہ کان تک اعدکم یمینه فی ابلہ آثم لہ عند اللہ من ان یعلی کفارة التی اخرضت لہ
 علیہ ۱۳ متفق علیہ ۱۴ الیمن علی نیتہ استخاف ۱۵ مسلم ۱۶ تنذر کان التذکر
 لا یغنی عن القدر شیئاً وانما یستخرج بہن الیمیل ۱۷ متفق علیہ۔

معاملات و سیاست

معاملہ سب سے بہتر کسب و دستکاری ہے۔ انبیاء علیہ السلام نے دستکاری کی ہے معاملہ زانیہ کی خوجی اور جھوٹے توہید گنڈے فال کھلائی وغیرہ کا نذرانہ سب حرام ہے۔ آج کل کے پیرزادے ان دھنوں میں مبتلا ہیں۔ منڈیوں سے خوب نذرانے لیتے ہیں۔ اور خود وہی تباہی توہید گنڈے کرنے میں فال کھولتے ہیں اور لوگوں کو ٹھگتے ہیں، معاملہ مانگنے کا پیشہ سب سے بدتر، ذلیل اور گناہ ہے اس سے تو گھاس کھودنا اور کلوسی کاٹ کر بیچنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ معاملہ اگر ایسی ہی سخت مصیبت پڑ جاوے اور بدولت مانگنے کسی طرح جن ہی نہ پڑے تو لاچار ہی کی بات ہے اس میں بھی بہتر ہے کہ ایسے لوگوں سے

۱۵۔ اکل احد فعلمنا فخذ خیر من ان یا کل من عمل یرید ان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یا کل
من کل من عمل یرید ۱۶ بخاری ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱

مانگے جو نیک بخت و نیکو دار، عالی ہمت، بلند حوصلہ، مادی استطاعت ہول کہ
 پھر کسی قدر کم ذات ہے۔ معاملہ اگر بدون حرص و طلب کہیں سے
 کچھ ملے اس کے لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس میں سے کھائے کھائے
 اللہ واسطے بھی دے معاملہ جو چیز شرع میں حرام ہے اس میں پر پھر
 کر کے جیلہ و تاویل منت کرو۔ اللہ تعالیٰ دل کو دیکھتا ہے۔ معاملہ
 مفت بخوار می سے یہ بہتر ہے کہ عالی ہمتی سے کمائے اور دوسروں کی خدمت
 کرے البتہ جو لوگ دین میں مشغول ہیں کہ اگر طریق معیشت کو اختیار کریں،
 وہ دینی کام برباد ہو جاوے ایسے لوگوں کو ترک اسباب جائز بلکہ بعض اوقات
 اولیٰ ہے ان کی خدمت عام مسلمانوں کے ذمہ ہے معاملہ جس چیز
 میں طبیعت صاف نہ ہو دل کھٹکا ہو وہ چھوڑ دینے کے قابل ہے،

معاملہ جس پیشے میں ہر وقت نجاسات کے ساتھ طبع رہتا ہو جیسے
 بھنگی کا کام کرنا، چمکنے لگانا، ایسے پیشے اور کمائی سے بچنا چاہیے معاملہ
 جو چیز گناہ کا آلہ بنائی جائے اس کو مت بچو۔ معاملہ ہمارے زمانہ میں

۱۱ من عرفا کان بمنی علیہ وسلم یطیع اطعنا قول اعطنا نقر الیہ فی تعال فخذ فخذہ
 و تصدق بہ فما جازک من ہذا المال وانت غیر مشوق ولا ساکن فخذہ و ما یتوزنک ۱۲ متفق علیہ
 ۱۳ قال ابیہر دان اللہ ما حرم شہوہا ۱۴ جملہ اثم یا حوہ فاکلوا ثمنہ ۱۵ متفق علیہ ۱۶ کان الطیب اکرم
 من سکیم وان اولکم من سکیم ۱۷ اللہ فی فقر الذین احصوا فی سبیل اللہ لا یتطیعون غیرنا
 اور من آوینہ ۱۸ شہوہا حاک فی النفس و مردی و صدر وان افاک اناس ۱۹ احمد علیہ من معیتہ
 انما تملک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اجرة النجم فہما فلم یزل یتلانی حتی قال اعطنا فاکل
 و اعطہ رقیقا ۲۰ فاکل شہوہا الغنایات و لا تشر ذہن و لا تعلوہن و تمعن حرام ۲۱ احمد ترمذی

روپیہ پیسہ بڑے کام کی چیز ہے اس کی قدر کرنا چاہئے اور وجہ حلال سے کمانے میں غارتہ کرے۔ جو عرف میں نام و صراحت ہو۔ معاملہ حسن طریقے سے آدمی کی بسر ہوتی ہو بلا ضرورت شدید اس کو چھوڑ کر دوسرے طریقہ اختیار نہ کرے معاملہ خرید و فروخت ادا اپنے حق کے مطالبہ کے وقت نرمی برتے۔ تنگ گیری اچھی نہیں۔ معاملہ سودا بیچنے کے لئے بہت قسمیں مت کھاؤ۔ اس میں ایک آدھ جھوٹ بھی نکل جاتا ہے پھر برکت ملت جاتی ہے۔ معاملہ تجارت بہت عمدہ چیز ہے امانت و راستی اس کا جو د اعلیٰ ہے اس سے دنیا میں اعتبار ہوتا ہے اور آخرت میں انبیا و صدیقین و شہداء کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ معاملہ معمول رکھو کہ منافع تجارت سے کچھ خیر خیرات نکالتے رہا کرو۔ بعض بایں ناہموار تجارت میں جو ہی جاتی ہیں خیر خیرات سے کسی قدر اس کے وبال میں تخفیف ہو جاتی ہے۔ معاملہ اگر تمھارے سوتے میں یا داموں میں کچھ عیب ہو ہرگز اس کو پوشیدہ مت کرو۔ صاف کہو۔ اس کے چھپانے

ﷺ کانت تقدم بن محمد بحرب جارية جميع البنين و قبض المقام منه فقبل له سبحانه عشاء من ابيهم و قبض البنين قتال فم و ما س بذلك سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يا ايها الناس انما ان لا ينفق غير الله يا ايها الناس ان الله اذا سبب الله احدكم رد قاصم و جرحه حلاله حتى يتغير له او يتغير له ۱۱ احمد ﷺ رحمته تعالى رجلا سمعا انما باع دانا باع دانا اشتري دانا اشتري دانا انفق ۱۲ بخاري ﷺ يا ايها كثره الخلف في الدين فانه نفاق ثم بين ﷺ انما جبر الصدق الايمن مع البين و الصدقين و الشهاد ۱۳ كرمي ﷺ ان ابيع بطن و النفر و الخلف فشر به بالصدق ۱۴ ابو داود و ﷺ وان كذا و كذا تحت بركة بيعها ۱۵ مشق عليه ۱۶

یہی ملائے جاویں۔ چاندی چاندی برابر ہو جائے گی۔ زائد چاندی کے عوض میں پیسے ہو جاویں گے امداد ہمار کی اگر کوئی ضرورت ہو تو صاحب معاملہ ہی سے بدلاگانہ قرض لے کر معاملہ کو طے کر لیں پھر اس کا قرض بعد میں ادا کریں۔
 قرض اکثر ایسا کرتے ہیں کہ روپیہ دے کر آٹھ آنے پیسے اب لے لئے ادا آٹھ آنے ایک گھنٹے کے بعد لے لئے۔ یہ بھی جائز نہیں۔ مگر ایسی ہی ضرورت ہو تو روپیہ لمانہ اس کے پاس رکھا دیں۔ جب اس کے پاس پورے پیسے آجاویں تب یہ معاملہ مبادلے کا کریں۔ معاملاً اگر تم خواب گیموں کے عوض میں اچھے گیموں لینا چاہتے ہو اور دوسرا شخص برابر سہارا نہیں دیتا تو یوں کر دو کہ اپنے گیموں ایک روپیہ کو مثلاً اس کے ہاتھ بیچ ڈالو۔ پھر جتنے گیموں وہ تم کو دے وہ اس روپے کے عوض میں جو اس کے ذمہ تھا ادا قرض ہے اس سے خرید لو۔ معاملہ اگر چاندی یا سونے کا جوڑاؤ زیور یا جس میں مادہ کوئی چیز ملی ہو چاندی یا سونے کے بدلے میں یعنی چاندی کا زیور یا چاندی کے بدلے ادا سونے کا زیور سونے کے بدلے خریدنا یا بیچنا چاہو تو یہ مبادلہ اس وقت ہے جب زیور میں چاندی یا سونا یقیناً کم ہو۔ ادا

۱۲۰ جابر بن ابی انیس مے اللہ علیہ وسلم تبریر نے قتل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من این ینذال کن
 خدا تمہاری قیمت نہ صابین بھار قتل ادا میں الربا لا تفعل وکن قاروت ان تشری فیہ اقر
 یس آخر الم ۱۲۱ شفیق علیہ السلام من خاند بن عبید قال اشتریت بلام غیر قلوۃ ہاشمی مشونیا فیما
 ذہب وخرز فضلتا فوجرت فیہا اکثر من ہاشمی مشونیا تا فذکرت ذکب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل
 لا ینزع منی تفصل ما سلم

ظاہر کی چاندی یا سونا زائد ہو اگر برابر یا زائد ہونے کا گمان ہو تو درست نہیں۔ معاملہ اگر کوئی شخص تھا یا مقروض ہو اور اسی حالت میں وہ تم کو ہدیہ دے یا دعوت کرے اگر پہلے سے لاد و رسم باہمی جاری نہ ہو تو ہرگز مت قبول کرو۔ اسی سے رہن کی آمدنی کا حلال معلوم کرو۔ کیونکہ باہن تھا یا قرضدار ہے اور قرض کے دباؤ میں تم کو انتقال کی اجازت دیا ہے تو وہ کس طرح حلال ہوگا معاملہ بعض لوگ کوئی چیز خاص ایک مبین مقدار روپیہ سے خرید کرتے ہیں اور جب قیمت نہیں بن پڑتی تو اس چیز کو اسی بائع کے ہاتھ کچھ کم قیمت میں بیچ ڈالتے ہیں۔ سو چونکہ بائع کو اس بچت کا کوئی حق نہیں۔ اس لئے یہ داخل سود ہو کر ممنوع ہو گیا۔ البتہ اگر ایسی ضرورت پیش آوے تو اس کی تدبیر یہ ہے کہ اصل بائع تھوڑی بڑھ کے لئے مشتری کو بقدر قیمت قرار داد سابق روپیہ بطور قرض دیدے اور مشتری اس روپیہ کو اصل قیمت میں ادا کر دے۔ اس کے بعد وہ چیز کم قیمت میں بائع کے ہاتھ بیچ ڈالے اور جو باقی رہے وہ اس کے ذمے قرض

۱۳۳ عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرض امرئكم قرضا فادرك عليه او علمه على ما دبر فلا يركبه ولا يقبلها الا ان يكون جري فيه وفيه قبل ذلك « ابن ماجه صحيح ۱۳۳۰ اخرج عبد الله بن عيسى بن عصفه اخراجه عن حماد بن عمار عن ابي اسحق بن عيسى عن امرأته انها دخلت على عائشة في انية فالتفت امرأة فقالت ايم الله اني كنت لي بخدمته فبعثها من زيد بن ارقم ثم ثمانمائة ثم ابعثها بستمائة فقصدته الستائة وكتب عليه ثمانمائة فقالت فاشتري بها ائمتري وبعثها اشتري بها خبري زيد بن ارقم انه قد راجعني بجاهده مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى ان يترتب فقالت المرأة لعائشة امايت من اخذت راسي الى جردت عليه افضل فقالت فمن جاهدوا عوفية من ربه فاشبهه بغيره بالهلف »

بائع نے اس کو نامعلوم نہیں کیا۔ بلکہ منظوری دنا منظوری دونوں کا احتمال ہے۔ تو تم جا کر اس کے سودے کو خراب کر کے خود مت لینے لگو۔ البتہ جب وہ صاف انکار کر دے اس وقت خریدنے میں مضائقہ نہیں اس سے معلوم ہوا کہ نیلام میں کسی کی بولی ٹوٹنا کچھ ڈر نہیں۔ کیونکہ خود بائع نے ابھی اس بولی کو منظور نہیں کیا اور کسی کو دھوکہ دینے کو چیز کے دام مت بڑھاؤ کہ دوسرا آدمی اور زیادہ بولی بول دے۔ اور وہ چیز اس کے ٹکے پر جاوے اور کوئی دیہاتی اپنی چیز شہر میں فروخت کرنے آوے سو خواہ مخواہ غیر خواہی جتانے کو اس کو بیچنے سے مت روکو کہ میاں ہمارے پاس رکھو جادو ہم موقع پر گراں قیمت سے بیچ دیں گے بلکہ اس کو بیچنے دو۔ شہر والوں کو کسی قدر کفایت سے مل جاوے گی البتہ اگر اس کا صریح نقصان ہوتا ہو تو مضائقہ نہیں اگر گائے بکری بیچنا ہو خریدار کو دھوکہ دینے کی غرض سے ایسا مت کر کہ کئی وقت دودھ نہ نکالو تاکہ تمہیں کو دودھ سے بھرا دیکھر خریدار دھوکہ میں آجائے اور زیادہ دام کو خرید کر پیچھے پھرتا دے معاملہ خود روگھاس کا بیچنا درست نہیں اگرچہ تمہاری ملوکہ زمین میں کھڑی ہو اس طرح پانی۔ معاملہ کوئی ایسی کارروائی مت کر جس سے خریدار کو دھوکہ ہو معاملہ اگر کوئی مصیبت زدہ اپنی ضرورت کو کوئی چیز بیچتا ہو تو اس کو صاحب ضرورت سمجھ کر مت باؤ اور چیز کے دام مت گراؤ یا تو اس کی اجازت کر د

کے وہیاد فضل اور ایسے بہ انکارۃ حق علیہ السلام : فلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس من
غش فیس منہ : مسلم ۲۸۵۰ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سح المظفر : ابوداؤد ۴۰۰۰

یا مناسب قیمت سے اس کو خرید لو۔ معاملہ مسئلہ جو چیز متحاری ملک وقفے میں نہ ہو اس کا معاملہ کسی سے مت ٹھیراؤ اس امید پر کہ ہم بازار سے خرید کر اس کو دیدیں گے۔ معاملہ مسئلہ زمین میں یہ شرط ٹھیراؤ کہ اگر اتنی مدت تک زر زمین ادا نہ ہو تو اسی کو بیع بنایا جاوے باطل ہے اور مدت گزرنے پر بیع نہ ہوگی۔ معاملہ ناپ تول میں دغا بازی مت کر۔ معاملہ مسئلہ اگر کوئی چیز بطور بدنی کے خریدی اور فصل پر بارع سے وہ چیز نہ بن پڑی تو جتنا روپیہ سکو دیا تھا واپس لے لو نہ زیادہ روپیہ لینا درست ہے اور نہ اس روپیہ کے بدلے اور کوئی چیز خریدنا درست ہے البتہ اپنا روپیہ لے کر پھر اس سے جو چاہو خرید لو۔ معاملہ مسئلہ قلعہ ارزاق خرید کر گراں بیچنا درست ہے مگر جب مخلوق کو تکلیف ہونے لگے اس وقت زیادہ گرائی کا انتظار کرنا حرام اور مجرب سخت ہے۔ معاملہ مسئلہ حاکم کو اختیار نہیں ہے کہ زبردستی نرخ مقرر کرے البتہ ناجز کو فحاش اور صلاح دینا مناسب ہے۔ معاملہ مسئلہ اگر متحار دین دار

مسئلہ قال حکیم ابن حزام قلت یا رسول اللہ یا نبی مرسل فریدی تی البیوع و بیس غدی فتاباع من اسوق قال لا بیع ما بیس عندک البواذ و ذواتی مسئلہ ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بیعتی المرتین البیوع من صاحب البیوع برہنہ رداء الشافعی قال لا یصح البیوع فی تفسیر کبرا مسئلہ دین المظہین بایہ مسئلہ من سلف فی شئی فلا یصر قرائی غیر قبل ان یقبضہ ابو داؤد مسئلہ الجباب مغنق و الحکر مغنق ابن حجر مسئلہ من اتى قال فلا و السفر علی عبد البیوع صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا رسول اللہ سمرنا فقال انی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ هو السمر القابض و الباسط الرزق و فی لہ و ان النبی و بیس احد منکم یطعن بنبطہ جرم و لا مال و اسلمی مسئلہ من قدر معسر او فزع عدا نجاہ اللہ من کرب یوم القیامہ

غریب ہو اس کو پریشان مت کرو بلکہ مہلت دو۔ یا جو دیا کل معاف کر دو
 اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔ معاملہ مسئلہ تم کسی
 کے دیندار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو۔ بلکہ اس کی
 ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اس کو ادا کیا جائے مگر معاملہ کے وقت
 یہ معاہدہ جائز نہیں۔ معاملہ مسئلہ اگر تمہارے پاس دینے کے واسطے ہے اس
 وقت ٹاننا بڑا ظلم ہے۔ معاملہ مسئلہ اگر تمہارا مدین تم کو دوسرے سے دہانید
 کر دے اور اس سے تم کو وصول ہونے کی بھی امید ہو تو خواہ مخواہ ضد میں
 اگر اسی کو دق مت کئے جاؤ بلکہ اس حوالہ کو منظور کر لو۔ معاملہ مسئلہ حتی الامکان
 کسی کے مدیون مت بنو۔ اور اگر بغیر دقت مدیون ہونا پڑے تو اس کے ادا کی
 فکر رکھو بے پرواہی مت بن جاؤ اور اگر دائن تم کو کچھ کہے نہ صبر کرو اس کا حق
 ہے۔ معاملہ مسئلہ اگر تم کو دوست ہو تو کسی مدیون کی طرف سے اس کا دین ادا
 کر دیا کرو۔ معاملہ مسئلہ سودا جھگڑا تول دیا کرو۔ معاملہ مسئلہ جب کسی کا قرض
 ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو۔ اور اس کا

۱۳۵۰ فان خیرکم منکم قتاد شفق علیہ ۱۳۵۱ کل من غلم ۱۳۵۲ شفق علیہ ۱۳۵۳ فاذا اتبع احدکم علی غنی
 فلیقبح ۱۳۵۴ شفق علیہ ۱۳۵۵ یفقر مشہد کل الذب اللہ ۱۳۵۶ سلم من اقد اموال الناس یہیاد اولہم
 اوی اللہ عنہ من اقد بریدہ فیہا انفس اللہ علیہ ۱۳۵۷ بخاری فی الواجد میل عیونہ حقوۃ ۱۳۵۸ ابو داؤد ۱۳۵۹
 ۱۳۶۰ میں من حمد سلم یقی عن اخیرہ وینہا تک اللہ زانہ یوم الخلیفۃ ۱۳۶۱ شرح المستدرکات ۱۳۶۲
 ارج ۱۳۶۳ ترمذی ۱۳۶۴ استقرض منی غنی علی اللہ علیہ وسلم ابیہن انفاۃ ۱۳۶۵ مال قد نفعانی و قال
 بارک اللہ تعالیٰ فی اہک و ہک انما جوارا سلف الحمد ۱۳۶۶ انسابی ۱۳۶۷

سکریہ ادا کرو۔ معاملہ شریعت میں دونوں صاحبیوں کو امانت دیانت سے رہنا چاہئے۔ پھر برکت سلب ہونے لگتی ہے معاملہ امانت میں ہرگز خیانت مت کرو۔ معاملہ۔ جو معاملہ ظلم سے، دباؤ سے کسی کی وجاہت کے لحاظ سے کسی کی شر یا شرمی سے وصول ہو، وہ حلال نہیں اسے چندہ کرنے والو ذرا اس کو اچھی طرح غور کر لیجیو، حلال دہی مال ہے جو بالکل طیب خاطر سے دیا جائے۔ معاملہ ہنسی ہنسی میں کسی کی چیز اٹھا کر چیز والے کو پریشان مت کرو۔ خصوصاً جبکہ یہ نیت ہو کہ اگر معلوم ہو گیا تو ہنسی ہے ورنہ خورد برد کریں گے اور جو ہنسی میں اتھالی تو جلدی واپس کرو۔ معاملہ پڑوسی کی رعایت کیا کرو۔ نظیف باتوں میں اس سے مساحت کرو۔ مثلاً تمھاری دیوار میں میخ گاڑنے لگے اور تمھارا کوئی گھریا زمین بے میل ہونے کی وجہ سے فروخت کر دو مصلحت یہ ہے کہ جلدی سے اس کا دوسرا مکان یا زمین خرید کر لو۔ ورنہ روپیہ رہن مشکل ہے۔ یوں ہی اڑ جائے گا۔۔۔ معاملہ جس درخت کے سایے

ﷺ ان اللہ عزوجل بقولنا ثلث الشریکین الم من احدہما صاحبہ فاخذ خرجت من بینہما واد
ابو داؤد وراؤز بن وجار الشیخ ﷺ او لا تاثر الی من اکتبک "ترمذی ﷺ اللہ تعالیٰ
اللہ یصل علی امرہ اللہ یصل نفس منہ بیہی وراؤز قطعی ﷺ لیا قد کم عملہ نیتاً جاوا من اخذ
عصا نجرہ یوم الیہ "ترمذی ﷺ لایخ جار جلدہ ان یخزخہ فی جوارہ "قطعی علیہ ﷺ من ہار
عکم دلتا وحقاً لہا رکبہ ان یسئل فی مثلہ "ابن ماجہ ﷺ من قطع سدرۃ صوب اللہ واسئلہ
انہ "رواہ ابو داؤد و قال فی الحدیث مقولاً ای من قطع سدرۃ فی خلاۃ یسئل بہ ابن السبیل
وہما نرہ مشاغل غیر حق کیونکہ انہما صوب اللہ اسئلہ انہما

ہے اور جہاں بکثرت میسر نہیں وہاں پلانے سے ایسا ثواب ملتا ہے جیسے کہ کسی مرد کے کو زندہ کر دیا۔ معاملہ اگر کسی کو کوئی چیز یہ کہہ کر دے کہ تم کو عمر بھر کے لئے دیتے ہیں اور بعد تمہارے مرنے کے واپس کر لیں گئے۔ وہ شے بہرہ و جوہ اس کی تک ہو جاتی ہے بعد موت کے اس کے ورثہ کو ملے گی تو اس امید باطل پر اپنے مل کو خواب و برباد مت کرو پھر حسرت ہوگی اپنے ہی پاس رہنے دو معاملہ اگر ایک بیٹے کو کوئی چیز دو تو دوسرے کو بھی ویسی دینا انسانی برائی بات ہے۔ معاملہ دہیہ ایسے شخص کا قبول کرو جو بدلے کا طالب نہ ہو ورنہ باہمی رنج کی نوبت آوے گی لیکن تم اپنی طرف سے کوشش کرو کہ اس کو کچھ بدلہ دیا جاوے اور اگر بدلہ دینے کو میسر نہ ہو تو اس کی ثناء و صفت کرو۔ اور لوگوں کے رد و بر اس کے احسان کو ظاہر کرو اور ثنا و صفت کے لئے اتنا کہہ دینا کافی ہے۔ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا اور جب ممن کا شکر ادا نہ کیا تو خدائے تعالیٰ کا شکر بھی ادا نہ ہو گا۔ اور جس طرح ملی ہوئی چیز کا مثلاً برا ہے اسی طرح نہ ملی ہوئی شے بھی بھارنا کہ ہمارے پاس اتنا اتنا آیا یہ بھی برا ہے۔

۱۱۵۹ اسکو انوار الکرم علیہ السلام و القدر و المافان من امر عمری ہے الذی امر جادتنا معہ ۱۱۵۹ فانتھا
 اللہ و اعداہ لوالہ من ادوہ کم ۱۱۵۹ علیہ السلام ہمت ان لا یقل حرم الامن فری و اضلای ادا فی ۱۱۵۹
 ۱۱۵۹ قرصی من اصل حلا و نوہر فخرہ و من لم یجد فیلس فان من اثنی قد شکر و من کم فقد کفر و من چلہ
 بام بیطکان کلابس ثوبی زور ۱۱۵۹ قرصی من صنع الہ معروف قتل علیہ جزاک اللہ خیرا فضاہ
 فی الشار ۱۱۵۹ قرصی من لم یشکر فان لم یشکر اللہ ۱۱۵۹ احمد قرصی ۱۱۵۹ + + + + +

معاملہ باہم تحفہ تحائف کی راہ دہیم جاری رکھو۔ اس سے دلوں کی صفائی ہوتی ہے محبت برپا ہوتی ہے اور یہ نہ خیال کرو کہ تھوڑی چیز ہے کیا بھیجیں۔ جو کچھ بوجے تکلف دو لو۔ معاملہ جو کوئی تمہاری خاطر داری کو خوشبو تل یا دودھ یا نیکہ پیش کرے کہ خوشبو سوگمہ لو، یا تیل لگاؤ، دودھ پی کر نیکہ کرے لگاؤ، تو قبول کرو۔ انکار و عذر مت کرو۔ کیونکہ ان چیزوں میں کوئی لمبا چوڑا احسان نہیں ہوتا جس کا بار تم سے نہیں اٹھ سکتا اور دوسرے کا دل خوش ہو جاتا ہے معاملہ یا پھل العجب تمہارے پاس پہنچے اس کا آنکھوں اور لبوں سے لگاؤ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰهُمَّ كُنَّا اَرْءَاؤُنَا اَوْ لَنَّا خَارَفَا اَحَدًا۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو اس کو دیدو۔ معاملہ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرضہ یا کسی کی امانت یا اور کوئی حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت کے لکھ کر اپنے پاس رکھو۔

بَابُ النِّكَاحِ

معاملہ اگر حاجت استطاعت ہو تو نکاح کرنا افضل ہے۔ اور اگر

مہار و خانہ المہر و تزویج جاریہ یا نہ ہاؤ تو بیعت حسن شادی کرنا افضل ہے۔ من حیث فیہ
و یکن فہو یہ خانہ خفیف النمل طیب المیزان ۱۲ مسلم شاتر و الحوائج و البین و الترمذی ۱۲ من ابی
ہریرۃ قال رآنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یأمرنا ان نکرہ ان نکرہ و نضرب علی العینین و علی شقیہ و علی عینہما و ان نکرہ ان نکرہ
آخرہ ثم یطعم من یحکم عند من الصبیان ۱۲ بیعت فی مہر و نکاح ۱۲ من ابی ہریرۃ فی بیعت
فیقول للہ و یقہ مکتوبہ عندہ شقی طہرہ ۱۲ من ابی ہریرۃ فی بیعت فیقول للہ و یقہ مکتوبہ عندہ شقی طہرہ ۱۲ من ابی ہریرۃ فی بیعت
من لم یطعم فیہ بالعموم خانہ و مہار ۱۲ شقی طہرہ ۱۲

حاجت ہے۔ مگر استطاعت نہ ہو تو روزے کی کثرت سے شہوت ٹوٹ جاتی ہے۔ معاملہ نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا لحاظ رکھو مال و جمال حسب و نسب کے پیچھے زیادہ مت پڑو۔ معاملہ اگر سفر سے گھر آنا ہو تو دفعۃً گھر مت چلے جاؤ۔ اس قدر توقف کرو کہ بی بی کنگھی چوٹی سے اپنے کو سنوار لے، کیونکہ شوہر کی عدم موجودگی میں میلی کھیلی رہی ہے کبھی اس حالت میں دیکھ کر اس سے نفرت نہ ہو جاوے معاملہ اگر کوئی شخص تمہارے عزیز کو پیغام نکاح بھیجے تو زیادہ تر قابل لحاظ اس شخص کی نیک وضعی اور دینداری ہے۔ دولت، حشمت عالی خاندانی کے اہتمام میں رہ جانے سے خرابی ہی خرابی ہے معاملہ اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ عورت اور کسی مرد میں باہم عشق ہو جاوے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کر دیا جاوے معاملہ اس نکاح میں زیادہ برکت ہوتی ہے جس میں خرچ کم پڑے اور ہر بھی ہلکا ہو معاملہ اکثر عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ غیر عورتوں کی صورت شکل کے حالات اپنے خاوند سے بیان کیا کرتی ہیں یہ بہت بری بات ہے اگر اس کا دل آگیا تو پھر روتی پھریں گی۔

۱۷۰ فتح المرأة لادبہا ولما ہوا بحسنہا ولما ہوا بافقر ذرات الدین تربت یداک «خلق طہر»
 ۱۷۱ فلا قناد ہنا نذل فقال اہلوا حتی نذل یدای عشار کے تشبہ اشعث وجمہ المہینہ «خلق
 علیہ شعاذ خبط ایکم من ترضون یدہ وخلقہ فرجوا ان لا تفعولہ یکن قنہ فی الاذن وفساد عین»
 ۱۷۲ ترمذی ۱۷۳ ثم سئل عن رجل انکح «ابن ماجہ» ان اعظم النکاح بركة امیر مومنین «ابن ماجہ»
 ۱۷۴ عن عمر بن الخطاب قال الا لا تعالوا صدقة النساء فانہا لو كانت کرمت فی الدنیا وقری عند اللہ لکان اللہم
 بہابی اللہ علی اللہ علیہ وسلم احمد ترمذی ۱۷۵ لا تباشر المرأة فمقبصا الا وجہا کانه یظفر الیہ «خلق طہر»

احباب سے یا ساتھیوں، پیلیوں سے ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کو نہایت ناپسند ہے۔ اکثر دولہا دلہن اس کی پروا نہیں کرتے معاملہ ولیمہ مستحب ہے مگر اس میں تکلف و تفاخر نہ کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی کا ولیمہ دو سیر جوئے کیا۔ حضرت صفیہ کے ولیمہ میں خرم اور پنیر اور مکی کا مالیدہ تھا اور سب سے بڑا ولیمہ حضرت زینب کا تھا کہ ایک بکری ذبح ہوئی اور گوشت روٹی لوگوں کو پیٹ بھر کے کھلائی گئی۔ معاً ملہ بی بی کی کچ خلتی پر صبر کرو۔ اس سے عداوت مت کرو اگر ایک بات ناپسند ہوگی دوسری بات پسند آ جاوے گی۔ بے ضرورت اس کو مت مارو۔ اور ضرورت ہو تب بھی زیادہ مت مارو اور منہ پر ہرگز مت مارو آخر اہل امت کو اسی سے پیارا اخلاص کرتے۔ شرم بھی آوے گی۔ اس کا دل پہلے تے ہو گالی کوچ مت کرو۔ روٹھ کر گھر سے مت نکل جاؤ زیادہ خلتی ہو۔ دوسری چار پانی پر سو جو۔ جب دیکھو کسی طرح تباہ نہیں ہوتا۔ آزاد کرو۔

۱۔ اولم کو بشاء ۲۔ متفق علیہ نہیں عن طام النبائین ان یوکل ابو داؤد اولم ابی علی علیہ السلام علی بعض نساء یہدین عن شیریۃ البخاری۔ امر بالانطاع فبسطت فالق علیہا الترقا لاقط وامن ۳۔ بخاری ما اولم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی احد من نساء ما اولم علی زینب اولم بشاء ۴۔ خلق علیہ فاشیع الناس خیرا ولما ۵۔ بخاری ۶۔ اذ امانت خدا را جل مراتب لم یویل بیتا جبار یوم الفیتہ و شقرہ ساط ۷۔ ترمذی ۸۔ فان انتعت انتعت و بامح ۹۔ مسلم لا یکلہ اممک مرآۃ جلالہ ۱۰۔ شمس فی انوارہ ۱۱۔ متفق علیہ لا یرک مرمن مرفۃ ان یکر منہا خفا رضی منہا آخر ۱۲۔ مسلم فاقطھا اقدار الجاریۃ حدیثہ اسن الحدید علی اللہ ۱۳۔ متفق علیہ ان قطعھا الخا طعت و تمسک اذا اکتبت ولا تقرب الیہا لا یفرج ولا یجیر الی البیت ۱۴۔ احمد دین ماجہ عن قبط ابن صبرہ قال قلت یا رسول اللہ ان لی امراۃ فی سانی شیء یعنی البذر قال طلقہ ۱۵۔ ابو داؤد ۱۶۔

معاملہ عورت کو چاہئے کہ خاوند کی اطاعت کرے اس کو خوش رکھے اس کے حکم کو ٹالے نہیں خصوصاً جب وہ بہتری کے لئے بلا دے۔ اسکی وصعت سے زیادہ اس سے نان نفقہ طلب نہ کرے اس کے رد پر وزیران درازی نہ کرے۔ بلا اجازت اس کے نواقل نہ پڑھے نہ نقل رفتہ رکھے اس کا مال بدون اس کی رضا کے کسی کو نہ دے نہ خود ضرورت سے زیادہ اٹھا دے بلا اجازت گھر میں کسی کو نہ آنے دے۔ بلا سخت مجبوری کے اپنے منہ سے طلاق نہ مانگے۔ معاملہ اگر معمولی طور پر کوئی شخص اپنی بی بی کو مانگے اس کی وجہ غیر لوگوں کو دریافت کرنا خلاف تہذیب ہے شاید وہ بات بتلانے کی نہ ہو، مثلاً اس نے بہتری سے انکار کیا اور اس پر مال ہو تو وہ کیا بتلائے گا معاملہ بلا ضرورت طلاق مت دو۔ معاملہ حیض میں طلاق مت دو کہ شاید بلا ضرورت بوجہ نفرت طبعی کے بسبب حیض

بھٹے و اطاعت لیکن فقہ نقل میں ای ابو اب البرہ شامت ۱۱ یولیمایا امرأة ماتت فزوجها عن ارض دخلت الجنة ۱۲ ترمذی اذا الرجل دنا زوجته فاجتنب فلتا ته وان كانت علی التنور ۱۳ ترمذی۔ ہر مردی کہ قری بیاسی شفقہ ۱۴ مسلم ان لی امرأة فی ما نہاشی یعنی البتار ۱۵ ابو داؤد۔ لو کانت سبعة واحدة کففت الناس و فیہ لا تعلم المرأة الاباذن زوجها ۱۶ ابو داؤد۔ لا تجتنب لوانی نفسها ولا ماله ۱۷ بیہقی لا تاذن لی بیتہ الا باؤد ۱۸ ایما امرأة سالت زوجها طلاقا فی غیر ما یس غرام علیہا راحة الجنة ۱۹ احمد بن حنبل ۲۰ ایس میںہا من خیب امرأة علی زوجها اذ علی سیدہ ۲۱ ابو داؤد و کشفہ لانتہا الرجل فیا ضرب امرأة علیہ ۲۲ ابو داؤد و کشفہ بعض ما کفیل الی اللہ الطہق ۲۳ ابو داؤد و کشفہ عن جسده بن عمر انہ طلق امرأة لزوجہ فی کفر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففیظ فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ متفق علیہ ۲۴

کے دی ہو۔ معاملہ عداوت کی شرط ٹھیکرانا نہایت بے غیرتی کی بات ہے۔ معاملہ محض قرآن سے اپنی بی بی کو بدکار یقین کر لینا یا جو ادعا اس سے ہو اس کی صورت شہادت دیکھ کر کہہ دینا کہ یہ میری نہیں ہے بہت گناہ ہے معاملہ اگر عورت بد چلی ہو اور اس کا انتظام نہ کر سکے تو اس کو طلاق دیدینا چاہیے لیکن اگر اس سے محبت ہو اور ڈرتا ہو کہ بعد طلاق کے میں بھی اس سے مبتلا ہو جاؤں گا تو نہ چھوڑے مگر حتی الوسع انتظام و انسداد کرتا چاہیے۔ معاملہ اگر اپنی آنکھ سے عورت کو زنا کرتے دیکھ لیا تو اس کے مار ڈالتے سے خدا کے نزدیک گنہگار نہ ہو گا گو حاکم دنیا بوجہ عدم ثبوت شرعی کے اس سے قصاص لے۔ معاملہ خواہ مخواہ بلا قرینہ بی بی پر بدگمانی کرنا بھالت اور تکبر ہے۔ اور قرآن ہوتے ہوئے چشم پوشی کرنا بے غیرتی و دیوتی ہے معاملہ اگر صلح کے بارے میں کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں ہے اسی طرح جس جگہ تم کو خاص کسی کی برائی کرنا مقصود نہ ہو بلکہ کسی کی خیر خواہی کی ضرورت

۹۱ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعل والعلل لہ ۱۱ وادعی واجب ما جمعا لکۃ فعلن ہذا
 فرق تزعم ولم یخص بہ فی الانتفاء عنہ ۱۲ متفق علیہ ۱۳ جار مجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قتال من لا امرأة لا تردہ لیس قتال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لفظا قتال اجہا قتال اسکا اذ ۱۴
 ابو داؤد ۱۵ صحوا الی ما یقول سید کہانہ لیس ۱۶ مسلم ۱۷ من الخیر ما یجب اللہ و منہا ما
 یفیع اللہ کما انتی یحب اللہ فی الخیر ۱۸ ابو داؤد و شافعی ۱۹ قتال بالانیم
 فلا یضیع حصاصی عاتقہ و اما معادۃ فمطلوب لامل لہ انہ ۱۱ بخلاف ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹

سے اس کا عیب بیان کرنا پڑے شرم اس کی اجازت ہے بلکہ بعض جگہ واجب ہے۔ معاملہ اگر خاوند یا وجودِ مقدس کے بوجہ نخل کے بی بی کو بقدر کفایت خرچ دیتا ہو تو بی بی چھپا کر لے سکتی ہے مگر حاجت سے زیادہ فضول خرچی کرنے کو لینا باز نہیں ہے۔ معاملہ اللہ تعالیٰ اگر مال دے تو اول خویش بعد درویش۔

معاملہ سب سے پہلے

اگر کوئی کافر تم کو زخمی کر کے یا کوئی عضو قطع کرے جب تم بدلہ لینے لگو فوراً کلمہ پڑھ لے یہ سمجھ کر کہ اس نے جان بچانے کو کلمہ پڑھ لیا ہے ہرگز قتل مت کرو۔ اس سے اسلام کے علم رحم اور حق پرستی کا اندازہ کر لیا جائیے معاملہ کافر رعایا سے بلا قصور کسی کو قتل کرنا بڑا سخت گناہ ہے۔ بہشت سے دور کر دیتا ہے معاملہ خود کشی کرنے کی سخت ممانعت ہے کسی طرح ہو۔ معاملہ مساجد میں منہر جاری نہ کیجاوے شاید بول و براز خطا ہو جائے۔ معاملہ مسلمان کسی کافر ذمی کو قتل کر ڈالے وہ اس کے مقابلے میں قتل کیا جاوے گا۔ معاملہ اگر لشکر اسلام سے ادنیٰ درجہ کا آدمی بھی لشکر کفار کو امان دیدے تمام اعلیٰ

۹۹۹ قذری بایکیک دولد که الموصوفه متفق میر ۹۹۹ اذا حط الله حدکم نورا فیلید انفسه اهل بیت
 مسلم فان فضل عن اولیک شی فخری قرائیک فان فضل عن زوی قرائیک شی فیکذا و فیکذا ۱۲ مسلم تله
 عن المقداد بن قال یارسول الله لا یت من لیت رجلا من کفار فاقفا فخری احدی یدی بایسب
 قطعها ثم لا یمشی بشجرة فقال اکنت لک شاة بعد ان قال لا تعذک ان متفق علیه تله من کتلت
 معادلم یرج و الخ لجزیه بخاری تله من قتل نفسک شی فی الدنيا فیه بیهیم فیهیم متفق علیه تله لایقام
 الحد فی الساجده ۹۹۹ قذری ۹۹۹ روى عن عبد الرحمن بن سلمان بن ابي اسود عن مسلم بن الحجاج

معاملہ ایسی وحشیانہ سزا جس کی برداشت نہ ہو سکے جیسے دھوپ میں گھڑا کر کے
تیل چھوڑنا، ہنٹروں سے بیدار ہو کر بے حد مارنا نہایت گناہ ہے۔ معاملہ تلوار
چاقو کھلا ہو کسی کے ہاتھ میں مت دو دیا تو ہند کر کے دو یا زمین پر رکھ دو دوسرے شخص
اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔ معاملہ کسی آدمی یا جانور کو آگ سے جلانا جائز نہیں
معاملہ واجب القتل کو ہاتھ پاؤں کاٹ کر چھوڑ کر تڑپ تڑپ کر مر جاوے
درست نہیں۔ معاملہ پتندوں کے بچوں کو گھونسلوں سے نکال لانا کہ ان کے
میں باپ پتیار ہوں درست نہیں معاملہ جس کے جادو سے لوگوں کو خوف پہنچا
ہے اور وہ باز نہیں آکا وہ گردن زدنی کے لائق ہے معاملہ جو مجرم زنا اقرار ہی
ہو حتی الامکان اسکو مال دینا چاہئے جب وہ برابر اپنے اقرار پر چارہ ہے اور چار
بار اقرار کرے اس وقت سزا جاری کی جاوے۔ معاملہ اگر ایسا اقرار ہی مجرم اٹھائے
سزا میں اپنے اقرار کا پس لے چھوڑ دینا چاہئے۔ معاملہ اگر حاملہ عورت پر جسم

کے ان ہشام بن حکیم مرہم علی نہی عن الانبیا و قد اقبوا ان اشس و صبیہ علی روہم ربہ قتال ماہذا
فتیل یذہبون فی الخراج قتال ہشام اشہ سمیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یحب ہذین
یذہبون اناس فی اللہ یا مسلم تری قوا فی ایدیم شاذناب البقرہ مسلم کے نبی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان امالی باسیف ترمذی گللہ ان النار یذہب بہا اللہ بخاری کے کان بل
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذہب اللہ الصدقہ وینہا عن اللہ ابو حاد و گللہ قرآن مجید میں فرماں نازل ہوا
فرخیا نجات لکھو جسکے تفرش نماز انہی سے اللہ علیہ وسلم قتال من یمنع ذہ بولہ و مدیہا ابو حاد و
کے حدیث اسر ضربہ باسیف ترمذی کے فاعض منہ انہی سے اللہ علیہ وسلم قتال شہداء و شہادت
و ماہ انہی علی اللہ علیہ وسلم قتال ابیک بنون قتال لا قتال احسن قتال تم باہ

ناتما بت ہو، جب تک بچہ نہ جنم لے اور اگر کوئی دوسری دودھ چلانے والی نہ ہو تو جب تک دودھ نہ چھوٹ جاوے اس وقت تک سنگسار نہ ہوگی۔
 معاملہ سزا پانے کے بعد مجرم کو طعن و تشنیع و تحقیر کرنا بہت بُرا ہے
 معاملہ جو زانی مستحق تازیانہ ہو اور بوجہ مرض کے سزا دینے میں مرجانے
 کا احتمال ہو تو صحت تک سزا موقوف رکھی جائے معاملہ سزائیں دو قسم
 کی ہیں ایک معین، دوسری مؤقت برائے حاکم اول کو حد، دوسری کو تعزیر
 کہتے ہیں۔ حدود میں شریف ردیل، وجہ ذلیل سب برابر ہیں اس میں کسی کی
 رعایت نہیں۔ تعزیر میں شریف وجہ آدمی سے جہم پوشی مناسب ہے
 اور صرف فہمائش کافی ہے۔ معاملہ جھوٹے مقدمے کی یا جس کا سچا جوڑا
 ہونا معلوم نہ ہو اس کی پیروی کرنا یا کسی قسم کی امانت کرنا ممنوع ہے۔
 معاملہ شراب کا استعمال دوا میں بھی ممنوع ہے معاملہ چونکہ نشہ
 والی چیزوں کی خاصیت ہے کہ تھوڑی سے زیادہ ہو جاتی ہے اس لئے
 اس کے تھوڑے استعمال سے بھی ممانعت کی گئی۔

فی جملہ بالود لا یشرب علیہا ۱۱ متفق علیہ ۱۲ عن علی بن فضال ۱۳ ان انا جلد تھا ان اقبلہا
 فذکرت ذلک لہنہ علیہ سلم قال احسنت ۱۴ سلم ۱۵ حکم الذین یحکم انہم کانوا انما یرقی
 فیم مشرف ترکوه فاذا یرقی فیم الضعیف قاموا علیہ الحد متفق علیہ زدی ۱۶ البیات مشرف انہم لا یورد ۱۷
 ابو داؤد ۱۸ عن اعلان فی خصوصہ لا یرقی حق نام باہل فہری عن خطہ الحد حتی ینزہ ۱۹ بیہ ۲۰ حکم ان ان یرقی
 بن سید سال انہی علیہ سلم من الحرفینا فقال انہا احسنتا للدار فقال اذ یسیر دارہ کذ
 دار ۲۱ سلم ۲۲ انکو کثیر و فقیہ حرام ۲۳ خصوصہ ۲۴ الہم عفر لکابہ دین سلی ذیہ ۲۵ امین ۲۶

حقیقی کی نافرمانی ہوتی ہے یہ اس کی سزا ہے اپنی حالت درست کرو
 اللہ تعالیٰ حکام کے قلوب کو نرم کر دیں گے معاملہ حاکم کا ایسی جگہ بیٹھنا
 جہاں نہ عاجز نہ جاکے نہ کسی ذریعہ سے اپنی فریاد وہاں پہنچا سکے جائز
 نہیں معاملہ غصہ کی حالت میں حواس درست نہیں رہتے اس وقت
 مقدمہ فیصل کرنا نہ چاہئے۔ معاملہ رشوت لینے کی سخت ممانعت ہے گو
 ہدیہ کے طور پر ہو۔ معاملہ جھوٹا دعویٰ جھوٹی گواہی جھوٹی قسم جھوٹا اٹکل
 کسی کے حق کا یہ سب گناہ ہے معاملہ اپنا حق ثابت کرنے کیلئے کوشش
 کرنا کوئی بری بات نہیں۔ بلکہ اس میں کامیابی کی راہ سے بیٹھ رہنا کم بہتی قرار
 دی گئی ہے۔ ادا باوجود کوشش کرنے کے ناکامی ہو اس کا زیادہ غم کرنا بھی
 برا ہے سمجھ لے کہ حاکم حقیقی کو یہی منظور تھا۔ معاملہ قوی شہرہ میں حوالہ
 کر لینے کی اجازت ہے۔ معاملہ سواری اور نشانہ بازی کا حکم ہے معاملہ گھوڑے
 کے دم کے بال اور ایال اور پیشانی کے بال مت کاٹو۔ دم کے بال سے کمی اڑانا
 ایال سے اس کو گرمی پہنچتی ہے پیشانی کے بالوں میں برکت ہے۔

مسئلہ من و لا اللہ شریعت من امر السلیفین فاجتنب دعویٰ حاجتہم و غلبہم و فقرہم و عجب اللہ و عن حاجتہ
 و غلبہ و فقرہ ابو داؤد مسئلہ من و لا اللہ اصل اللہ علیہ وسلم الرشی فالرشی ابو داؤد و من شفع صدر
 شفاعہ قادیانی لہ ہدیہ علیہا نقیلاً قدانی باناً علیاً من ابوبکر علیہ السلام ابو داؤد مسئلہ من ادنیٰ ایس بد فیس عا
 دنیباً مقدسہ من غارہ اسلام بدلت شہادۃ الزور بالاشراک باللہ ابوداؤد مسئلہ من قطع اخی امر مسلم بمیزۃ فقد
 ادیب اللہ لہ غارہ رحم علیہ الجنۃ مسئلہ ان اللہ تعالیٰ یوم علی العبد وکن علیک علیس فانما علیک امر
 نفس حی اللہ و تم لوکیل ابو داؤد مسئلہ ن لیس علی اللہ علیہ وسلم علیس لعلی تجتہد لک اللہ و لو انک لو
 قر صدقہ لک لا تقصدوا فیہ الا فی الامار و لا الا ذلک و لا یجوز ان یجوز و لا یجوز و لا یجوز و لا یجوز و لا یجوز و لا یجوز
 ابو داؤد

سفر

معاملہ۔ راہ میں سواری کے جانور کو کہیں کہیں گھاس چرنے چھوڑ دیا کرو اور اگر خشکی کا زمانہ ہو اور گھاس نہ ہو تو راہ میں حرج مت کرو۔ جلدی منزل پر پہنچ کر اس کے کھانے پینے کا انتظام کرو۔ اور جہان ٹھیرنا ہو سڑک کو چھوڑ کر ٹھیر دو معاملہ جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔ معاملہ جب کام ہو چکے جلدی اپنے ٹھکانے آ جاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو معاملہ شب کے سفر میں منزل جلدی کشتی ہے۔ معاملہ سفر میں مصلحت یہ ہے کہ بر فیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار اختلاف ہو جاوے تو فیصلہ آسان ہو۔ معاملہ سالار تافلہ کو چاہیے تمام مجمع کا خیال رکھے کوئی چھوٹ تو نہیں گیا کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے معاملہ قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے۔ سب قریب قریب مل کر ٹھیریں اگر کسی پر آفت آوے دوسرے مدد تو کر سکیں۔ معاملہ اگر بوجہ قلت ساریوں

۱۱۔ اناسا فرم فی الغصب فاعطوا الابل من الارض اذا سافرتم فی استنہ فرحوا بعلہا بئر طاغافا فرم ہا بل فاجتنبوا الطرق الملتطرق الروابی مادی الواسع بالیل ۱۲۔ سلم لکھو لعلیم اناس مانی الماعدة ما اعلم ما صاحب بیل ماعدة ۱۳۔ بخاری لکھو انفر ففقد من الغنایہ شیخ احمد کم زمرہ طعام وشراب فاذا فقیہ ہتہ من وجہ تغلیب الامل ۱۴۔ متفق علیہ لکھو علیکم بالکسۃ فاذا من تلوی بالیل ۱۵۔ ابو داؤد لکھو اذا کان لک فی سفر فلیکم وامنکم ۱۶۔ ابو داؤد لکھو من جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجھف فی البصر فرجی الضعیف ویرث ویرجوہم ۱۷۔ ابو داؤد لکھو وان تفرکتم فی ہذا ما شایہ ولا دینہ انماؤکم من الشیخان ۱۸۔ ابو داؤد ۱۹۔ لکھو کنایم بدلی لکھو علی بصر کما فی الروایۃ وعلی ابن طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان لکنا باہر حنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال حنہ حنہ قال انما باقوی منہ وانا باحنہ من الابرار کما ۲۰۔ شرح استنہ

امن دیکر بدعہدی کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے معاملہ ایچی کو کبھی قتل نہ کرنا چاہئے۔ معاملہ اخضائے واردات جرم ہے معاملہ جو شخص کا فر علیہ ظلم کرے یا اس کے حقوق میں کمی کرے یا اس کو بے موقع تکلیف دے یا اس کی ناراضگی سے اس کی چیزیں جاوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت میں اس پر دعویٰ دائر فرمائیں گے۔ معاملہ اگر جانور ذبح کرنا ہو تو چھری خوب تیز کر دو۔ اس کو ترسا کر مت مارو۔ گلا گھونٹنے میں جانور کو کس درجہ اذیت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو حرام فرمایا ہے۔

معاملہ گٹا ایذا پہنچانے والا جانور ہے۔ غریب پر دیسی کی کس طرح ناگہم لیتا ہے اور اس میں ایک نصلت ایسی بڑی ہے کہ قومی ہمدردی نہیں۔ اپنی جسمانی جنس کو دیکھ کر کس قدر ناراض ہوتا ہے۔ اس وجہ سے بلا ضرورت اس کا پانا ممنوع قرار دیا گیا ہے معاملہ جانوروں کو باہم لڑانا جیسے مرغوں بکروں کو لڑاتے ہیں ممنوع کیا گیا۔ معاملہ اکثر اوقات شکار میں مشغول رہنا آدمی کو بیکار اور بد عقل کر دیتا ہے اپنے ضروری کاموں سے جاتا رہتا ہے

۱۱۰ دکنک قاتلہ سورہ تفسیر قال عبد اللہ تعفت لستہ ان الرسل وفتی ۱۱۱ احمد شلہ من حج حال قاتلہ شلہ ۱۱۲ ابوداؤد ۱۱۳ الامن ظلم معاہلہ او تم قبیحہ او کلفہ فوق طاقت و خذ حقہ فیما یرحب نفس ۱۱۴ لانا و یجتم فاحسوا الذبح و لہذا حکم شفرہ و یرج ذبیحہ ۱۱۵ سلم ۱۱۶ من اقلنی کلما ۱۱۷ کلب ۱۱۸ اذ صار لفق من غلہ کل یوم قیرا طان ۱۱۹ صلی علیہ ۱۲۰ نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القویث بن ابیہائم ۱۲۱ ترمذی ۱۲۲ من ۱۲۳ جمیع حدیث ۱۲۴ ترمذی ۱۲۵

آداب معاشرت و خورد و نوش

ادب۔ اگر سالن میں کسی گر پڑے تو اس کو غوطہ دے کر پھینک دو پھر اگر دل چاہے تو کھانا کھاؤ کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری دوسرے میں شفا ہے نہ ہریلے بازو کو اول ڈالتی ہے۔ دوسرے بازو کے ڈالنے سے اس کا تدارک ہو جاوے گا۔ ادب بسم اللہ کے کھانا شروع کرو۔ ادا دہنے ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ البتہ اگر اس برتن میں کھانے کی چیز خاکئی طرح کا پھل، میوہ، شیرینی اس وقت جو مرغوب ہو جس طرف سے چاہو اٹھاؤ۔ ادب جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگائی پڑیں اس کو تین انگلی سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔ ادب برتن میں اگر سالن بچے تو اس کو بھی صاف کر لیا کرو۔ اس سے برکت ہوتی ہے۔ ادب اگر راتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھاؤ۔ کبریت کر دیہ سگریٹ نعمت ہے ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔ ادب کھانا تو وضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ حکیموں کی طرح نیکہ لگا کر مت کھاؤ ادب اگر کھانا کم ہے اور آدمی

۱۔ الادب فی الباب فی انار احمد کم غلبہ کلمہ بطرحہ کان فی ادب جناحہ شعار ذی الاعمالۃ۔ بخاری
۲۔ بسم اللہ کل یحیک وکل ما یک۔ متفق علیہ یا مکرش لیل من حیث شئت فانہ یطیر لیل وادہ تریک
۳۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأکل یثبۃ اصابعہ ویبقی یدہ قبل ان یمسحہا بہ وسلم ان ابیہ امر شیخ
۴۔ اصابعہ وارضفۃ وقال انکم لاتدرون فی آذیہ البرکۃ۔ مسلم۔ فانما سقط من احدکم العثرۃ فلیطہ بالاقربا
من اذی ثم یأخوہ ۱۷ مسلم۔ قال ابن ابی شیبہ علیہ السلام فاکل منکما بخاری سلمہ طعاما وادیکفہ
۱۸ ثنین یخفی بالاربعة یخفی الثانیۃ ۱۹ مسلم۔

کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے۔ ادب جب کھانا کھا چکو تو پہلے دستریوں
اٹھاؤ۔ خود اس کو چھوڑ کر اٹھنا خلافت ادب ہے اور اگر اپنے ساتھی سے پہلے
کھا چکو تب بھی اس کا ساتھ دو۔ تھوڑا تھوڑا کھاتے رہو۔ کہیں تھکائے اٹھنے
سے وہ جھوکا نہ اٹھ کھڑا ہو اور اگر کسی وجہ سے اٹھنا ہی ضرور ہے تو اس سے غلہ
کر دو۔ ادب یہاں کو گھر کے دروازے تک پہنچانا سنت ہے ادب
پانی ایک سانس میں مت پیو، تین سانس میں پیو، اور سانس لینے کے وقت
برتن منہ سے جدا کرو۔ اور پانی بسم اللہ کہہ کر پیو، اور پی کر الحمد للہ کہو۔
ادب یہ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو،
جس سے دفعتاً زیادہ پانی آجھلنے کا احتمال ہے یا اندیشہ ہے کہ اس میں سے
کوئی سانپ بچھو نہ آجائے ادب یہ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت
پیو ادب یہ چاندی سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے ادب
پانی پی کر اگر دوسروں کو بھی دینا ہو تو داجنے والے کو پہلے دو پھر اپنے
داجنے والے کو ساسی طرح دو ختم ہونا چاہیئے ادب یہ کنارہ ٹوٹے

[illegible]

دامنی آستین پہلے پہنوں علی ہذا۔ ادب :- کپڑا پہن کر اپنے مولیٰ کا اس صرح
شکر یہ ادا کرنے سے بہت سے گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ کَسَانِیْ هَذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا ثَوَدَ۔

ادب :- امیروں کے پاس زیادہ بیٹھنے سے دنیا کی ہوس بڑھتی ہے عمدہ
پوشاک کی فکر ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ جب تک کپڑے میں پیوند نہ لگیا دے
اس کو پانا نہ سمجھے۔ ادب :- کپڑے میں نہ اس قدر زینت و اہتمام کرے
کہ محنت نما ہونے لگے کہ ریا اور تکبر ہے اور نہ بالکل بد حیثیت میلان لگے
کہ نفرت کی ناسکری ہے سادگی کے ساتھ تو سطر کے ادب :- اپنی وضع
چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع و پوشش سے ایسی نفرت ہونی چاہئے جیسا کہ
مرد کو انگیا بیٹھے کے پہننے سے جو کہ عورتوں کی وضع ہے۔ ادب :- عورت کو
باریک کپڑا پہننا گویا تنگ پہنا ہے۔ ادب :- اگر تانا ریشم کا اور باناسوت کا جو
تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ادب :- مرد کو سونے کی انگشتری پہننا حرام ہے۔
البتہ چاندی کی انگشتری کا مضائقہ نہیں مگر ساڑھے چار ماشے کم ہونا چاہئے

۱۱۹۰ھ میں ثواب قتل الحمد للہ ان کی کسان ہذا اور رقیہ من غیر حلی منی رلا قوہ خفر لہ فاقم من ذنبہ فاقم
ابوداؤد ۳۱۰۰ ایک مجلس میں زیادہ دستہ تھے ثواب حق ترفیعہ ترمذی ۳۱۰۰ ان البدایہ من الایمان ۱۱
ابوداؤد ۳۱۰۰ میں ثواب شہرہ فی الدنیا عند ثواب نہ لایوم فیہ ۱۱۲ احمد وابن ماجہ ابن عبد الحکیم ابن یزید ثواب
۳۱۰۰ ترمذی ۳۱۰۰ میں ثواب یوم فوجہم ۱۱۲ احمد ابوداؤد ۳۱۰۰ ان اسباب ثوابی بکروان علی ذول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم و علیہا یا باقی فاعرض عنہا ابوداؤد ۳۱۰۰ عن ابن عباس قال انما انبی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الثوب الصمت عن الحریر قال انکم و سدا ما لثوب قلاباس بر ۱۱۲ ابوداؤد ۳۱۰۰ عن تخم الذهب ۱۲
مسلم قلل من ورق ولا تتر متقالہ ترمذی ۳۱۰۰

دال اور ہنراد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

خواب

ادبیت :- اگر وحشت ناک خواب نظر آوے تو بائیں طرف تین بار متھکا دو اور تین بار اے کوئی یا اللہو میں الشیطان الشریچمہ پڑھو اور جس کدوٹ پر بیٹھے ہوں اسکو بدل ڈالو اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کچھ ضرر نہ ہو گا۔ ادبیت :- اگر خواب کہتا ہو ایسے شخص سے کہ جو جو قاتل ہو یا دوست ہو تا کہ بری تعبیر نہ کرے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہوتا ہے۔ ادبیت :- جھٹا خواب کسی مت بناؤ بڑا سخت گناہ ہے۔

سلام

ادبیت :- باہم سلام کیا کرو۔ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ادبیت :- سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جاوے اسکو سلام کرو۔ ادبیت :- سوار کو چاہئے کہ پیادے کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھنے والے کو اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر زیادہ عمر والے کو ادبیت :- جو

اللہ اذاری اور کم رویا بیکرہ یا غیبی حق من یارہ فشاو سیتقدرا اللہ من الشیطان ویتجول من جسدہ الذی کان علیہ وسلم ولا یجد شربا علیہ فاشا لا تقوہ متفق علیہ رحمۃ اللہ علیہ بل طارما لم تبر فاذا جرت دھرت صاحب کمال وہ تعصبا لوالی دادی و ذی طای ابو اللہ ان من افری الفری ان یو الزہل عینیہ الم تر یا بخاری رحمۃ اللہ علیہ انکم علی شیء اذا فتنتمہ تمائم افشاہم حکیم سلم رحمۃ اللہ علیہ و تفرقت السلام علی من عرفتم و علی من لم تعرفوا متفق علیہ رحمۃ اللہ علیہ رب الی الناس و الی الناس علی التامہ و التامہ علی من عرفتم و علی من لم تعرفوا متفق علیہ رحمۃ اللہ علیہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ان اولی الناس باللہ من

شخص ابتدا بسلام کرتا ہے اسکو زیادہ ثواب ملتا ہے اور آپ اگر کسی شخص میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے اسی طرح کسی شخص میں سے ایک شخص جواب دیتے ہیں ہے۔

استیذان

اوپر اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدوئے اطلاع و اجازت کے اس مکان میں مت جاؤ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور زمین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے جاؤ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکار سے نہ بٹھنے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص مجلس عام میں بیٹھا ہے اس کے پاس جانے کیلئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔ اور آپ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون تو یوں مت کہو کہ میں ہوں بلکہ اپنا نام بتاؤ کہ زید ہے مثلاً

مُصَافِحہ و مُعَالَفہ و قیام

اور آپ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں اور مشافحہ محبت سے معاف کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ مشہوت حرام ہے۔

لکھنؤ کی محرم الحرام ۱۲۸۵ھ میں مولانا محمد امجد علی صاحب دہلوی نے فرمایا کہ لا تَدْخُلُوا بِلِیْلِ فِرْعَوْنَ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا عَلَیْهِمَا اَللّٰهُ یَا اَسْتَغْفِرُ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اَعَدَّ لَکُمْ شَاقَّ فِیْ ذٰلِکَ فَدِیْجٍ وَتَتَّقِیْ رِیْلَیْ جَوَالِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْہِ سَلَامٌ فَتَقَالُ سَازُوْنٌ عَلَیْهِ اِیْضًا نَعَمْ ۝ لَکُمْ لَکُمْ عَنْ جَابِرٍ قَالَتْ اَتَیْتُ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَاَتَمَّنَّ دِیْنَ کَانَ عَلَیَّ بَیْ فَرَغْتُ اَبَابَ فَعَالَیْ مِنْ مَخَافَتِیْ اَلَا تَقَالُ اَنَا لَکُمْ کَرِیْہًا فَتَقَالُ عَلَیْہِ لَکُمْ فَخَافَیْتُ سِیَّاسَتِیْ ۝ لَکُمْ فَتَقَالُ اَلَا تَقَالُ اَنَا لَکُمْ کَرِیْہًا فَتَقَالُ عَلَیْہِ لَکُمْ فَخَافَیْتُ سِیَّاسَتِیْ ۝ اَلَا تَقَالُ

ادارہ مجلس

ادب :- بے ضرورت لب لعل کی منت نہ کیٹھو۔ اور اگر بضرورت سہراہ بیٹھنا ہو تو
ان امور کا لحاظ رکھو : نامحرم کو مت دیکھو کسی راہ چلنے والے کو تکلیف مت دو نہ اس
کا راستہ تنگ کر دو جو شخص سلام کرے اس کا جواب دو۔ نیک بات بتلاتے رہو بری
بات سے منع کرتے رہو۔ اگر کسی پر ظلم ہوتا دیکھو اٹھ کر مدد کرو کوئی ماہ بھول گیا ہو
اس کو راہ بتلا دو۔ اگر کسی کو سوار ہونے میں یا اسباب لانے میں میںیں کی ضرورت
ہو اس کی مدد کرو۔ ادب :- کسی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ مت بیٹھو
ادب :- جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر پہلا جاوے اور پھر چلبلی دا پس آکر بیٹھنے
کا ابادہ رکھتا ہو وہ جگہ اسی کا حق ہے دوسرے شخص کو وہاں نہ بیٹھنا چاہیے۔

ادب :- صدر مجلس کو مناسب ہے کہ اگر کسی ضرورت سے مجلس سے اٹھنا ہو اور
پھر آکر بیٹھا منظور ہو تو اٹھتے وقت کوئی چیز رومال حمامہ وغیرہ واپس چھوڑے
تاکہ حاضرین کو معلوم ہو جادے ادب :- جو دو شخص قصداً مجلس میں ایک
جگہ بیٹھے ہوں ان کے درمیان میں بلا ان کی اجازت کے مت بیٹھو۔

[illegible]

منہ پر خوشامد سے اس کی تعریف مت کرو۔ اسی طرح اگر غائبانہ بھی تعریف کرنا ہو تو اس میں مبالغہ اور لقیعی دعویٰ مت کرو کیونکہ حقیقت حال تو اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے بلکہ یوں کہو کہ میرے علم میں فلاں شخص ایسا ہے اور یہ بھی اس وقت کہو جب اس کو اپنے علم میں دیا سمجھتے بھی ہو اور **اوپ** غیبت کسی مت کرو اس سے غلط گناہ کے ذہری طرح طرح کے فساد پیدا ہوتے ہیں اور حقیقت غیبت کی یہ ہے کہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو اس کو ناگوار ہو اگرچہ وہ بات اس کے اندر موجود ہی ہو۔ اگر وہ بات اس میں نہیں ہے تو وہ غیبت سے بھی بڑھ کر بہتان ہے۔ اور **اوپ** اگر اتفاقاً غلبہ نفس و شیطان سے کوئی معصیت سرزد ہو جاوے تو اس کو گاتے مت پھرو۔ اور **اوپ** بحث و مباحثہ میں کسی سے مت الجھو۔ جب دیکھو کہ مخاطب حق بات نہیں مانتا تو خاموش ہو جاؤ اور ناحق سخن پروری تو بہت ہی بری ہے۔ اور **اوپ** بعض لوگوں کے ہنسنے کیلئے جھوٹی باتیں بنانے کی عادت مت ڈالو۔ اور **اوپ** جس کلام سے نہ کوئی ذہنی فائدہ ہو نہ دینی اس کو زبان سے مت نکالو۔ اور **اوپ** اگر کسی

۱۳۱ من ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اعدون ما یبغضہ قالوا اللہ ورسولہ علم قال وکک
اھاک بما یرکہ فیل فریبتہ ان کان فی انعمی ما اقول قال ان کان غیر ما تقول فقد حقیبوان لم یکن ذیرہ ما تقول
قد جہرہ وسلم ۱۳۲ ان من الجاہلۃ ان یعمل للربل باھل عمل ثم یصحی و قد سوا اللہ فیقول باطلان یحلت
بہا و قد کذا و کذا ۱۳۳ متفق علیہ ۱۳۴ من ترک للکذب وجوباً بطل بیحار لہ فی بعض الجہتہ ومن ترک ما مدہ بہ الحق
بما لہ و فی وسط الجہتہ ۱۳۵ ترمذی ۱۳۶ دین لمن یدرت الذکب یطعکما بہ القوم دین دین لہ ۱۳۷
ترمذی ۱۳۸ من حسن اسلام المرء ترک ما لا یحسنہ ۱۳۹ مالک ۱۴۰ من غیر لافہ بذنب لم یریت
۱۴۱ ترمذی ۱۴۲ ترمذی ۱۴۳

شخص سے کوئی خطا گناہ ہو جائے اس کو دوسری سے نصیحت کرنا تو اچھی بات ہے مگر بعض اہل کی تحقیر کی غرض سے اس کو ملامت کرنا، عار دلانا بری بات ہے ڈرنا چاہیے کہیں نامح صاحب اسی بلا میں نہ مبتلا ہو جاویں اور آپ نصیحت جیسے زبان سے ہوتی ہے اسی طرح کسی کی نقل اتارنے سے بھی بلکہ یہ زیادہ قبیح ہے مثلاً آنکھ دبا کر دیکھنا، ٹنگڑا کر چلنا۔ اور آپ زیادہ مت ہنسواں سے دل خروہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس میں قنوت و خلعت آجاتی ہے۔ اور چہرے کی رونق باقی رہتی ہے اور آپ جس شخص کی نصیحت ہو گئی ہو اور اس سے کسی وجہ سے معاف کرنا دشوار ہو تو دوسرے وجہ اس کا علاج یہ ہے کہ اس شخص کے لئے اور اسکے ساتھ اپنے لئے استغفار کرتے رہو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ انکے لئے آگاہی دے گا۔

اور آپ جیسا وعدہ مت کر دیتے کہ بچے کے پہنانے کو بھی جھوٹ مت کہو کہ تجھ کو مٹھائی دیں گے بکٹ دیں گے۔ اگر کہو تو دینے کی نیت رکھو۔ اور آپ کسی کا دل خوش کرنے کیلئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دوا میں کامیاب نہ رہو۔ ایک یہ کہ جھوٹ نہ بولو۔ دوسرے یہ کہ اس شخص کا دل آزر دہ مت کرو یعنی اگر وہ برا ماننا ہے تو ہنسی مت کرو۔ اور آپ بہ حسب نسب یا

اللہ احب الی حکمت اعدا ان لی کفر کلاماً ترجمہ ایک ذکرۃ اللہ کا یہ بیت الغیب و
یہ صیب خود الوہید یہی اللہ صلی علیہ وسلم ان یستغفر لہم وغیر لاطرہ صلی اللہ
ادفوا اعدائکم یہی اللہ صلی علیہ وسلم لیسوا کتب علیک کذبہ اعداؤ اللہ کا لایا رسول اللہ صلی
تو عبتا قال انی لاول احبہ ترجمہ لانا ما خاک فلاتا ترجمہ ترجمہ اللہ ان اللہ صلی علیہ
ان کو اعدا کرتے تو بغیر اعدائے اللہ صلی علیہ وسلم

لو کسی کمال پر شیخی مت بگھارو۔

حقوق و خدمتِ حلق

ادب۔ ماں باپ کی خدمت کرو۔ گروہ کا فری ہوں اور انکی اطاعت بھی کرو۔ تنگ کنہہ رسول کے خلاف نہ کہیں ادب۔ کسی کے ماں باپ کو برا کہنا جسکے جواب میں وہ اسکے ماں باپ کو برا کہے گا یا خود اپنے ماں باپ کو برا کہنا ہے۔ ادب والدین کی خدمت کا یہ بھی تمہ سمجھنا چاہیے کہ بعد ان کے انتقال کے انکے غمے واں سے ملوک و احسان کیا جائے۔ ادب اعزہ و اقارب سے ملوک کر مار چہ وہ تم سے بد ملوک کریں۔ ادب۔ ادا کے حقوق کھلتے اپنے مسئلہ قرابت کی تحقیق کرو۔ ادب۔ بخلاف کاحق بھی مثل ماں کے ہے ادب۔ اگر ماں باپ ناخوش مر گئے ہوں تو ان کے لئے ہمیشہ دعا و استغفار کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان کو رضا مند کر دیں گے۔ ادب۔ بچپا کاحق مثل باپ کے ہے۔ ادب۔ بچہ بھائی کاحق مثل باپ کے ہے۔ ادب۔ بیوں تو ادا لاو کی پرورش کا ثواب ہی ہے۔

اسکے و صاحبہانی اللہ یا معروفہ و تابعہ سبیل میں اکابر اللہ اللہ و صاحبہ بنت ابی بکر کات خدمت علی دی و ہا
مشرکہ فی عبد قریش فقلت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اسی خدمت علی دی و ہا راختہ فاسلمہ قال نعم صلے
متفق علیہ سلمے میں کہا کہ تم ارجل ملکہ یہ قالوا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارجل ملکہ فاسلمہ یا رسول اللہ
یسیب امر یسیب امر سلمے ان میں ایرابر ملکہ ارجل ملکہ و ہا یہ یحییٰ بن یحییٰ سلمے یس او اس بالاف
و کھی او اس بالاف فقلت رحمہ اللہ یا بخاری سلمے فقلت ان ہا فکم تصلون ہا را حکم ہا ترسند ی
اسکے قالہ ہا فکم مالا قال نعم قال فہا ہا ترسند ی سلمے ان بعد المیرتہ واللہ واحد ہا و ہا ہا
فاق فلزائل یہ و ہا و یستغفر لہا جتہ اللہ ہا ہا یسیب حق سلمے فکم ارجل ملکہ ہا متفق علیہ سلمے حق
کیہ و انوۃ علی صغیر حق الولد علی والدہ ہا یسیب حق سلمے من حال جاریہ نے بغا جاریہ ام غیرہ اناد ہو
کہنا و سلم

مت گوارا کرو۔ ادب سے کسی کو دکھ مت دو۔ ادب سے جوابات اپنے لئے پسند کرتے
 ہو دی دوسرے کیلئے پسند کرو۔ ادب سے جس جگہ صرف تین آدمی ہوں دو آدمی تیسرے
 سے علیحدہ ہو کر سرگوشی نہ کریں۔ وہ یہی سمجھے گا کہ میرے بارے میں کچھ کہتے سنتے ہونگے
 اس سے اس کو رنج ہوگا۔ اگر ایسی ہی کوئی ضروری بات کہنا ہے تو ایک اور شخص کو
 کہیں سے بلا لیں یہ دونوں علیحدہ ہو جائیں، وہ دونوں علیحدہ۔ ادب سے
 کی خیر خواہی کرو۔ ادب سے مخلوق پر رحم و شفقت رکھو۔ ادب سے چھوٹوں پر بہرہ رسانی
 بڑوں کی تعظیم کرو۔ خصوصاً بوڑھوں کی۔ ادب سے اگر تمہارے رو بہ روی کسی کی غیبت
 ہوتی ہو حتی الامکان اس سے روکو۔ اس کی طرف سے جواب دو۔ ادب سے کسی میں
 کوئی عیب دیکھو بلطف و نرمی اس کو مطلع کرو ورنہ دوسرا شخص اس کو دیکھ کر رسوا
 کرے گا۔ ادب سے اپنے دوستوں اور رفیقوں سے اچھی طرح پیش آؤ۔
 ادب سے ہر شخص کے رتبے کے موافق اس کی قدر و منزلت کرو سب کو ایک لکڑی مت
 بانجو۔ ادب سے بڑی سگدلی کی بات ہے کہ تم پیٹ بھر کر بیٹھو اور تمہارا پیڑ دی بھوکا پڑا ہے
 ادب سے غرض کی دوستی بالکل مسیح ہے محض اللہ کے واسطے بے غرض دوستی و محبت رکھو

اللہ والی مذکورہ ذکر شہر جبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم اہل بیت علیہم السلام ائمہ ثلاثہ و ائمہ اربعہ علیہم السلام
 متعلق علیہ السلام اذ انکم ملکہ فلو تاج انان دون لکھرتے یختلوا بان من اجل ان یجزوا متفق علیہ علیہ السلام
 انصیرتہ متفق علیہ السلام ار حسان فی الامور حکم من فی اسارہ ابوہ اذ لکھتہ میں خاص لم یرحم منیرہ دن لم
 یقر بکینہ ترمذی ہاکرم شاب شیخنا من اجل سنہ او قبح اللہ من یرکبہ ترمذی لکھتہ من قیب
 عندہ خود لم دہو قہر من نصو قہر و نصو قہر فی الدنیا و الآخرة شروح السنہ لکھتہ من احد کم مرآۃ اخیرہ فکان الی
 برازی فی طرہ ترمذی لکھتہ خیر اصحاب عند اللہ خیریم صاحبہ ترمذی لکھتہ انہ لکھتہ من ماز لکھتہ من لکھتہ
 لکھتہ میں ان من بالذی شیخ و حارہ جات الی جبرہ بیقی لکھتہ ان اللہ یقول لام یقربان اتحدون لجلال الیوم الیوم

ادب نامہ دانا اس کو سمجھو جو تجربہ کار ہو۔ ادب نامہ ہر امر میں توسط ملحوظ رکھو ادب نامہ
 تم سے کوئی مشورہ لے وہی صلاح دو جس کو اپنے نزدیک بہتر سمجھتے ہو ادب نامہ کفایت
 اور اتھام سے خرچ کرنا گویا آدمی معاش ہے۔ لوگوں کی نظروں میں محبوب رہنا کسی شخص
 عقل ہے اور اچھی طرح کتنی کام دیانت کرنا گویا نصف علم ہے ادب نامہ لوگوں سے نرمی خوش
 خلقی سے پیش آؤ ادب نامہ۔ لوگوں سے ملنا اور ان کے کام آنا اور ان کی اپنا پر فخر استقلال
 کرنا اس سے بہتر ہے کہ گوشہ عافیت میں جان بچا کر بیٹھ رہے اور کسی کے کام نہ آدے
 البتہ اگر نفس کو بالکل برداشت نہ ہو تو لا چاری ہے۔ ادب نامہ غصے کو جہاں تک ہو سکے مذکور
 ادب نامہ تواضع سے رہو بجز ہرگز مت کرو۔ ادب نامہ۔ لوگوں سے اپنا کہا نہ لایا دیا
 معاف کرلو ورنہ قیامت میں بڑی مصیبت ہوگی۔ ادب نامہ دوسروں کو بھی نیک کام
 بتاتے رہو، بری باتوں سے منع کرتے رہو۔ البتہ اگر بالکل قبول کرنے کی امید نہ ہو یا
 اندیشہ ہو کہ یہ اپنا پہنچائے گا تو سکوت جائز ہے مگر دل سے بری بات کو برا سمجھتے رہو

شیخ الفیہ الحدیث تجربہ "ترمذی رحمہ اللہ" اقتداء بحسبہ من حسن و عشرین جود من المنبتہ
 ابو داؤد رحمہ اللہ المستشار من "ترمذی رحمہ اللہ" الاقتداء بالانقضاء نصف العیشتہ
 والتود والانس نصف العقل ومن سئل نصف العلم "بیہقی رحمہ اللہ" علیک بارق
 "مسلم ابی حسن بنی" مسلم رحمہ اللہ العلم الذی یناط الیہ ویبصر علی اقام
 افضل من الذی لا یناط بہم ولا یبصر علی اقام "ترمذی رحمہ اللہ" من کلم فیما وہو
 یفرد علی بن یفہد و ماہی رحمہ اللہ من الخلق یوم القیمۃ حتی یخیر فیہ ای الحمد للہ "ترمذی
 رحمہ اللہ" من تواضع اللہ رحمہ اللہ من تجرد فی اللہ "بیہقی رحمہ اللہ" من کانت لہ عقل و خیر
 من عیض او شیء فلیست لہ منہ ایوم قبل ان لا یکون دینا ولا دہم "بخاری رحمہ اللہ" انقضاء
 بالمعروف و تنہا عن المنکر حتی اذا ارجح شأنا علی قولہ فلیک بجماعہ لک مع امر العوام تنہا

سلوک و مقامات

اس میں چند باب اور ایک فائدہ ہے فائدہ جلیلہ صحت طریقہ اہل
تصوف کے بیان میں اول تو اوپر کی تقریب سے اس طریق کی صحت معلوم ہو چکی ہے
مگر چونکہ اکثر خشک مزاج اس طریق سے انکار کیا کرتے ہیں اس لئے زیادت
تقویت و تائید کے لئے بالاستقلال مختصر مذکور ہوتا ہے قَالَ اللہ عن
وَجَلْ نَفْهِنَهَا سَلِيمًا - وَقَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وَلَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنْ اَكْثَرِ مِثْلِ هَذِهِ فَاَنْ يَكُ فِي امْتِحَانٍ اَحَدٍ
فَاَنْدَ عَمْرٍ مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ وَقَالَ اللہ تَعَالٰی وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا
بَعْضُ عَارِفِينَ كَا قَوْلٍ هُوَ كَهَبٍ كَوْعَلْمٍ بَاطِنٍ سے کچھ بھی حصہ میسر نہ ہوا سکے
خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے اور ادنیٰ حصہ یہ ہے کہ اسکی تصدیق اور تسلیم کرتا ہوا
حکمر کی یہی کافی سزا ہے کہ وہ اس سے محروم ہے۔

بادشاہی گوید اسرار عشق وستی + بگزار تا بیدار و رنج خود پرستی

یہ خلاصہ ہے امام غزالی کے ارشاد کا کہ قَالَ رَسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مَلِكٌ فَرَّاهُ اللہ تَعَالٰی نے پس بھلائیام نے وہ واقعہ بیان فرمایا کہ کہ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے توفیق
عند سے جس تم سے بیشتر متوں میں صاحبان امام پس اگر ہے میری امت میں کوئی وہ عرض ہیں اور فرمایا اللہ تَعَالٰی نے
اور سکھایا ہے ہم نے اپنے پاس سے ان کو علم ۳ ملے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی
اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر تمہارے نہیں دیکھتے تو وہ تو نہیں دیکھ ہی رہا ہے ۵

الاحسان ان تعبدوا الله کانک تراء فان لم تکن تراء فانہ
یراءک۔ اس کو بعد ایمان و اسلام کے ارشاد فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ
علاوہ عقائد ضروریہ و اعمال ظاہرہ کے کوئی اور چیز بھی ہے اس کا نام اس
حدیث میں احسان آیا ہے اور اس کی حقیقت بیان فرمانے سے معلوم ہوا کہ
وہ یہی طریق باطن ہے کیونکہ بدون اس طریق کے ایسی صغوری ہرگز میسر نہیں ہوتی
اور لاکھوں مقبرہ آدمیوں کی شہادت موجود ہے جس کے غلط ہونے کا عقل کو احتمال
نہیں ہو سکتا کہ ہم کو اہل باطن کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی حالت اپنے باطن میں
عقائد و فقہ کے علاوہ محسوس ہوتی ہے۔ جو پہلے نہ تھی اور جس حالت کا اثر یہ ہے
کہ طاعت کی رغبت اور معاصی سے نفرت، عقائد کی پختگی و رد و افزودن ہے یہ بھی
نہایت قوی دلیل ہے کہ طریق باطن بھی کوئی چیز ہے اس کے علاوہ زندگیوں کے شفاء
و کلمات اس وجہ منقول ہیں جن کی انتہا نہیں اگرچہ یہ کوئی قوی دلیل نہیں،
مگر استقامت شرع کے ساتھ اگر خرق عادات ہوں تو صاحب خوارق کے کمال
ہونے پر اطمینان بخش ضرور ہوتے ہیں۔ یہ خلاصہ ہے قاضی ثناء اللہ کے ارشاد
کا۔ بہر حال بہت کا مقتضا تو یہ ہے کہ صاحب ذوق ہو۔ اگر اتنی تو مہنت نہ
ہو تو خدا کے لیے انکار تو نہ کر دو۔

پہلا باب بیعت میں

عادتہ علماء یوں ہی جاری ہے کہ کوئی کمال مقصود بدون استاد کے حاصل نہیں ہوتا تو جب اس راہ میں آنے کی توفیق ہو استاد طریق کو ضرورتاً تلاش کرنا چاہیے جس کے فیض تعلیم و برکت صحبت سے مقصود حقیقی تک پہنچے۔

گر ہوائے این سفر داری دلا دامن رہبر بگریہ و پس برا
درا دوات باش صادق و غیرہ تابیا بی گنج عرفان و اکید
ہے رفیق ہر کہ شد در راہ عشق عمر گذشت و شد آگاہ عشق!

جو کہ بدون علامت تلاش ممکن نہیں اس لئے اس مقام پر شیخ کامل کے شرائط و علامات مرقوم ہوتے ہیں، اہل علم شریعت سے بقدر ضرورت واقف ہونا جو کتب و تفسیر سے ہو یا صحبت علماء سے مافاد و معاند و اعمال سے محفوظ رہے اور طالبین کو بھی محفوظ رکھ سکے ورنہ مصداق ادخوش متن گم است کہ را رہبری کند کا ہو گا۔ عدم تقی ہو یعنی از کلاب کبار و اعلیٰ علی الصغار سے بچتا ہو سو م تارک دنیا راغب آخرت ہو، ظاہری باطنی طاعات پر مداومت رکھتا ہو، ورنہ طالب کے قلب پر برا اثر پڑے گا۔ چھلکام، مریدوں کا خیال رکھے کہ کوئی امران سے خلاف شریعت و طریقت ہو جاوے تو انکو تنبیہ کرے پنجم یہ کہ بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہو ان سے فیض و برکات حاصل کئے ہوں اور یہ ضرور نہیں کہ اس سے کراہت و حواشی بھی ظاہر ہوتے ہوں۔ سیف ضرور ہے کہ تارک کعب ہو دنیا کا ترس و طالع نہ ہو۔ آنا کافی ہے راز قول جمیل، ادب باقی متعلق اس کے

مثلاً آداب طالبِ دینی و حکم تعدد شیوخ وغیرہ مسائل جزیرہ میں بیان کئے جا دیں گے۔

فائدہ :- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاوہ بیعت اسلام وغیرہ وغیرہ کے مقامات سلوک کی بیعت بھی لی ہے کا نصیح لکل مسلم دان لا یخافوا فی اللہ لومة لائم وان لا یسئلوا الناس شیئاً پس اس کے سنت ہونے میں کوئی شک نہیں۔ بعدہ یہ جہاں شتبا بیعت خلافت کے سلف نے صحبت پر اتفاق کیا تھا۔ پھر فرقہ کی رسم بچانے بیعت جاری ہوئی۔ جب وہ رسم خلفا میں نہ رہی صوفیہ نے اس سنت مردہ کو پھر زندہ کیا۔ اہل حق رہی ابتدا اس لقب صوفی کی سو غیر اقرون میں تو صحابی، تابعی، تبع تابعی، امتیاز اہل حق کیلئے کافی القاب تھے۔ پھر خواص کو زیادہ عباد کہنے لگے پھر جب فتن و بدعات کا شیوع ہوا اور اہل زریح بھی اپنے کو عباد و زاد کہنے لگے۔ اس وقت اہل حق نے امتیاز کیلئے صوفی کا لقب اختیار کیا اور دوسری صدی کے اندر اس لقب کی شہرت ہو گئی۔ (قشیریہ)

سلف جیسے ہر مسلمان کے لئے زیرِ خواہی کرنا، اور اللہ کے حکم کے مقابلے میں کسی کی ملامت کا خوف دنیاں نہ کرنا اور لوگوں سے کچھ نہ مانگنا۔

دوسرا بابِ یاضت و مجاہدہ میں

اس میں دفعہ کن میں ماول مجاہدۃ اجمالی میں جاننا چاہئے کہ اصول اس کے چار امور میں قلت اہام، قلت طعام، قلت منام، قلت اختلاط مع اللذات، ان سب امور میں مرتبہ اولیٰ حسب تعلیم شیخ کامل ملحوظ رکھے۔ نہ اس قدر کثرت کرے جس سے غفلت و قنوت پیدا ہو۔ نہ اس قدر قلت کرے جس سے صحت و قوت زائل ہو جائے۔ غلامیہ یکہ نفس کے مطالبات و دھم میں حقوق و خطوط۔ حقوق وہ جس سے قوام بدن و بقائے حیات ہے۔ خطوط جو اس سے زائد ہے۔ حقوق کو باقی اور خطوط کو کافی کرے۔

فائدہ عظیمہ ماہ سالکان طریق نے حوزہ و علم کو اعلیٰ درجہ کا مجاہدہ قرار دیا ہے کہ اس سے نفس کو پستی و شکستگی حاصل ہوتی ہے جو کہ آثارِ عبودیت سے ہے اور یہ امر شاہد سے معلوم ہوتا ہے۔ یہاں سے یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ سنگ کو جو فیض پیش آجاتا ہے وہ علامت اس کے بعد و طرہ کی نہیں کیا عجیب اس کا تعنیہ و مجاہدہ مقصود ہو ہرگز اس کی شکایت نہ کرے۔ ہر تسلیم خم کر کے اپنا کام کرتا رہے۔

باغیاں گر بخیزدے محبت گل بایدش + بر خنائے خدا ہجران مہربان بایدش
ایدل اندر بند زلفش از پریشانی منال + مرغ ز پرک چمن بزم آفتاب بایدش
ابوعلی وفاق فرماتے ہیں: صاحب المحزون یقطع من طریق اللہ تعالیٰ ما لا یقطعہ من فقد حزنہ سنین البتہ فکر لا یعنی قلب کا سستی یا اس کر دیتی ہے۔

۱۔ جو اہم فریضہ ۱۱۔ حشر شریف میں ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متواصل الا حزان دائم
الحکۃ بیس و آخرہ ترمذی ۱۲۔ قیصر ۱۲

دوسرے لوگ رہائش یافتہ تھے۔ اس میں دو قسم ہیں۔ قسم اول اخلاق حمیدہ میں، اور دوسرے مقامات میں۔ توبہ، صبر، شکر، خوف، رجاء، زہد، توحید، توکل، محبت، شوق، اخلاص و صدق، مراقبہ، محاسبہ، تفکر، ہر ایک مقام کو ایک فصل میں بیان کیا جاتا ہے۔ مع اس کی دلیل اور ماہیت و طریق تحصیل کے یہ سب اجزاء العلوم سے لیا گیا ہے اور جو مضمون دوسری جگہ کا ہے اس پر حاشیہ لکھ دیا ہے۔

فصل ثوب میں۔ کہ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبہ نعمتاً۔ آیت و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الناس توبوا الی اللہ الحدیث۔ ماہیت، برخطا کو یاد کر کے دل دکھ جانا اور اس کیلئے لازم ہے اس گناہ کا ترک کر دینا اور آئندہ کو نچستہ ارادہ رکھنا کہ اب نہ کریں گے۔ اور خواہش کے وقت نفس کو روکنا۔ طریق تحصیل۔ قرآن و حدیث میں جو وعیدیں گناہوں پر آتی ہیں ان کو یاد کرے اور سوچے۔ اس سے گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہوگی۔ یہی توبہ ہے۔

احکام۔ اگر نماز، روزہ وغیرہ قضا ہوا ہو اس کی قضا کرے اگر بندوں کے حقوق ضائع ہوئے ہوں ان سے معاف کرائے یا ادا کرے۔

فصل صبر میں۔ کہ قال اللہ تعالیٰ یا ایہا الذین امنوا اصبروا و الا یہ و قال صل اللہ علیہ وسلم حبیب الامر مؤمن ان امر کلہ خیر و لیس خلک لاحد للثمن ان اصابتہ حواء و ان اصابتہ ضواء صبر فکان خیر اللہ و رواء مسلم۔

سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان کو توبہ کر۔ اللہ کی طرف توبہ خاص۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے توگرا اللہ کی طرف سے توبہ کر۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان والو! صبر کرو! اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبیب کو جس پر کہ اس کی ہر بات بہتر ہے، اور جس میں ہر چیز بہتر ہے، کو اگر تم سچے ہو تو کوئی صبر کیا۔ اور اگر سچے ہو تو صبر کیا۔ اس کے لئے بہتر ہے۔

ماہیت :- انسان کے اندر دو قوتیں ہیں، ایک دین پر ابھارتی ہے دوسری ہوائے نفسانی پر، سو محرک دینی کو محرک ہوا پر غالب کر دینا صبر ہے۔
 طریق تحصیل :- اس قوت ہوا کو ضعیف اور کمزور کرنا چاہیئے۔

فصل ۱۰ شکر میں اَللّٰهُ تَعَالٰی و اشکو والی۔ الآیۃ۔ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اصابتہ سر او شکر۔ رواہ مسلم وقد مر انفا
 ماہیت :- نعمت کو نعم حقیقی کی طرف سے سمجھنا اور اس سمجھنے سے دو باتیں ضرور پیدا ہوتی ہیں ایک نعم نے خوش ہونا، دوسرے اس کی خدمت گزار اور امتثالِ اوامر میں سرگرمی کرنا
 طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو سوچا کرے اور یاد کیا کرے۔

فصل ۱۱ رجا میں :- قال اللہ تعالیٰ لا تقنطوا من رحمۃ اللہ الآیۃ و قال رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کما ضاع عند اللہ من الرحمة ما قنط من جنتہ احد یقنی علیہ
 ماہیت :- محبوب چیزوں یعنی فضل و مغفرت و نعمت و جنت کے انتظار میں قلب کو
 راحت پیدا ہونا اور ان چیزوں کے حاصل کرنے کی تدبیر اور کوشش کرنا، سو جو
 شخص رحمت و جنت کا منتظر رہے مگر اس کے حاصل کرنے کے اسباب یعنی عمل صالح
 و کوبہ وغیرہ کو اختیار نہ کرے اس کو مقام رجا حاصل نہیں وہ دھوکہ میں ہے جیسے
 کوئی شخص تخم پاشی نہ کرے۔ اور غلہ پیدا ہونے کا منتظر رہے صرف ہوس خام ہے
 طریق تحصیل :- اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت اور رعایت کو یاد کیا کرے اور سوچا کرے

۱۲ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور شکر کر دیا ۱۳ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نا اُمید نہ ہو اللہ کی رحمت
 سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کافر بھی اللہ کی رحمت کا حامل جانے تو اس کی
 جنت سے نا اُمید نہ ہو۔ * * * * *

فصل شہ خوف میں ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا سَائِرَ النَّاسِ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَعَالَى الْإِلَهِاتُ فَتَقَاسَمُ بِهِ أَلْتَأْتُوا اللَّهَ بِغُلُوبٍ أَمْ يُلَاقِيكُمُ الْيَوْمَ الْمَلَأَةُ سَاحِقَاتٍ فَمَنْ يَمْلِكُ أَنْ يَقُولَ لِلْمَلَائِكَةِ اتَّقُوا اللَّهَ فَأَعْتَصِمُوا بِهِ حَبْلًا وَاحِدًا وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ

اللہ علیہ وسلم من خوف اویج بلغ المنزل الا ان منقذہ اللہ غالیۃ الا ان سلمۃ اللہ الجنۃ۔ رواہ الترمذی۔

ماہیت یہ قلب کو دردناک ہونا ایسی چیز کے خال میں جو ناگوار طبع ہو اور اس کے تئیں واقع ہونے کا اندیشہ ہو۔ طریق تحصیل یہ اللہ تعالیٰ کے قہر و قباب کو یاد کیا کرے اور سچا کہ فصل ۱۲ زہد میں ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ صِلَاحٍ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْيَقِينُ وَ

النَّهْدُ وَأَوَّلُ فُسَادِهَا الْبُخْلُ وَالْأَمَلُ۔ رواہ الیسعوی فی شعب الایمان۔

ماہیت یہ کسی رغبت کی چیز کو چھوڑ کر اس سے بہتر چیز کی طرف مائل ہونا مثلاً دنیا کی رغبت مللورہ کر کے آخرت کی طرف رغبت کرنا، طریق تحصیل یہ دنیا کے محبوب اور مفرتوں اور فقا ہونے کو اور آخرت کے منافع اور بقا کو یاد کرے اور سوچے۔

فصل ۱۳ توحید میں ہے۔ یہاں توحید معالی مراد ہے۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى دَانِلَهُ عَقْلَهُ

مَا تَعْمَلُونَ آيَةً۔ وَمَا تُشَاعِرُونَ إِلَّا أَنْ يُشَاءَ اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

عَلَيْهِ فَرَأَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

عَلَيْهِ فَرَأَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

عَلَيْهِ فَرَأَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

عَلَيْهِ فَرَأَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

عَلَيْهِ فَرَأَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

عَلَيْهِ فَرَأَى اللَّهُ تَعَالَى أَنَّ الْأُمَّةَ لَوَاجِقَتْ عَلَى أَنْ يَفْعُولَ شَيْءٌ

لَوْ نَفَعُكَ الْإِشْعَى قَدْ كَتَبَ اللَّهُ لَكَ وَلَوْ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ شَيْءٌ لَمْ يَضُرُّكَ شَيْءٌ قَدْ كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكَ. رواه احمد و الترمذی +
 ماہیت یہ یقین کر لیا کہ بدون ارادہ خداوندی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔
 طریق تحصیل یہ مخلوق کی عجز اور خالق کی قدرت کو یاد کرے اور سوچا کرے
فصل ششم میں ہے قال اللہ تعالیٰ وحلی اللہ فلیتوکل المؤمنون وقاتل
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واذا سألت فاسأل اللہ اذا استعنت
 فاستعن اللہ وعاہ احمد و الترمذی۔

ماہیت صرف دیکھنے کا راز پر قلب کا اعتماد کرنا طریق تحصیل اسکی غائبیوں
 اور مددوں اور اپنی گذشتہ کامیابیوں کا یاد کرنا اور سوچنا۔
فصل ہفتم محبت میں ہے قال اللہ تعالیٰ یحبہم ویحبونہ الا یتہ وقال
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب اللہ لقاءہ ومن کرب
 لقاء اللہ کرب اللہ لقاءہ ومتفق علیہ۔

ماہیت یہ طبیعت کا قائل ہونا اسی چیز کی طرف جس سے لذت حاصل ہو،
 یعنی میلان اگر قوی ہو جاتا ہے اس کو عشق کہتے ہیں طریق تحصیل دنیا کے ملاق

معہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ادا اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کریں ایمان دے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اور جب مانگو کہ تو اللہ سے مانگو اور جب مدد چاہو تو اللہ سے مدد چاہو۔ سلفہ از کتابہ تہذیب
 سلفہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوست رکھتا ہے اللہ ان کو اور وہ دوست رکھتے ہیں اللہ کو اور سنا یا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوست رکھتا ہے اللہ کی عطا کہ دوست رکھتا ہے اللہ اس کی عطا کہ دوست
 رکھتا ہے اللہ کی عطا کہ دوست رکھتا ہے اللہ اس کی عطا کہ دوست رکھتا ہے اللہ اس کی عطا کہ دوست رکھتا ہے
 ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

کو قطع کرے یعنی غیر اللہ کی محبت کو دل سے نکالے۔ کیونکہ وہ محبتیں ایک دوسرے میں جمن نہیں ہوتیں اور اللہ تعالیٰ کے کمالات و اوصاف و انعام کو یاد کرے اور سوچے
فصل شوق میں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ أَجَلَ اللَّهُ لَكَ آيَةً وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْأَلُكَ اللَّهُمَّ
 اِلَى وَجْهِكَ وَالْعَشَقَ إِلَى لِقَائِكَ۔ رواه النسائي۔

ماہیت جس محبوب چیز کا من و دہ علم ہوا اور من و دہ علم نہ ہوا اس کو بجا لگاتے اور
 دیکھنے کی خواہش طبعی ہونا طریق تحصیل۔ محبت کا پیدا کر لینا کیونکہ محبت کیلئے
 شوق لازم ہے۔

فصل انس میں۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى هُوَ الَّذِي اتَّوَلَّ السَّكِينَةَ فِي قُلُوبِ
 الْمُؤْمِنِينَ آيَةً وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ
 يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحْفَتَهُمُ الْمَلَكُةُ وَخَشَبَتَهُمُ الرَّحْمَةُ وَفُزَتْ عَلَيْهِمُ
 السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عَمَدَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

ماہیت۔ جو چیز من و دہ ظاہر و معلوم ہوا اور من و دہ غفی و مجہول ہو اگر دہ جوہ خفیہ
 اس میں اہل شوق کی تسل ہے کہنا قال ابو عثمان "قشیر فرمایا اللہ تعالیٰ نے جو اللہ تعالیٰ کی صفات
 کا اہم وار ہے تو اللہ کی مدت (یعنی موت) تو آنے ہی والی ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے "انگٹا ہوں تجھ سے زیادہ تیری دہر مبارک کی اور شوق تیری ملاقات کا" اس میں جو اسطوال
 ہے مقلد میں اس کا ذکر بتایا گیا کیونکہ یہ آثار محبت سے ہے "اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ اللہ سے ہے
 کہ آواز کیسین اور اطمینان کو مومنین کے دلوں میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بیٹھے ہیں تو کہ
 کہ ذکر کرتے ہیں اللہ کا ذکر غیر حق ہے ان کو کہہ رکھتے اور دُعا مانگ لیتی ہے ان کو رحمت خداوندی اللہ
 آتی ہے ان پر سکین اور اطمینان اور یاد کرتے ہیں اللہ ان کو من میں جو ان کے پاس میں یعنی اللہ کی جماعت میں"

پر نظر واقع ہو کر اس کے ادراک کی خواہش ہو اس کو شوق کہتے ہیں اور اگر وجوہ معلومہ پر نظر واقع ہو کر اس پر فروغ و سرور ہو اسکو انس کہتے ہیں یہ فرحت کہی یہاں تک غلبہ کرتی ہے کہ مطلوب کے صفات جلال پیش نظر نہیں رہتے اور اس وجہ سے اس کے اقوال و افعال میں کسی قدر بے تکلفی ہونے لگتی ہے اسکو انبساط اور ادلال کہتے ہیں۔ چونکہ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کیلئے کوئی جداگانہ طریق نہیں ہے۔

فصل رضا میں۔ قال اللہ تعالیٰ رحمۃ اللہ عنہم رضوا عنه الکیۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاء بہما فیہ اللہ لہ۔ رواہ احمد و ترمذی۔

ماہیت۔ حکم فضا پر اعتراض نہ کرنا، نہ زبان سے نہ دل سے بعض اوقات اس کا یہاں تک غلبہ ہوتا ہے کہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی۔ یہ بھی آثار محبت سے ہے اسکی تحصیل کا جداگانہ طریق نہیں ہے۔

قد اختلف المتأویون والفراسین فی الرضا بل یومنون بالحوال او من القامات فابل خراسان قالوا الرضا من جملۃ المقامات و یونہایۃ التوکل و مناد الرکود ل انہ طایر یصل الیہ العبد یاکتہ بہ و اما المتأویون فانہم قالوا الرضا من جملۃ الحوال و یسئلون ذلک کما العبد یل یونہایۃ تمل یا قلب کسرا لحوال و لیکن اطلع من اللانین فیقال بلایۃ الرضا بلکۃ بعد ہی من القامات و نہایۃ من جملۃ الحوال و میت کتبہ فی قشیرہ سہ راحی ہوا اللہ ان سے اہد و اللہ سے اذخر یا ہل اللہ صلعم نے آدمی کی سعادت سے ہے راضی رہنا اور اس پر جو اس کیلئے اللہ نے مقرر کر دیا، سہ علی کل اتفاق قبول میں الرضا ان کو جس بابہ رانا الرضا ان لا تعرض علی حکم و القضاء فی قشیرہ

فصل ثانیٹ اور ارادہ میں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَلَا تَطْعَمُ الذِّیْنِ یَدْعُوْنَ
رَبَّهُمْ بِالْعُدَاوَةِ وَالْعَشَىٰ یُرِیدُوْنَ وَجْهَهُ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

ماہیت۔ دل کا ابھنا اسی چیز کی طرف جس کو اپنی غرض اور نفع کے موافق
بمختار ہے۔ طریق تحصیل اس چیز کی مثلاً عمل صالح و سلوک طریق آخرت
کے منافع و مصالح کی معرفت حاصل کر کے ان میں غور کرے دل کو حرکت پیدا ہوگی

فصل ثالث اخلاص میں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَمَا اَمْرُوْا اِلَّا لِعِبَادِیْ وَاللّٰهُ مُخْلِصِیْہِمْ
لِہِ الدِّیْنِ حَنْفَاءُ الْاٰیۃِ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِنْ اَبَدَ
اَخَا صَلَّی فِی الْعِلَیَّیۃِ صَلَّی فِی السُّوْفَا حَسَنٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ہٰذَا عِبْدُکَ
حَقْدُوْا لَہٗ اِنْ مَاجَہُ۔

ماہیت۔ اپنی طاقت میں صرف اللہ کے تقرب و رضا کا قصد رکھنا اور مخلوق
کی خوشنودی و رضا مندی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کے قصد کو نہ ملنے و نہیا۔
طریق تحصیل۔ معالجہ ریا میں معلوم ہوگا کیونکہ ریا کو دفع کرنا عین اخلاص
کا حاصل کرنا ہے۔

سچ اور صحت ڈھکاوے محمدؐ ان کو جو بھارتے رہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام (یعنی ہر وقت)
چاہتے ہیں خاص ذات باری تعالیٰ کو اور فرمایا رسول اللہؐ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اعمال کا اعتبار کو نیت
سے ہے، اللہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خاص
کہنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھر یہ ہوتے ہوں اور فرمایا رسول اللہؐ صلّی اللہ علیہ
وسلم نے جب آدمی سب کے سامنے بھی نلکا اچھی طرح پڑھتا ہے اور تنہائی میں بھی تو اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے یہ میرا بند ہے ٹھیک ٹھیک ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

فصل صدق میں بدر اور اس سے خالص صدق ہے یعنی مقامات میں صادق ہونا۔ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَدْلَتْكَ هُوَ الْمُتَدَقُّونَ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِابْنِ بَكْرٍ وَهُوَ بِلَعْنٍ بَعْضُ رَقِيقَةٍ فَانْتَفَتَّ إِلَيْهِ فَقَالَ لِعَالَيْنِ وَصَدِّيقَيْنِ إِلَيَّ قَوْلِ ابْنِ بَكْرٍ لَا أَعُوذُ بِرِجَالِ الْبَيْتِ فِي شَعْبِ الْإِيمَانِ۔

ماہیت :- جس مقام کو حاصل کرے کمال کو پہنچا دے اس میں کسر نہ رہے۔
طریق تحصیل :- ہمیشہ نگران رہے اگر کچھ کمی ہو جاوے تو اس کا تامل کرے۔ اسی طرح چند روز میں کمال حاصل ہو جاوے گا۔

فصل مراقبے میں :- قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَابِلاً
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِحْسَانُ أَنْ تُعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَانْصِرْ لَهُ بِرَأْسِكَ دُعَاءُ مُسْلِمٍ۔ وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ احْفَظْ اللَّهَ جِدَّةً تَجَاهَكَ دُعَاءُ أَحْمَدَ وَالتَّوَمُّدِيُّ۔

سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تو میں تو وہی ہیں جو ایمان دئے اللہ پر اور اس کے رسول پر پھر کچھ تو نہیں کیا اور بجا کیا اپنی جان مال سے اللہ کا نام ہی لوگ ہیں پورے کچھ اور حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کا گندہ حضرت ابو بکر پر ہوا۔ اور وہ اپنے ایک خادم نعمت کر رہے تھے آپ ان کا طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا نعمت کرنے والے اور پھر صدیق پھر ابو بکر رضی اللہ عنہما اب ایسا نہ کروں گا۔ ۱۲
از کتاب الخوف :- فرمایا اللہ تعالیٰ نے جسک اللہ ہے سر چیز لا نکہان اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احسان یہ ہے کہ اللہ کی ایسی عبادت کر دو۔ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔ اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ ہی رہا ہے۔ اور فرمایا اللہ کا دھیان رکھو پاؤ گے اپنے تعالیٰ ۱۲

ماہیت اور دل سے دھیان رکھنا اس شخص کا جو اس کا دیکھ بجال کر رہا ہے۔
طریق تحصیل یہ جانے کہ اللہ تعالیٰ میرے ظاہر اور باطن پر مطلع ہے اور
کوئی بات کسی وقت اس سے پوشیدہ نہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کی عظمت و
قدرت و جلال اور اس کے خدایہ و عقوبت کو بھی یاد کرے اور اس کی خواہش
سے وہ دھیان بندھنے لگے گا کہ پھر کوئی کام خلاف مرضی اللہ تعالیٰ کے اس سے
نہ ہوگا۔

فصل کا فکر میں۔ قال اللہ تعالیٰ ویضرب اللہ الامثال لمناس
لعلہم یتفکرون ۵ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاشروا
ما بینہ علی ما یفہم رواہ احمد۔ ماہیت۔ دو معلوم چیزوں کا ذہن میں
حاضر کرنا جس سے تیسری بات ذہن میں آجائے مثلاً ایک بات یہ جانتا ہے کہ
آخرت باقی ہے۔ دوسری یہ بات جانتا ہے کہ باقی قابل ترجیح کے ہے ان دونوں
سے تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ آخرت قابل ترجیح ہے۔ ان دونوں چیزوں کا
ماہر فی الذہن کرنا یہی تحصیل کا طریق ہے۔ ان مقامات مذکورہ کی تیسرے اور
مقامات بھی دست ہو جاتے ہیں۔ تقویٰ، ورع، قناعت، یقین، جودیت،
استقامت، حیا، حریت، قنوت، خلق، ادب، معرفت جن کا ذکر ان نصوص
میں ہے۔ اتقوا اللہ من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یصلیہ القناتہ
کذلک یفتی و بالاختتام یوقنون ۵ و اعبد ربک حتی یاتیک الیقین

سہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کیلئے مثالیں شاید کچھ سوجھیں فکر کریں اور
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص پر یہ باتیں پڑ جائیں کہ وہ ان سے

إِلَى الْكَذِبِ تَالُوَارَيْنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَغَامُوا الْآيَةَ - اسْتَعِيذُوا مِنَ اللَّهِ وَخَقَّ
 الْحَيَاءُ يُؤْذِرُونَ عَلَى النَّفْسِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ - وَلَوْ أَعْلَمَ السَّلَامُ
 يَوْمَ الْقِيَمَةِ أَمْعِي أَمْعِي مَا لَكَ لَعَلَّ خَلْقٍ عَظِيمٍ - مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا
 طَفَأَ وَمَا قَدَّرُ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ - (تشریح) چونکہ یہ ترتیب بہت ظاہر ہے
 اس لئے ہم نے تفصیل کو موجب تطویل سمجھا۔

دوسری قسم اخلاق و میسر میں

اردو چند چیزیں ہیں۔ شہوت، آفاتِ سان، غضب، ہمد، حب، نیا، بخل،
 سوس، حبِ جاہ، دنیا، عجب، غرور، ان چیزوں کا زائل کرنا سالک کو ضرور ہے ان
 کو بھی چند فصلوں میں ذکر کرتے ہیں۔ مثلِ قسم اول کے یہ بھی احیاء سے منقول ہے۔
 فصلِ شہوت میں ہے۔ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيُرِيدُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الشَّكَاةَ
 أَنْ تَمِيلُوا مَيْلًا عَظِيمًا - ماہیت و ظاہر ہے معالجہ مجاہدہ کرنا چاہئے
 مجاہدہ کا طریق باب دوم میں معلوم ہو چکا ہے۔ فصلِ آفاتِ سان میں قَالَ اللَّهُ عَزَّ
 وَجَلَّ مَا يَلْفُظُونَ مِنَ الْآرْقَانِ عَقِيدًا الْآيَةَ - وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَنْ صَمِتَ نَجَاهُ - رواه احمد والترمذی یہ بہت سی آفتیں ہیں۔ فضول باتیں
 کرنا، خلافِ شرع باتیں کرنا، بحث و مباحثہ ناحق کا تکرار لڑائی کرنا، کلام میں
 بناوٹ و تکلف کرنا، گالی گلوچ کرنا، کسی پر لعنت کرنا، گانا بجانا، دل لگی

سہ اور چاہتے ہیں وہ لوگ کہ پیروی کرتے ہیں۔ خواہشوں کی حق سے چر جاؤ، تم بہت پھوٹا
 • سہ نہیں بولتے کچھ بات مگر تو دیک اس کے نگہبان ہے تیار • • • • •

عَنِ الْجَنَّا هِلَيْنَ الْآيَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا
تَبَاغُضُوا مَتَقُوا عَلَيْهِ مَا هَيْتَ إِذَا جَبَّ غَضَبِي فِي بَدَلِي لِيَنِي كِي قَدَرْتِ نَبِي هِي
تَوَاسِ كِي فَبَطَّ كَسَنِي سِي اس شخص کی طرف سے دل پر ایک قسم کی گرانی ہو جاتی ہے
اس کو حقد یعنی کینہ کہتے ہیں۔ معاالجہ: اس شخص کا قصور معاف کر کے اس
سے میل جوا شروع کرے گو تکلف ہی۔ چند رخصت میں کینہ دل سے نکل جاویگا
فصل حد میں: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَنْ شَرَّ شَاحِداً اَفْاحِداً۔ وَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَحْسَدُوا۔ رَوَاهُ ابْنُ خَالٍ۔

ماہیت: کسی شخص کی اچھی حالت کا آگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت
اسکی تائل ہو جاوے۔ معاالجہ: گو تکلف ہی یہی اس شخص کی خوب تعریف کیا
کر و۔ اور اس کے ساتھ خوب احسان سلوک تواضع سے پیش آؤ۔ ان معاملات سے
اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔

فصل حب دنیا میں: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا الْحَيَوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ
الْآيَةِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ الدُّنْيَا مَجْنُونٌ مُّوْمِنٌ وَجَنَّةٌ
الْكَافِرِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔ ماہیت دنیا جس چیز میں فی الحال حفظ نفس ہو اور آخرت
میں اس کا کوئی نیک ثمرہ مرتب نہ ہو وہ دنیا ہے۔ معاالجہ: موت کو کثرت
سے یاد کرے اور مدتوں کیلئے منصوبے اور سامان نہ کرے۔

سلسلہ از کتاب الحروف ۱۲ حصہ اور پناہ مانگتا ہوں میں حاسد کے شر سے جب حسد کرے اور
فرما یا رسول اللہ ﷺ نے آپس میں حسد نہ کر۔ ۱۳ حصہ اور نہیں ہے زندگانی مگر دھوکے کی ٹٹلی اور
فرما یا رسول اللہ ﷺ نے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔ ۱۴۔

فصل نخل میں :- قال اللہ تعالیٰ وَمَنْ يَخْلَعْ فَإِنَّمَا يَخْتَلَعُ عَنْ نَفْسِهِ ۖ
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ السلام والبعیل بعید من اللہ بعیداً من
الجنة بعید من الناس قریب من النار رواہ الترمذی ماہیت جس
چیز کا خروج کرنا ضروری ہو اس میں تنگی کی کہنا۔ معالجہ سال کی بہت
کودلے نکالے اور چٹل کے نکالنے کا وہی طریق ہے جو معالجہ حب زیا میں مذکور
فصل حرص میں :- قال اللہ تعالیٰ وَلَا تَمْدَنَّ عَيْنُكَ إِلَىٰ مَا مَتَعْنَا بِهِ
أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زُخْرًا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا ۖ الْآیۃ۔ وَقَالَ رَسُولُ اللہ صَلَّی
اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یھرم ابن آدم ویشعب منه اثنان الحرص علی المال
والحرص علی العمرہ متفق علیہ۔

ماہیت، قلب کا مشغول ہونا مال و دنیو کے ساتھ، معالجہ حریق گھارتے، ناکہ بہت زیادہ آمدنی کی فکر نہ ہو، اور آئندہ کی فکر نہ کرے کہ کیا ہوگا۔ اور یہ سوچے کہ حریص و طامع ہمیشہ ذلیل و خوار رہتا ہے۔ فصل حبیبیہ میں: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى تِلْكَ الْأَنْدَادُ الَّتِي لَا يُجِزُّهَا إِلَّا جَهَنَّمُ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاكِبُونَ ۚ

خدا جو خلیل کرتا ہے وہ نہیں ٹکرتا مگر اپنے آپ سے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہوں
 دور ہے اللہ سے دور ہے، محنت سے دور ہے لوگوں سے غریب ہے دوزخ سے ۱۱ مسے ہرگز نہ بڑھا پنا
 آکھیں اس چیز کی طرف جن سے نفع دیا ان کافروں کے مختلف مردوں کو آتش زندگانی دنیا کی
 فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی بڑھا ہوتا رہتا ہے اور اس کی وجہ سے جہنمی جہنمی ہیں جس کو
 مل پڑا درد مر کر مگر پڑے سے اور وہ جو دنیا کو خست ہے کرے ہم اس کو ان ہی لوگوں کیلئے نہیں چاہتے
 ہیں زمین میں اپنی بڑائی اور نادارم پہنا اور انجام کار ہے عقوبت ہی کیلئے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

غنم بافسدہا من حرم المرح علی المال والشوف للعبہ وداہ القرمذی
 ماہیت درگوں کے دلوں کا سفر ہو جانا جس سے وہ لوگ اس کی تعظیم و اطاعت
 کریں۔ معالجہ یوں سوچے کہ جو لوگ میری تعظیم و اطاعت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے
 نہ میں رہوں گا پھر ایسی سوچ و فانی چیز پر خوش ہونا نا طافی ہے۔ اور دوسرا علاج
 یہ ہے کہ کوئی ایسا کام کرے کہ شرع کے خلاف نہ ہو مگر عرفا اس شخص کی شان کے
 خلاف ہو، اس سے لوگوں کی نظر میں دلیل ہو جاوے گا۔ مگر مقتدا کو ایسا کام کرنا زیبا
 نہیں دین میں فتور پڑے گا۔

فصل ریاء میں ۱۔ قال اللہ تعالیٰ یزادَنَّ النَّاسَ الْآیۃَ وَقَالَ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ابن یسوی الساہلو مشوک رواء ابن ماجہ۔

ماہیت ۱۔ اللہ تعالیٰ کی طاعت میں یہ قصد کرنا کہ لوگوں کی نظر میں میری قدر
 ہو جائے۔ معالجہ ۲۔ جب جاہ و دل سے نکلے کیونکہ ریاء اسی کا شوبہ ہے اور عبادت
 پوشیدہ کیا کرے یعنی جو عبادت کہ جماعت سے نہیں ہے اور جس عبادت کا اظہار ضرور
 ہے اسکے لئے از اللہ حب جاہ کافی ہے۔ ایک طریق معالجہ کا حضرت سیدی مرتضیٰ
 مودنی الحاج حافظ محمد املا اللہ دامت برکاتہم کا ارشاد فرمودہ ہے وہ یکے جس عبادت
 میں ریاء ہو اس کو خوب کثرت سے کرے پھر نہ کوئی التفات کر لیا نہ اس کو یہ خیال رہے گا
 وہ چند درمیں ریاء سے عادت پھر عادت سے عبادت اور اتنا میں بن جاوے گی۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۵) وہ جو کہ بھیڑیے کہ کبریوں کے گلے میں چھوڑ دیے جائیں اسی طرح کو اتنا نہ نہیں
 کرتے بتنا آدمی کی حرم مال پر اور جہ پر اس کے دین کو تباہ کرتا ہے ۳ حاشیہ صفحہ ۱۳۵ دیکھو
 یہ وہ لوگوں کو اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیق غریبی یا بھی شرک ہے ۴ ۵

فصل عجیب میں :- قال اللہ تعالیٰ ان اللہ لا یحب المستکبرین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ احدی فی قلبہ مثقال حبۃ من خروں من کبر رواہ مسلم۔ ماہیت :- اپنے کو صفات کمال میں دوسرے سے بڑھ کر سمجھنا، معالجہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو یاد کرے اس کے مقابلہ میں اپنے کمالات کو بیچ پائیگا اور جس شخص سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے اس کے ساتھ عظیم و تواضع سے پیش آوے یہاں تک کہ اس کا غرور ہو جاوے۔

فصل عجیب میں :- قال اللہ تعالیٰ اذ انما تعجبکم ثم ینکم الایۃ۔ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما المہلکات فہو فی متبع وشر مطاع واما حب المرء بنفسہ وہی اشد من رواۃ البیہقی فی شعب الایمان ماہیت :- اپنے کمال کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس کا خوف نہ ہونا کہ شاید سلب ہو جاوے۔ معالجہ :- اس کمال کو عطا کرنے والا ذی جبر اور اس کی استغنائے قدرت کو یاد کر کے دوسرے کو شاید سلب ہو جائے۔

فصل غرور میں :- قال اللہ تعالیٰ ولا یغرنکم باللہ الغرور الا یہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغرور ودار الغرور رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ ماہیت :- جو اعتقاد خواہش نفسانی کے موافق ہو اور اس کی طرف طبیعت مائل ہو کسی شہید اور شیطان کے دھوکے کے سبب

سلسلہ کاتب الحروف :- اسے جیکر جو معلوم ہوا تم کو تھا اور وہ ہونا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جھوٹا سودہ خواہش ہے جس کی پیروی کی جائے اور کمال ہے جو کے موافق عمل نہ کرے اور اس کا ہونا اور اس کا ہونا اور اس کے سبب فرمادے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ

اس پر نفس کو اطمینان حاصل ہوتا۔ معالجہ ہمیشہ اپنے اعمال و احوال کو قرآن و حدیث و برکات دین کے اقوال و افعال سے ملاتا ہے ان رذائل کے انالہ سے باقی رذائل سب دفع ہو جادیں گے۔ چنانچہ ظاہر ہے ان اوصاف حمیدہ و ذمیہ کو کسی بزرگ نے دور با دور میں اختصار و اجمال کے ساتھ جمع فرمایا ہے وہ رہا عیاں قابل یاد رکھنے کے بلکہ وسیعہ بنانے کے ہیں۔

رباعی

نواہی کہ شوی بمنزل قرب غلیم
تغویث توکل و رضاء تسلیم

رباعی

نواہی کہ شود دل تو چون آئینہ
بخش و حد و دیا و کبر و کیستہ

فصل ۱۰۔ جانا چاہیے کہ مقام مراقبہ کے متعلق دو چیزیں اور ہیں، ایک شائعہ کہ مراقبے سے پہلے ہے۔ دوسرے محاسبہ جو مراقبے کے بعد ہے۔ مشارطت یہ کہ ذاتہ صبح کو اٹھ کر تھوڑی دیر تہائی میں بیٹھ کر اپنے نفس کو خوب خواہش کرے کہ دیکھ فلاں فلاں کام کیجیو، فلاں فلاں مت کیجیو، اس کے بعد مراقبہ یعنی نگہداشت اس معاہدہ کی رکھنا چاہیے جب دن ختم ہو پھر روتے وقت محاسبہ کرتے یعنی صبح سے شام تک جو اعمال کئے ہیں ان کو تفصیل یاد کرے جو نیک کام کئے ہوں ان پر شکر اُٹھائیے بجا لائے، جو برے کام کئے ہوں یا نیک کاموں میں کوئی آمیزش ہو گئی ہو اس پر نفس کو عفو و درگزر و توبہ کہے اور اگر خالی زبرد توئیخ کافی نہ ہو تو کچھ مناسب سزا بھی تجویز کر کے عذر یاد کرے قال اللہ تعالیٰ و لننظر نفس ما فعلت من بعد ما اعطی (وہا جا اعطی)

لہذا چاہئے کہ دیکھ جہاں سے ہر نفس کی چیز آگے میں ہے کل دنیا میں، کے لئے

تیسرا باب مسائل فرعیہ میں

اس باب میں بعض بعض ضروری مسائل بیان کئے جاتے ہیں۔ چند تفصیلات میں فصل بعد وصول کے مرفوعہ نہیں ہوتا جو مرفوعہ ہوا وصول سے پہلے ہوا۔ فصل اولیٰ کو عبادت میں دوسروں سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ عبودیت داخلہ میں زیادہ ہوتا ہے۔ فصل ۲۔ فرق عادت کئی قسم پر ہے ایک قسم کشف ہے دوسرا طبع ہے۔ کشف کوئی کشف الہی۔ کشف کوئی یہ کہ بعد مکانی یا زمانی اس کیلئے حجاب بند ہے کسی چیز کا حال معلوم ہو جائے۔ کشف الہی یہ کہ علوم واسرار و معارف متعلق سبک کے یا متعلق ذات صفات کے اس کے قلب پر وارد ہوں یا عالم مثال میں یہ چیزیں متحمل ہو کر مکشوف ہوں۔ دوسری قسم الہام ہے کہ صوفی کے قلب پر اطمینان کے ساتھ کوئی علم القا ہو۔ کہیں ہاتف غیبی کی آواز سنی لیتا ہے۔ تیسری قسم تعریف تاثیر ہے یہ دوسرا ہے تاثیر کرنا باطن مرید میں جس سے اس کوئی تعالیٰ کی طرف کشش پیدا ہوا تاثیر کرنا دوسری اشیائے عالم میں خواہ ہمت سے یا دعا سے، بے شمار حکایتیں اس باب میں ادبیا باللہ سے منقول ہیں۔

فصل ۳۔ کشف و الہام سے علم فنی حاصل ہوتا ہے اگر موافق قواعد شرعیہ کے ہے۔ قابل قبول ہوگا، ورنہ واجب الترتک ہے۔ سدا اگر قواعد شرعیہ بخلاف نہ ہو

۱۔ اتفاقاً و تواتراً و کثرتاً نظر نہ ہوا اللہ کا رخ ہمارا سبک بعض صحابہ نے خواب میں اذان دیکھی اور جن کو کہ قبول فرمایا ہے اس پر اللہ ہوا کہ تیری اور میری کوشش تیری میں تردد چلا کہ کپڑے اتار دیا نہیں بیکو اوٹنگ آتا صاف تھکن کی سی کہ مع ہار چنسل دیں اس پر اللہ ہوا کہ کیونکہ شریعت (مخفی) ہے شریعت نہیں ہو سکتی

لیکن خود کشف کشف میں باہم اختلاف ہوا تو اگر وہ دونوں کشف ایک شخص کے ہیں تب تو اخیر کشف پر اعتماد ہوگا اور اگر وہ دونوں کشف دو شخصوں کے ہیں تو صاحب صحا کشف بہ نسبت صاحب سکر کے قابل عمل ہے اور اگر دونوں صاحب صحا ہیں تو جس کا کشف اکثر شروع کے موافق ہوتا ہو وہ قابل اعتبار ہے اور اگر اس میں بھی دونوں برابر ہیں تو جس شخص میں آثار قرب الہی و قبولیت کے زیادہ پائے جاویں اسکے کشف کو ترجیح ہوگی اور اگر اس میں بھی برابر ہیں تو جس کو اپنا دل قبول کرے اس پر عمل جائز ہے اور اگر ایک کشف ایک شخص کا، دوسرا کشف کسی شخصوں کا ہو تو جماعت کے کشف کو قوت ہوگی۔ البتہ اگر وہ تنہا ایک اکمل ہے تو اس کے کشف کو ترجیح ہوگی۔ فحصل بدخوارق کا ہونا ولایت کیلئے ضروری نہیں۔ بعض صحابہ سے عمر بھر میں ایک عرق عادت بھی واقع نہیں ہوا۔ حالانکہ وہ سب اولیاء سے افضل ہیں فضیلت کا مدار قرب الہی و اخلاص عبادت پر ہے خوارق اکثر جوگیوں سے بھی واقع ہوتے ہیں۔ یہ ثمرہ ریاضت کا ہے۔ فوق عادت کا رہہ ذکر قلبی سے بھی مکمل ہے صاحب عوارف نے غیر اہل عرق کو اہل خوارق سے افضل کہا ہے۔ عارفین کی بڑی کرامت یہ ہے کہ شریعت پر مستقیم ہوں اور بڑا کشف یہ ہے کہ طالبان حق کی استاذ معلوم کر کے اس کے موافق ان کی تربیت کریں۔

شیخ اکبر نے لکھا ہے کہ بعض اہل کرامت نے مرنے کے وقت تنہا کی ہے کہ کاش ہم سے کرامتیں ظاہر نہ ہوتیں۔ رہا یہ شبہ کہ چھرا دلیا کا ادلیار ہونا کس طرح معلوم ہو

۱۔ صرف یہ فقہ مشرطیہ کتاب الحروف کا قول ہے ۲۔ لا ان ادلیا بالذکر لا خوف علیہم وہ عزم یحزنون الذین آمنوا کا نوا یقولون ۳۔ الایۃ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ ۳۱۔ ۳۲۔ ۳۳۔ ۳۴۔ ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷۔ ۳۸۔ ۳۹۔ ۴۰۔ ۴۱۔ ۴۲۔ ۴۳۔ ۴۴۔ ۴۵۔ ۴۶۔ ۴۷۔ ۴۸۔ ۴۹۔ ۵۰۔ ۵۱۔ ۵۲۔ ۵۳۔ ۵۴۔ ۵۵۔ ۵۶۔ ۵۷۔ ۵۸۔ ۵۹۔ ۶۰۔ ۶۱۔ ۶۲۔ ۶۳۔ ۶۴۔ ۶۵۔ ۶۶۔ ۶۷۔ ۶۸۔ ۶۹۔ ۷۰۔ ۷۱۔ ۷۲۔ ۷۳۔ ۷۴۔ ۷۵۔ ۷۶۔ ۷۷۔ ۷۸۔ ۷۹۔ ۸۰۔ ۸۱۔ ۸۲۔ ۸۳۔ ۸۴۔ ۸۵۔ ۸۶۔ ۸۷۔ ۸۸۔ ۸۹۔ ۹۰۔ ۹۱۔ ۹۲۔ ۹۳۔ ۹۴۔ ۹۵۔ ۹۶۔ ۹۷۔ ۹۸۔ ۹۹۔ ۱۰۰۔

سوا ازل تو دلالت ایک امر خفی ہے اس کے معلوم ہونے کی ضرورت ہی کیلئے۔ اور اگر معلوم کرنے سے یہ مقصود ہے کہ ہم ان سے مستفید ہوں تو ان کی صحبت و تعلیم سے شرف حاصل کرو۔ جب اپنی حالت روز بروز تغیر پاؤ گے خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ شخص جتنا تاثیر ہے فصل طریقی تلاش پیر۔ کمال باطنی کا حاصل کرنا جب ضرور طریقہ اور عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بے توسیل پیچھے یہ راہ قطع نہیں ہوتی اس لئے پیر کا تلاش کرنا ضرور طریقہ۔ طریقی اس کا یوں ہے کہ اکثر درویشوں سے جن پر احتمال کمال کا ہو مقلد ہے اور کسی کی حیب جوئی اور انکار میں جہاد نہ کرے مگر جلدی سے بیعت بھی نہ کرے۔ اول یہ دیکھے کہ شریعت پر مستقیم ہے یا نہیں، اگر مستقیم نہیں اس سے علیحدہ ہو کر خود رقی وغیرہ اس سے صادر ہوتے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے وَلَا تُطِيعُوا مِنْهُمْ آيَةً اَوْ حُكْمًا الْاَيَةُ وَقَالَ لَا تُطِيعُ مَنْ اَعْطَيْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَابْتِغِ حُكْمًا وَكَانَ اَمْرًا خُفًيًا۔ اور اگر شرع پر مستقیم ہے تو خود اس کا نیک اور ولی ہونا تو ثابت ہو گیا۔ مگر اس شخص کو تو ضرورت قربیت و تکمیل کی ہے۔ اس لئے ابھی بیعت نہ کرے بلکہ یہ بھی دیکھے کہ اس کی صحبت سے قلب میں کچھ اثر، دین اللہ تعالیٰ کی محبت، دنیا و مافیہا سے نفرت، پیدا ہوتا ہے یا خافہ قَدْ ذُكِّرْنَا بِاللّٰهِ يٰكُنْ اَكْثَرُ حَالٍ كَوْنِهِ فِي مَحَبَّتٍ مِّنْ اِسْكَاسٍ كَرَنًا دُشْوَارًا۔ اس وقت یوں چاہئے کہ اس کے مریدوں میں سے جسکو مائل راست گودیکھے اس سے شیخ کی تاثیر کا حال دریافت کرے۔

صلو اللہ علیہ وسلم کے کسی گناہ کا اور نہ کسی کا فریاد اور فرمایا اللہ نے اور نہ کہا اور اس کا چمکے دل کو پہننے کا قائل کر دیا۔ اپنی یاد سے اللہ وہ اپنی خواہش کا پیرو ہے اور اس کا لام حد سے بڑھا ہوا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فَاسْتَشْفَعُوا أَهْلَ الدِّينِ كَثِيرًا إِنَّ كَثْرَتَكُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝
اور حدیث میں ہے۔ استشفاء العی السوال۔ اگر کوئی مقبر آدمی شہادت
دے اس کا اعتبار کرے اور جو بہت سے آدمی دیس شہادتیں دیں تو زیادہ اطمینان
کا باعث ہے مگر وہ گواہی دینے والے قرائن سے سچے معلوم ہوتے ہوں۔ مریدان
می پرانہ کے مصداق نہ ہوں اس اطمینان کے بعد اس سے بیعت ہو جاوے اور
اس کے ارشاد کے موافق عمل فرماد کرے۔

فصل تعدد پیر میں ہا اگر ایک شیخ کی خدمت میں خوش افتادہ کی ساتھ
ایک معتد بہ مدت تک رہا مگر اس کی صحبت میں کچھ تاثیر نہ پائی تو دوسری جگہ اپنا
مقصود تلاش کرے کیونکہ مقصود ملنے تعالیٰ ہے نہ شیخ۔

رباعی

باہر کر نشستی و نشد حج دلت ! ذر تو نہ ریمد صحبت آپ گت
ز نہار و محبتش گریزاں میباش در نہ کند روح عزیزاں بجلت
لیکن شیخ اول سے بد اعتقاد نہ ہو ممکن ہے کہ وہ کامل ممکن ہو مگر اس کا حصہ
دہاں نہ تھا۔ اسی طرح اگر شیخ کا انتقال قبل حصول مقصود کے ہو جاوے یا ملاقات
کی امید نہ ہو جب بھی دوسری جگہ تلاش کرے اور یہ خیال نہ کرے کہ قبر سے فیض
دینا کافی ہے۔ دوسرے شیخ کی کیا ضرورت ہے کیونکہ قبر سے فیض تعلیم نہیں
ہو سکتا۔ البتہ صاحب نسبت کو احوال کی ترقی ہوتی ہے۔ سو یہ شخص

ملے ہیں پوچھ لو اہل علم سے۔ اگر جو تم نہیں جانتے ۱۷
عسے بیماری جن کی شفا اور دعا سوال کرنا اور دریافت کر لینا ہے اور دل سے ۱۸

تو ابھی تعلیم کا محتاج ہے، ورنہ کسی کو بھی بیت کی ضرورت نہ ہوتی، لاکھوں قیسریں کا طین بکرا آسپاس کی موجود ہیں۔

فصل۔ اور بلا ضرورت تعفن ہوا ہوسا کی کمی کی جگہ بیعت کرنا بہت ہی ہے، اس سے بیعت کی برکت جاتی رہتی ہے اور شیخ کا قلب بکھر ہو جاتا ہے اور نسبت قطع ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ہر حال میں مشہور ہو جاتا ہے۔

فصل ۱۰ اور اگر شیخ کی صحبت سے قلب میں کچھ تاثیر معلوم ہوئی ہو اس کی صحبت کو
 غنیت سمجھے اور اس کے عشق و محبت کو دل میں محکم کرے اور اس کی پوری پوری اوقات
 کرے اور اس کو خوش رکھے کوئی ایسی حرکت نہ کرے جو اس کے تگ و کاہت ہو کہ اس
 سے فیوض بند ہو جاتے ہیں۔ سودا جرات کی اول کی آفتوں میں آداب فیہ تلوئے گئے
 ہیں شیخ چونکہ خلیفہ کامل نبی کا ہے اس کی محبت و ادب کا بھی وہی حکم ہے۔

قصہ ہے کہ اپنے پیر کو سب افضل سمجھے۔ ظاہر اس میں اٹکال ہے کیونکہ
 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَتَوَكَّلْ عَلَىٰ ذِي الْعَرْشِ الْعَلِيمِ پس سمجھنا چاہئے کہ اگر اسکو
 محبت میں ایسا سمجھا تو مفد و ر ہے اور غلبہ ہو سکر نہیں ہے۔ تو اتنا کہے کہ میری تلاش سے
 زندہ لوگوں میں اس سے زیادہ قطع پہنچانے والا شخص مجھ کو نہیں مل سکتا۔ حکم مطلق
 سیک سنگ مرشد شیخ الحاج الما قضا محمد راد اللہ وامت برکاتہم۔

فصل: شیخ سے اگر ایمان کوئی فعل قابل اعتراض نہ ہو جائے تو اعتراض نہ کرے۔
حضرت مولیٰ و حضرت علیہ السلام کا واقعہ یاد کرے۔ ۵

متر از آنکه باید عالم خلق
عبد رستی در گشت خیریت

آن پسر را کش خضر برید حتی
مگر خضر در بحر گشتی را نکست

یا تو تاویل کرے یا یوں سمجھ لے کہ ادیان معصوم نہیں ہوتے ہیں اور توبہ سے سب معاف ہو جاتا ہے۔ مگر یہ اس شیخ کیلئے ہے جو شرع کا پابند صاحب استقامت ہو۔ اور اتفاقاً اس سے کوئی فعل ہو جائے اور اگر اس نے حق و جور کو عادت بنا رکھا ہے۔ وہ قلی نہیں اس کے قول و فعل کی تاویل کچھ ضرور نہیں اس سے عیلمدگی اختیار کرے۔

فصل جس طرح ادیان کے آداب میں تفصیر مندرج ہے۔ اسی طرح افراط و تفریط اور بھی پتہ ہے کہ اس میں اللہ و رسول کی شان میں تفریط ہوتی ہے مثلاً ان کو عالم الغیب سمجھا اس سے کفر لازم آتا ہے قَالَ اللَّهُ صَاحِبُ الْغَيْبِ لَا يُفْهِمُ مَنْ فِي الْأَرْضِ الْغَيْبَ وَلَا يَخْطُؤُنَ جَنَّتُهُ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ يَا ان کو کسی چیز کے موجود یا معدوم کر دینے پر یا اللہ و رزق وغیرہ دینے پر یا خدا سے زبردستی دلانے پر قاصد سمجھنا یہ بھی کفر ہے۔ قَالَ اللَّهُ صَاحِبُ كُلِّ لَأَمْرٍ لَكَ تَنْفِيسُ نَفْعًا وَلَا خَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ يَا ان کے ساتھ عبادت کے طریقوں میں کوئی طریق برتنا مثلاً ان کی منت ماننا یا ان کو یا ان کی قبر کا طواف کرنا یا ان سے دعا مانگنا، یا ان کے نام کو بلند ماننا یا یہ سب بعض معصیت و بدعت اور بعض کفر و شرک کے طریقے ہیں قَالَ اللَّهُ صَاحِبُ آيَاتِ تَعْبُدُوا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَفِي الْبُحُرِ مَنَاجِدُ وَمَا تَلَاسَىٰ

مع فربہ تعالیٰ نے نہیں جانتے جو اسلئے ان میں ہیں غیب کی باتیں مگر اللہ اور ان کے ہر قول کو نہیں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے نوانے میں اور نہ یہ کہ میں غیب کی بات ہانا ہوں اور خواہ اللہ تعالیٰ نے کہ اللہ کے نوانے میں علم کا واسطہ نہیں کر سکتے مگر جتنے لاکھ خود اللہ چاہے۔ جسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ ہر دے محمد کو میں نہیں ملے ہوں اپنے لئے نفع کا اور ضرر کا مگر جتنا اللہ چاہے۔ ۱۲۔ محمد کو میں پتہ ہی درجہ میں سے بددعا ہے میں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرنا لازمی شل عبادت اور فرمایا تھا میں عبادت ہے۔

علیہ وسلم طواف البیت صلوة وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الدعاء هو العبادۃ ثم تلا قوله تعالى وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ اَلْاٰخِرِينَ وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى وَالَّذِينَ شَاءُوا مِنْ دُونِ اُولٰٓئِكَ اَعْمٰلُكُمْ فَصَلِّ ۚ دلی کہی کسی نبی کے صبیے کو نہیں پہنچ سکتا نہ عبادت کہی صاف ہو سکتی ہے بلکہ خواص کو زیادہ عبادت کا حکم ہے۔ البتہ مجذوب کہ مسلوب الحواس ہوتا ہے، مغرور ہے دلی معصوم ہوتا ہے نہ صحابہ کے مرتبے کو کوئی ولی پہنچ سکتا ہے لَقَوْلِ تَعَالٰی كُنتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ وَقَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْقُرُونِ قَوْلِي وَاجْمَاعِهِمْ عَلَى ان الصَّلٰةَ كُلُّهُمْ عَدُولٌ وَلِقَوْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ مِنَ التَّابِعِينَ الصَّالِحِينَ الَّذِي دَخَلَ الْفَرَسَ مَعَادِيَةَ خَوْفٍ مِنْ اُولٰٓئِكَ الْقُرْنِ وَعَمِلَ الْمُرَوَّغَةَ

فصل ۲ قبریں اونچی اونچی اور ان پر گنبد بنانا اس میں دھوم دھام کرنا، بہت سی روشنی کرنا، جیسا آج کل طرح ہے زندے یا مردے کو سجدہ کرنا سب ممنوع ہے۔ البتہ زیارت کرنا اور ایصالِ ثواب کرنا اور اگر صاحب نسبت ہو ان سے فیوض لینا یہ سب اچھی باتیں ہیں۔

عسے اندر فرمایا تعالیٰ نے اپنے محبوب سے ملگو میں قبول کر دوں گا بیشک جو لوگ میری عبادت کی بھجور کرتے ہیں مقرب داخل ہونے جنہم میں ذلیل ہو کر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور جن کو تم پکار کے ہوش کے ساتھ بندے ہیں۔ تمہاری مثل ۱۲ عسے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم لوگ بہترین امت ہو اور دلی علیہ السلام نے فرمایا سب زبانوں میں بہتر ہزار نام ہے عباد اس نے کہ سب اجماع ہے کہ صاحبِ رتبے سب اول ہیں اور سب قول عبد اللہ بن مبارک کہ جو تابعین میں سے ہیں کہ جو عباد حضرت عمار کے ٹھکانے کی ناک میں گیا رہ بہتر ہے حضرت اویس قرنی اور حضرت عمر بن عبد الرحمن بزرگوارانی سے۔ ۱۳

فصل۔ پیر بھی فداغ نہ بیٹھ رہے۔ کلمات میں ترقی کرتا رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ
 قُلْ ذِیْ زُرْدِیْ غَلْبًا۔ دعویٰ کمال کا نہ کرے میں الہا رحمت میں مضائقہ نہیں۔
 قَالَ اللہ تعالیٰ لَا تَزُکُوا الْفُکُکُمْ۔ قَالَ تعالیٰ ذَا مَنَابَعَةٍ رَبِّکَ تَحَدَّثُ
 اور انبیائے طریقہ پر چلیں رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ حَرِّیْ عَلَیْکُمْ مَرِیْدِیْنَ کے
 ساتھ شفقت محبت سے رہے۔ قَالَ اللہ تعالیٰ بِالنَّوْمِیْنِ زُکُوفٌ مَرَجِیْمٌ
 ان کی خطا و تصور سے درگزر کرے۔ قَالَ تعالیٰ وَلَا کُنْتَ نَفْطًا فَلَیْطَ الْقَلْبِ
 لَا لَفْطُوا مِنْ حَوْلِکَ فَاغْفِ عَنْہُمْ الْآیۃ دنیا داروں کی خاطر سے انکو علوہ
 نہ کرے قَالَ تعالیٰ لَا تَطْرُقُ السَّیِّئَاتُ یَدُ الْخَوْنِ رَبِّہُمْ اِلٰی قَوْلِہِ کُنْکُلَی
 مِنَ الظَّالِمِیْنَ اور مریدوں سے متوقع دنیا طالب نفع و نیای کا نہ کہہ قَالَ تعالیٰ
 یُرِیْدُونَ زَیْنَتَ الْحَیْوۃِ الدُّنْیَا قَالَ لَا اَسْأَلُکُمْ عَلَیْہِا جَلَدًا اور ایدائے
 خلق پر مبر کرے۔ لقولہ علیہ السلام رحمہ اللہ اخی مؤمنی لقد اردت
 اکثرون ہذا ففصد۔ اپنے کو قنات دو قارے رکھے ورنہ مریدوں کی
 نظر میں بے وقعت ہونے سے ان کو فہین نہ ہوگا۔

۱۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے میرے رب بڑھادے میرا علم ۲۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے نہ ہلکیاں کہ
 اپنے قصوں کی اور فرمایا اور جو نعمت تمہارے رہ کی ہے اسکو بیان کر ۳۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وہ رسول بھی
 میں تمہاری جگہ پر ۴۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہاری پریشانی اور مہربانی میں ۵۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر
 ہوتے تم نہ تو سخت دل جنگ جاد ہے دلوں تمہارے پاس سے پس صاف کردان کے قصہ کہ ۶۔ فرمایا
 اللہ تعالیٰ نے نہ ہلکا اپنے پاس سے ان لوگوں کو جو چاہتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام جاتے ہیں اس کی ذات
 کو نہیں ہے تم پر ان کا کچھ حساب اور نہ ان پر ہے تمہارا حساب کہ جو ہلکا دو تم انکو اور ہلکا وہاں انہوں سے
 کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے چاہتے ہندیب ذہبت دنیا کی اور فرمایا نہیں مانگا ہوں اس پر کسی قسم کا بدلہ ۷۔

لما ولدت فی حقہ علیہ السلام من ذراۃ من یسین عابہ ومن یزاد من
قریب اجید و خفوا۔ اور ایک مرید کو دوسرے پر ترجیح دے۔ لقولہ تعالیٰ عَجَبٌ
وَتَوَلَّیٰ اَبْتَرُ اگر ایک کو خدا کی طلبت زیادہ ہے اسکو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں اور
اس کو ترجیح دینے میں مضائقہ نہیں۔ اور ایسی حرکت نہ کرے جس سے خلقت کو برا عقائد
جو کماں میں مرقی از شد مسدود ہوتا ہے قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی ذَا عِیَالٍ اِلٰی اللّٰہِ وَاوَّلُ بَاب
سے یہاں تک یہ مضامین ارشاد اعلیٰ ہیں کہ میں جو قاضی شام اللہ صاحب پانی پتی
کی عمدہ تصانیف سے ہے۔

فصل تصویر شیخ میں۔ اس کو برنخ اور دایلم اور واسطہ بھی کہتے ہیں اس
کے یہ معنی تو سچ تک کسی محقق نے نہیں فرمائے کہ خدائے تعالیٰ کو پیر کی شکل میں مجھے
یہ تو محض بطل ہے اور اگر اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ سے دھوکہ ہو تو سچ
لینا چاہیے کہ صورت ناک منہ ہی کو نہیں کہتے۔ مثلاً یہ بولتے ہیں اس مسئلے کی یہ
صورت ہے حالانکہ اس مسئلہ کی ناک منہ نہیں ہے بلکہ صورت کے معنی صفت کے
بھی آتے ہیں تو انسان کو آفرین، بصر و غیر و عنایت ہوا ہے اس لئے اسکو صورت ہی
کہا گیا۔ غرض یہ معنی تصویر شیخ کے بالکل بے اصل ہیں۔ کتب فن میں اسقدر مذکور ہے
کہ شیخ کی صورت اور اس کے کمالات کے زیادہ تصور کرنے سے اس سے محبت
پیدا ہو جاتی ہے اور نسبت قوی ہوتی ہے اور قوت نسبت سے طرح طرح کے
برکات ہوتے ہیں۔

سچے کیونکہ رسول علیہ السلام کے حق میں عورتیں ایسا ہے کہ جو دیکھتا تھا آپ کو دس خوف کھاتا تھا
جو دیکھتا تھا ایک سے محبت کرتا تھا ایسا ہی کہ معنوں ہے سچے جو دیکھتا تھا اسے اور نہ دیکھتا تھا اسے
خاکے کے طرف۔ سچے خلیفہ اللہ نے پیدا کیا آدم اپنی صورت پر۔

کبھی کسی عورت کو بیعت میں ہاتھ نہیں لگایا۔ آئینہ بی عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے صاحب محبوب الکلین می نوید۔ "بیعت کنا یدن نسوان این ست اگر غائب است بولکالت محرم نسبی یا رضاعی بیعت کند واسطہ شرائط است بمولکہ بقرباید ذوقہ دامنی و ہر مگر نسوان حاضراند و پردہ مرید کند بیعت دست نہ کند چنانچہ عہد بارجال کند با عورت نہ کند و ہم در کتاب مذکور است کہ این در حق مردانست کہ اما قبول کردی بمرت امر و نہی بسند است۔

فصل سماع میں :- ہر چند یہ مسئلہ اختلافی ہے لیکن اگر مابین کے دلائل سے بالکل قطع نظر کر کے اس کو جائز سمجھا جاوے تب بھی تو جوان کے بہت سے شرائط ہیں۔ انصاف سے دیکھنا چاہئے کہ اس زمانے میں کون مجلس ان آداب و شرائط کے ساتھ ہوتی ہے نہ انوائ میں نہ زمان نہ مکان۔ صرف ایک رسم رہ گئی ہے ہر قسم کے لوگ مختلف نفسانی اغراض سے جمع ہوتے ہیں۔ اور بزرگوں کے طریق کی سخت بدنامی ہوتی ہے۔ اسی مقام پر صرف حضرت سلطان الشاہ قدس اللہ سرہ کالہ شاد فوائد الفوائد سے نقل کئے دیتے ہیں۔

چند چیز موجود شود سماع انگاہ شنود آن چیست مسموع است و مسموع و مستمع و آلہ سماع ست فرمودند مسموع گویندہ است می باید کہ مرد تمام باشد و کودک و عورت نباشد اما مسموع آئینہ میگوید باید کہ نہرل و غش نباشد و اما مستمع آنکہ می شنود باید بختی شنود ملو باشد از یاد حق و آلہ سماع و آن مرامیست چون چنگ و در باب دشل آن باید کہ در میان نہ باشد این چنین سماع حلال است۔

اب آگے انصاف و دکر ہے اور اگر ان شرائط سے بھی قطع نظر کیا جائے تب بھی

سمجھنا چاہیے کہ سماع میں ایک خاص اثر ہے کہ کیفیت غالبہ کو قوت دیتا ہے۔ اس زمانے میں چونکہ اکثر نفوس میں خبیث و حبیب غیر اللہ غالب ہے، اسی کو علیہ ہوگا پھر جب حبیب غیر اللہ حاکم ہے تو اس کے سبب کو کیا فرمایا جائے گا؟

فصل :- خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ استغراق میں ترقی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ترقی حاکم عمل سے ہے۔ اور اس میں عمل کا انقطاع ہو جاتا ہے۔ فصل :- شارح مکشّن راز فرماتے ہیں کہ معنی اہل کمال کی تقلید سے بدون غلبہ حال کے خلاف شرعیّت کلمات مذہب سے کمال کو کافر مت بنو صاحب مکشّن راز کا شعر ہے۔
ترا کر نیت احوال مواجید مشو کافر نادانی تقلید

فصل :- مرجع البعین میں ہے کہ اگر مکرر علیہ میں صوفی کے مذہب سے کچھ نکل جائے تو اس پر نہ اعتراض کرو، نہ تقلید، طریق اسلم سکوت ہے۔ قائم کہتا ہے کہ مطلب یہ ہے کہ اس شخص پر اعتراض نہ کرو باقی وہ بات تو ضرور قابل اعتراض ہے خصوصاً جبکہ عوام کو مضر ہو، اس وقت اس کی غلطی ظاہر کر دینا واجب ہے۔

فصل :- قرآن و حدیث کے ظاہری معنی کا انکار کرنا کفر ہے البتہ ظاہر کو تسلیم کرنا اور اس کے باطن کی طرف غور کرنا محققین کا مسک ہے۔ مثلاً حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کتاب و دہاں فرشتے نہیں جاتے اہل ظاہر نے تو کتاب پالنے کو بلا سمجھا مگر دل میں صفات کلیہ کو ہمیشہ جمع رکھا۔ ان میں قویہ کسر رہی مگر ایمان موجود ہے جس سے مراد پٹ کر جنت تو دل جلدی مٹی۔ مگر یہ ظاہر ہے کتاب پالنے کی اجادت دی اور کہا کہ مولوی لوگ حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے مراد قلب ہے اور لا کہ ہے ملوانوار غیبیہ اور کلیہ مراد صفات سبعہ وغیرہ۔ یہ لوگ شرع کا انکار کر کے کافر مذہبی جہنم ہوتے۔

محققین نے کہا کہ مطلب تو حدیث کا وہی ہے جو اہل ظاہر سمجھے مگر اس میں خود کوئی
چاہئے کہ ظاہر کو کتنے سے کیوں نفرت ہے صرف اس کے صفات ذمیرہ سببہ و
نجاست و حرص و غضب غیر ملکی وجہ سے تو معلوم ہو کہ یہ صفات مذکور ہیں۔ پھر
جب ظاہری گھر میں کتا رکھنا جائز نہیں تو باطنی گھر میں ان صفات کا رکھنا کیسے
جائز ہو گا۔ اس محقق نے ظاہر اکتا پالنے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلل مطابق
ہے اور باطن ان صفات مذکورہ کے ساتھ متصف ہونے کو بھی حرام کہا کیونکہ وہ مدلل
الترامی ہے۔

فصل اول کشف نے فرمایا ہے کہ ہر لطیفے میں دس دس ہزار حجابات ظلماتی
و تاریکی ہیں اور لطیفہ قابلہ کو ملا کر سات لطیفے ہیں تو ستر ہزار حجابات ہرے ذکر سے
قلبت دفع ہوتی ہے۔ اور نور لطیفے کا سلک کو نظر آتا ہے یہ علامت ان حجابات
کے اٹھ جانے کی ہے مثلاً حجاب نفس کا شہوت و لذت ہے اور حجاب دل کا نظر کرنا
غیر حق پہ۔ اور حجاب عقل کی معانی فلسفہ میں حوص کرنا اور حجاب روح کا ماسخا
عالم مثال کے۔ وہی نذر۔ ان میں کسی کی طرف لفظ نہ ہو مقصود حقیقی کی طرف متوجہ
رہے اور غیر مقصود کی نفی کرتا رہے۔

عشق آن شعلہ است کو چون برفروخت	ہر چیز جز معشوق باقی جملہ سوخت!
تین لاور قتل غیر حق براند	دنگر آخر کہ بعد لاجہ ماند
ماند الا اللہ باقی جسد رفت !!	مرحالے عشق شرکت سذر رفت

فصل اقامہ حجاب و قوف سالک میں

فوائد القواد میں ہے کہ سالک وہ ہے کہ راہ چلے، ادا یافتہ وہ ہے جو بیچ میں
 اکٹھے ہیں جب سالک عبادت میں کوتاہی کرتا ہے اگر عبادی سے توبہ و استغفار
 کر کے بدستور پھر سرگرم ہو گیا تو پھر سالک بن جاوے گا اور خدا تعالیٰ سزا دے گی غفلت
 رہی تو نادریشہ ہے کہ کہیں راجع یعنی واپس نہ ہو جاوے اس راہ کی لغزش کے
 سات درجے ہیں: اعراض، حجاب، تغافل، سلب مزید، سلب قدیم، اتسلی، و علالت
 اول اعراض ہوتا ہے، اگر غفلت و توبہ نہ کی حجاب ہو گیا اگر پھر بھی اصل راہ تغافل
 ہو گیا۔ اگر اب بھی استغفار نہ کیا تو عبادت جو ایک زائد کیفیت ذوق کی زائد کیفیت
 ذوق و شوق کی غمی وہ سلب ہو گئی۔ یہ سلب مزید ہے اگر اب بھی غمی ہی ہو گئی نہ چھوڑی
 تو جو راحت و علالت کہ زیادتی کے قبل اصل عبادت میں غمی وہ بھی سلب ہو گئی
 اس کو سلب قدیم کہتے ہیں اگر اس پر بھی توبہ میں تقصیر کی توجہ دالی کو دل گواہ کرنے
 لگا پرتسلی ہے اگر اب بھی وہی غفلت رہی تو محبت تبدیل عبادت ہو گئی۔ نعوذ باللہ
 تمہد

چوتھا باب اصلاح اغلاط میں

غلطیاں تو بیشمار ہیں مگر میں آج کل لوگ زیادہ مبتلا ہیں ان کی اصلاح چند فصولوں میں ذکر کرتے ہیں اس غلطی کی اصلاح کہ فقیری میں اتباع شریعت کی ضرورت نہیں۔ قزعات میں ہے کل حقیقۃ علی خلاف الشریعۃ نذرتہ یا ملۃ اور اسی میں ہے ما لنا طریق الی اللہ الا علی السجۃ للشرع لا طریق لنا الی اللہ الا ما شرعہ اسی میں ہے فمن قال ان ثم طریقا الی اللہ خلاف ما شرع فتولہ زور فلا یقتدی بشیخ لا ادب حضرت بایزید فرماتے ہیں۔ لو فطرتم الی رجل اعلیٰ من الکرامات حتی یرتک فی الہوا فلا تقصروا بہ حتی تنظر و نہ کیف تجدونہ عند الامر والنہی وحفظ الحدود و ادا الشیخ حضرت حمید فرماتے ہیں الطرق کما ہا مسدودۃ علی الخلق الا علی من اتبعہ اثر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قزعات میں ہے فما عند اللہ من لم یحکمہ یمکن فان اللہ ما اتخذ ولیا جاہلا و فیہ ان البطالۃ مع

لہ من الناس ۱۔ لہ تفسیر ۲۔ لہ جو حقیقت شریعت کے خلاف ہو بدعت اور مردود ہے ۳۔ لہ نہیں ہے ہمارے لئے اللہ کی طرف کو کوئی راستہ مگر شرعی طبع سے اور نہیں ہے کوئی راہ ہمارے لئے اللہ کی طرف کو مگر وہی جو اس نے شریعت میں بتو دیا ہے ۴۔ لہ جو شخص کہے کہ وہ کوئی راہ ہے اللہ کی طرف بخلاف اس کے جو شریعت سے بتو دیا اس کا قول جھٹا ہے ۵۔ لہ شیخ کو قصداً بتو دیا کہ جو کہ اب نہ ہو ۶۔ لہ اگر تم ایسا آدمی دیکھو کہ کہتا ہے یہاں تک کہ ہوا میں اترے تو جھوٹے میرے کہاؤں جب تک کہ میں دیکھ لو کہ امر نہیں اور خطہ مسود اور پانچ گنا میں کیا ہے ۷۔ لہ سب مذہبی بندگان کی مخلوق پر سوائے اس کے جو قدم قدم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۸۔

العلم خیر من العمل مع الجھل (انسان) اور اس باب میں ہزاروں ارشادات
 بزرگوں کے مذکور ہیں کہاں تک کھسا جائے تشریح میں حضرت ذوالنون مصری و سنی
 سقطی و ابوسلمہ بن و احمد بن ابی الحواری و ابونعیم حلاء و ابوشامہ و نور بن ابی سعید
 حرازے اور دوسری کتابوں میں مثل دلیل العارفین، ملفوظات حضرت خواجہ عجمی
 الدین چشتی و مکتوبات قدوسیہ حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہیؒ اور
 قوت القلوب ابوطالب مکی وغیرہ میں یہ مضمون نہایت استحکام کے ساتھ مذکور و نقل
 ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ فقر میں اول علم شریعت پھر عمل شریعت کی سخت
 ضرورت ہے اور بدن اس کے آگے راہ نہیں نکلتی۔ اور کبھی کوئی شخص رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کیے اور طریق بدعت کو اختیار کر کے دلی نہیں ہو سکتا۔
 جب بدعت قاطع طریق ہے تو کفر و شرک کا تو کیا پوچھنا ہے آج کل لوگوں نے
 علم و عمل کے اڑانے کو دو لفظ یاد کئے ہیں۔ علم کی نسبت جناب اکبر اہل عمل کی نسبت
 دعویٰ آزادی۔

صاحبو! جناب اکبر کے اگر یہ معنی ہوں تو جتنے بزرگوں کے نام لکھے گئے ہیں وہ
 جھوٹے بلکہ محبوب ٹھہرتے ہیں یہ ایک اصطلاحی نقطہ ہے حقائق کے قاعدے سے اس کے

مست نہیں ہے اللہ کے نزدیک جو شخص جانتا ہو اسکے مکمل کو کس درجہ میں کیڑا کر لیا جائے نہیں بنایا کسی جاہل کو دل۔ اور
 اسی تو مانتے ہیں کہ بڑا دھرم ہے بیوقوفی کرنا بہتر ہے اس علم سے جو ہیں سے۔ وہ نقطہ یہ اس لئے کہ عالم
 اگر کوئی بیوقوف بات بھی کرے تو وہ اس سے بڑی نہیں ہوتی کہ کفر و شرک کا مذہب پہنچ جائے اور چونکہ اسکی بڑائی
 سے واقف نہ ہوگا امید ہے بخلاف جاہل کے کہ باادراکات ضروریہ اہل نماز و دعا بھی دست نہیں ہوتا اور اہل
 سے کفر و شرک لازم آجاتا ہے اور چونکہ اسکی بڑائی سے واقف نہیں اس لئے تو یہ بھی نصیب نہیں ہوتی۔

بہت باریک معنی میں مگر موٹے سے معنی یہ سمجھو کہ حجاب اکبر اس پر ہے کو کہتے ہیں جو بادشاہ کے قریب چار ہوتا ہے کہ وہاں پہنچ کر بادشاہ کا بہت ہی قرب ہو جاتا ہے تو اس میں علم کی مدح ہے یعنی جب علم حاصل کر لیا تو جتنے حجاب تھے سب اٹھ گئے یہاں تک کہ حجاب اکثر تک پہنچ گیا، اب ایک سخی سے حیرت کا غلبہ ہوئے حجاب بھی اٹھ چکا واصل ہو جائے اور جس نے سرے ہی سے علم حاصل نہیں کیا خواہ تحصیل سے یا صحبت علمائے وہ تو ابھی بہت پردوں کے پیچھے ہے اور بہت دور راہ دعویٰ آزادی تو آزادی کے معنی باب اصطلاحات میں گذر چکے ہیں کہ قید شہوت و غفلت سے آزاد ہونا ہے نہ کہ احکام محبوب حقیقی سے ۵

مگر تو خواہی حسری دل زدگی	بندگی کن بندگی کن بندگی
زندگی مقصود پیر بندگی ست	زندگی ہے بندگی شہر بندگی است
ہو خضوع و بندگی ماضی راز	اندین حضرت نہ انداز اعتبار
ہر کہ اندر عشق باید زندگی	کفر باشد پیش او جس نہ بندگی
ذوق باید تا حد طاعت بر	مغز باید تا حد روانہ شجر

اگر یہ شجر ہے کہ علم حقیقت اگر علم شریعت کے خلاف نہیں ہے تو زکوٰۃ لے
اسرا کو کیوں پوشیدہ کیا ہے۔ شریعت تو اطہار کے قابل ہے تو اس کا صل بھی طریح
سمجھو کہ پہلا یہ دعویٰ نہیں کہ علم شریعت ہی کو علم حقیقت کہتے ہیں بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ
علم حقیقت علم شریعت کے خلاف نہیں ہے یعنی یہ نہیں ہے کہ شریعت ایک چیز کو حرام یا
کفر کہا ہے حقیقت میں وہ حلال اور ایمان ہو جاوے۔ مثلاً دیوانی کا قانون اہل
نوبہ داری کا اور مگر یہ نہیں کہ جو چیزت قانون اول میں جائز ہو وہ قانون دوم میں

تاجائز ہو یا بالعکس۔ اہل البتہ ہر ایک کے مضامین جدا گانہ ضرور ہوں سبوں تو
 شریعت کے مضامین کی نفی نہیں کرتے، پوشیدہ کرنے سے جو شبہ پیدا ہوتا تھا وہ تو رفع
 ہو گیا اب یہ بات سمجھ لینے کی ہے کہ پوشیدہ رکھنے کی کیا وجہ ہے۔ تو سمجھنا چاہیے کہ قابل
 افتخار کے عین امر ہوتے ہیں۔ ایک امر اگر سو اہم غزالی نے اسکی کئی وجہات فرمائی ہیں۔
 جن کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ مضامین مخالف شرع تو نہیں ہوتے مگر دقیق زیادہ ہوتے ہیں جو عام
 کے فہم میں نہیں آسکتے اور ان کو مضرب ہوتے ہیں دوسرے تعلیم سلوک کے طریقے۔ اس میں
 افتخار کی وجہ یہ ہے کہ اعلان میں اسکی بے قدری اور دوسرے طالب کی ہوسنا کی کا
 احتمال ہے۔ میرے ثمرات مجاہدہ و مکاشفات وغیرہ اس کا افتخار بوجہ احتمال زیادہ ہو
 گئے ہے غرض کسی امر کا افتخار اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ مخالف شرع ہے اور اگر فرضاً
 ایسا ہو تو مقابل رد و انکار کے ہے علامہ کلام یہ کہ جس کو دولت وصول میسر ہوئی
 ہے علم شریعت و اتباع سنت کے ہوئی ہے اور اگر کسی بزرگ کا کوئی قول و فعل خلاف
 سنت منقول ہے یا تو سکرانہ غلبہ حال میں وہ امر صادر ہوا یا وہ حکایات مطلقاً منقول
 ہیں یا ان نے کسی باریک مسئلہ میں جہاں دلیل شرعی و فحی و دقیق تھی خطائے
 اجتہادی ہوئی جس میں وہ شرعاً معذور ہے اور غلطی تعالیٰ سے ان کو بچد
 نہیں ہوا۔ یہاں تو کھلم کھلا مخالفت بلکہ اسکی نفی اور اس کے ساتھ استہزاء و تمسخر کیا
 جاتا ہے۔ جس سے کفر ہونے میں شک و شبہ نہیں۔ یہاں سے معلوم ہو کہ خلاف

سلفہ دارشادہ الطالین فرمودہ علامہ السیاحیہ برکت درجئے اعمال آنہا را یا فہرستہ خطائے اجتہادی
 است و مجتہد محض ضرورتاً دیکھ کر ثواب دارد و مجتہد مصیبت دارد و ثواب دارد اگر چنین باشد طاعت
 بر فقہاء بکبر بر تمام عالم تک می شود۔

شرع کوئی کام کراہت نہیں۔ مثل طواف قبر و جدہ مشائخ و غیرہ کا ذکر باب
مسائل میں آجی چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ شیخ کی اطاعت جی جیسی تک
ہے کہ وہ اللہ و رسول کے خلاف نہ کہے، نہ نہ اس شیخ ہی کو سلام نہ نصحت نہ کرنا چاہے
حضرت نوری فرماتے ہیں: متن ساریتا میدعی مع اللہ تعالیٰ حلقہ تخریجہ

عن خدامہ الشریعہ فلا تفرق منہ شیخ سعد الدین شریع رسالہ
مکیہ میں فرماتے ہیں اگر نادان خود بجا بل یا اہل بدعت را امانت آرد
یا از دست او خرقہ بہ باطل پوشید باز بخدمت شیخ حق رود تجدید ملاقات کند
تا مگر از نہ شود۔

فصل سے عورتوں اور مردوں کی مخالفت کا مضر ہونا

جواب نہیں میں حکایت لکھی ہے کہ ایک شخص طواف کرتا جاتا تھا اور کہتا
تھا اللہم انی لا عوذ بک منک کسی نے اس کا حال دریافت کیا کہنے لگا کہ
ایک بار کسی امر حسین کو نظر ثبوت سے دیکھا تھا، اسی وقت غیب سے ایک
طمانچہ لگا جس سے آنکھ جاتی رہی۔ یوسف بن حسین فرماتے ہیں۔ رأیت
آیات العزیز فی صحنۃ الاحداث و معاشرۃ الاصدقاء و رفقاء
النسوان شیخ را علی فرماتے ہیں اذا اراد اللہ ہوان عبد القہار الخ

ملہ قیصر۔ ملہ جہاں میں۔ ملہ جگر و بکرو کا شکر کی میت اور قرب میں ایسی حالت کا دعویٰ کر لے کہ
حدود شرعی سے خارج ہے اس کے قربت چکر۔ ملہ قیصر۔ ملہ ایکما میں نے آفات عونیہ کو
ارودوں کو بیل بول کر نے ادنا جنوں سے ملے میں اور عورتوں کے زہار رنگے میں۔ ملہ جب لکھنا۔

۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ہر لاء الالبان والجیف یوید بہ صعبۃ الاحداث منظر قریبی فرماتے ہیں انھیں الارفاق ارفاق النوان علی ای وجہ کان کسی نے حضرت شیخ نصیر آبادی سے کہا کہ لوگ عورتوں کے پاس بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کے دیکھنے میں ہماری نیت پاک ہے انہوں نے فرمایا مادامت الاشیاء باذیۃ فان الامد والنہی باقی والتحلیل والتحریم مخاطب بہ اور غضب یہ ہے کہ بعض اس کو فدیہ قرب الہی سمجھتے ہیں خدا کی پناہ اگر معصیت و ریبہ قرب الہی کا ہو تو سانسے زندی بھڑوسے کامل دلی ہوا کریں اور یہ جو مشہور ہے کہ بدون عشق مجازی کے عشق حقیقی حاصل نہیں ہوتا اول تو یہ قاعدہ کلیہ نہیں دوسرے عشق حلال موقع پر بھی ہو سکتا ہے۔ صرف نکتہ اس قاعدہ میں یہ ہے کہ عشق مجازی سے قلب کے تعلقات متفرق قطع ہو جاتے ہیں اور نفس ذلیل ہو جاتا ہے اب صرف ایک بلا کو دفع کرنا ہوتا ہے اس کے دفع کرتے ہی کام بن گیا۔ سو یہ غرض تو اولاد دینی بنی گائے، عینیں ہر چیز کے ساتھ زیادہ محبت کرنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ غیر عورت اور مرد کی کیا تخصیص ہے اور اگر اتفاقاً بلا اختیار کہیں دل چسپ ہی گیا تو اس وقت مجازی سے حقیقی حاصل ہونے کیلئے یہ شرط ہے کہ محبوب اور محب میں دوری ہو ورنہ وصل و قرب میں تمام عمر اسی میں مبتلا رہے۔ اسی لئے مولانا جامیؒ فرماتے ہیں ،،
 دینی، باید کہ در صورت نمانی ورین پل زد خود را بگزرانی
 یہاں تو ہر روز نیا معشوق تجویز ہوتا ہے۔ بقول شاعر

لے نرمی اور ہرانی کرنے میں سب سے بڑا عورتوں سے نرمی اور ہرانی کرنا ہے بطور ہولہ جبکہ حکیم انانی
 اتی ہمار اور نہی باقی ہے اور خلیل و تحریک کے ساتھ مخاطب ہے۔ ۱۲۰

زن نوکن لے یار در ہر سہد کہ تقویم پارمینہ نباید بکار
 مخلوط نفسانیہ و لذات شہوانیہ حاصل کرنے بچنے بزرگوں کے اقوال کو آڑ
 بنارکھا ہے اور دل کا حال اللہ کو معلوم ہے اور خود ان سے بھی پوشیدہ نہیں،
 انصاف اور حق پرستی ہو تو ب کچھ امید ہے

خلق را گیرم کہ بغیر بی تمام در غلط اندازی تاہر خاص و عام
 کار با خلق آری جسدہ راست با خدا نزدیک و وسیلہ کے رواست
 کار با خدا راست باید داشتن رایت اخلاص و صدق امر داشتن
 فضائل و برزخ مرشد کو خدا جانتا اس غلطی کی اصلاح باب مسائل میں ہو چکی ہے
 فضائل و جنت و دوزخ کو موجود نہ سمجھنا یہ اعتقاد صریح قرآن مجید کے خلاف ہے
 اور اگر اس کی تفصیل بدلی جاوے تو اس کی تحقیق اور باب مسائل میں ہو چکی ہے
 اس سے اطمینان کر لیجئے۔

فصلکہ قرآن مجید کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سمجھنا موٹی بات ہے اس
 صحت میں ایسی آیتوں کا کیا مطلب ہوگا مثلاً کتاباً أنزلناہ الیک جس کو
 ہم نے آپ کی طرف نازل کیا۔ یہ کون کہہ رہا ہے اور کس سے کہہ رہا ہے، اللہ تو یہ
 ایمان تو گیا ہی تھا فعل بھی گئی، گزری، خیر انکشیہ و الاخیرہ ذالک، حو
 الحشر ان الیسین۔ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو شیطان
 نے گمار رکھا تھا۔ میں اس کے کان میں دھیرے بچھے اذان کہنے لگا، اندھے شیطان
 نے پکارا کہ مجھے چھوڑ دو اس کو قتل کر ڈالو۔ یہ قرآن کو مخلوق کہتا ہے۔ فقط

اللہ اکبر قرآن کو حادث اور کلام مخلوق کہنے سے شیطان کو بھی نفرت ہے اور انہیں کہ آدمی کا ایسا اعتقاد ہو، پھر دلی ہونے کا دلائل۔

فصل ۱۰ ایک غلطی یہ کہ زبان ادویث کی احتیاد نہیں کرتے یعنی زبان سے جو کلمہ چاہتے ہیں یہی ایک کمال دیتے ہیں خواہ اس سے کفر ہو یا وہ بے یقینی حق تعالیٰ کی بنیاد میں بے ادبی اور گستاخی ہو یا وہ بے یقینی سمجھتے کہ

بے ادب را اندرین رہ بازیت	جائے او برد و شد در ذاتیت
از خدا جو نیم تو فسیق ادب	بے ادب محروم نامد از فضل ادب
بے ادب تنها نہ خود را داشت بد	بلکہ آتش در ہر آفاق زد
ہر کہ گستاخی کند اندر طریقی	باش داد در بوج حسرت غریقی
ہر کہ گستاخی کند در راہ دوست	رہن مردان شد و نامر و دوست
بد گستاخی کو ف آفتاب	شد عزا ز بی زجرات بقیاب

خصوصاً حدیث الوجود کے دعوے میں تو زبان کو کلام ہی نہیں کہی خدا کو بندہ بنا دیا۔ کہیں بندے کو خدا ٹھیل دیا۔ سر با اعی

ایسے پردہ گمان کہ صاحب تحقیق	واندر مفت صدق و یقین صدیقی
ہر مرتبہ از وجود حسیکے دارد	کو حفظ مراتب نہ کنی ز اندیشے

اس مسئلہ کی جو خاص غرض تھی کہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیا جائے اس کی تو جوابی نہیں لگتی زبانی جمع خروج سے کیا ہوتا ہے

از صاحب دل بخار کثرت رفتی	نوشتر کہ ہرزہ در وقت سستی
مغرور سخن مشوکہ تو حید خدا	واحد دیدن بود نہ واحد گفتی

اور شکم کی بے اعتیاطی یہ کہ حلال و حرام کی کچھ پروا نہیں کرتے سود خوار زین بٹاری جو کوئی ہو سب کی دعوت نذرانہ قبول کر لیتے ہیں۔ بزرگوں نے صاف فرما دیا ہے کہ بدون اکل حلال انوار الہی نصیب نہیں ہوتے۔ شاہ کرمانی فرماتے ہیں :-
 من غفل نصبر عن المحارم وأمسك نفسه عن الشهوات وعس باطنه
 بدوام المسراقیتا وظاہرعا باتباع السنۃ وعود نفسه اکل للحلال لم
 یخلع فراستہ۔

فصل :- ایک غلطی یہ کہ بعض کا اعتقاد ہے کہ فقیری میں کوئی ایسا وجہ ہے کہ وہاں پہنچ کر احکام شرعی ساقط اور معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ اعتقاد صریح کفر ہے۔ جب تک کہ ہوش و حواس قائم رہیں ہرگز احکام شرع معاف نہیں ہو سکتے البتہ بے ہوشی کی حالت میں معذور ہے۔ حضرت ابراہیم بن شیبان فرماتے ہیں
 علم الفناء والبقاء یدور علی اختلاف الوحدانیتا وصحتا العبثیۃ
 کما کان غیروہذا فهو المغالط والزندقة کسی نے حضرت جنید سے
 ذکر کیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو واصل ہو گئے اب ہم کو ان ظاہری
 احکام کی کیا حاجت ہے آپ نے فرمایا بیشک واصل تو ہو گئے مگر جنیم واصل
 ہوئے انھار سید نہیں ہوتے اور ارشاد فرمایا کہ زنا کرنے والا اور چوری کرنے

سلہ میں نے کمال اپنی آنکھوں سے دیکھا چندوں سے اوروں کا اپنے نفس کو ثورات و لذات سے اجاڑا دیا اپنے
 باطن کو حکم مرآت سے اور ظاہر اپنے کو اتباع سنت سے اور جو کر گیا اپنے نفس کو اکل حلال کا سکی خواست
 کبھی غلط کر گئی ۱۱ سلہ تشریح ۱۱ سلہ علم قابض یعنی علم تصرف کا بار و ولایت کے انھوں نے مجددیت کے
 ٹھیک کرنے پر مجاہد و جوں کے سوا ہے وہ سب جو کہ بڑی راہ پر دینی ہے ۱۱ سلہ تشریح ۱۱ سلہ روایت ۱۱

والا بہتر ہے ایسے شخص سے جس کا یہ اعتقاد ہو اور فرمایا کہ اگر میں ہزار برس زندہ رہوں بلا قدر شرمی و ذلیفہ بھی ناخبر نہ کروں۔

فصل ہ ایک غلطی یہ ہے کہ اپنے کمالات کا صراحت یا اشارہ دے اور اقتدار کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور دوسروں کی تحقیر و تلوین قال اللہ تعالیٰ فَكَلَّا تَرَكُنَا وَنَحْنُ نَعْتَدُكَ رَقِيقًا نَقُولُ أَتَيْنَا بِكَ فِجْوَا كِبَا عِجِبَ دَعَوٰی كِیَا كَرْتِی مِّنْ كِبَا رِیٰی نسبت ایسی قوی ہے کہ گناہ کرنے سے بھی نہیں فخر نہیں آتا، اور بعض جتنے ہیں کہ ہکونڈوں زبانیوں کے گھوڑے ترقی ہوتی ہے یاد رکھنا چاہیے کہ یہ نسبت جس کو مصیبت بقایا ترقی ہو شیطان نسبت ہے اور ایسی ترقی کو کفر و استلج کہتے ہیں بخدا کی پناہ! ایسے شخص کے لاپرواہی کی کوئی امید ہی نہیں، مگر بھرا سی دھوکہ میں چننا دیتا ہے۔ رشحات میں ہے حضرت خواجہ عبید اللہ احراز فرمود کہ مکر الہی دوست کیے بہ نسبت حوام دیگرے بہ نسبت خواص مکرے کہ بہ نسبت حوام است ارفاد نعمت است۔ باوجود تفصیل و خدمت دکرے کہ بہ نسبت خواص است ابقائے حال است۔ باوجود ترک ادب حضرت شیخ قطب العالم عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں۔ درکار مستقیم ہاش و در شرع شدید ہر چند استقامت شروع است و در کار است انوار انوار است و اسرار اسرار دمی آرند مریدے نوے میدید پیش پیر حضرت است کہ من چنین نور دمی بنیم پیر فامانے روزگار فرمود بدو یکشت گاہ از حق غیر بی بے اذن بگیر مریدیم چنان کہ در نلہ در پردہ شد مرید پیش ازین حال عرض شد است

پیر بچی رسیدہ فرمود خا طر جمع دار کہ آن نور حق ست کہ اگر باز کتاب خلاف
شرع آن نور مشکوف ہوئے اور نبوئے بکہ ظلمت ہوئے حق نبوئے باطل ہوئے
سہ ہر چہ درو داعیہ شرع نیست دوسرے دیو بود بے نزاع۔

فصل ہدایک غلطی یہ ہے کہ احادیث کے بیان کرنے میں نہایت بے احتیاطی ہوتی
ہے۔ حدیث کی تحقیق علمائے حدیث سے کرنا چاہئے یہ کسی طرح درست نہیں کہ کسی
اردو فارسی کی کتاب یا کسی عربی کی غیر معتبر کتاب میں حدیث کا نام دیکھ لیا اور
اس سے استدلال شروع کر دیا۔ بہت سی عجیب و غریب حدیثیں جن کا کہیں تہ نہیں
مشہور ہیں۔ جیسے انا عرب بلا میں۔ اور مثل اس کے چکے نہ الفاظ کا پتہ نہ معانی کا
نشان۔ حدیث شریف میں اس مقدمہ میں سخت وعید آئی ہے۔ من کذب علی
متعبدا فلیتبوء مقعدا من النار اسی قبیل سے یہ دعویٰ کرنا کہ حضور مقرر
عالم علی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کئی ہزار کلمات تھوڑے جوشب
معراج میں آپؐ لائے تھے سبک علیہمہ ملحقین فرماتے اور کوئی اس کے قابل نہ تھا
اس دعوے میں کتنے جھوٹ جمع ہوئے ہیں۔ اول یہ کہ آپ کو کئی ہزار کلمات تھوڑے
کے معراج میں عطا ہوئے۔ دلی کو اس کی اطلاع کس طرح ہوئی؟ دہاں تو اس
تقدیر باہم ہے کہ فرشتہ تک کو اطلاع نہیں ہوئی۔ یہ کہاں کھڑے بنتے تھے؟ جس
ایسے مقام کا لازم کو معلوم ہو سکتا ہے۔

اکتفل کرا دماغ کہ پرسد ز باغبان ببل چہ گفت و گل چہ شنید و مہا چہ کرد و نہ کرد
دوسرے جھوٹ یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو آپؐ نے ملحقین خفیہ فرمایا انہو حضرت علی
کرم اللہ وجہہ کے کسی وجہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپ کو سورعالم علی اللہ علیہ وسلم نے

کچھ خاص باتیں بتلائی ہیں آپ نے نہایت اہتمام سے اس کا انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے پاس کوئی خاص چیز نہیں مگر قرآن مجید کا سمجھنا جو آدمی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے غایت ہوتا ہے۔ سو یہی فہم شہ تھا اس کو نسبت کا جو بدولت صحبت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے میں پہنچی تھی اور وہی اب تک سینہ بسینہ منتقل ہوتی آئی ہے۔ یہی منی ہیں اس قول کے کہ تصوف سینہ بسینہ آتا ہے اور یہ نہیں کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوشیدہ باتیں کا نا پوسی کے ذریعہ سے اب تک آرہی ہیں۔ مگر ایسے بے اصل دعوے کا انتظار کیا جاوے تو کام کا رختہ ہی درہم برہم ہو جاتا ہے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ میاں کتابوں میں گو لکھا ہے کہ حاتم بڑا سخی تھا مگر یہ علم سفید ہے اور مجھ کو اپنے بزرگوں سے یہ راز سفید بہ سینہ پہنچا ہے کہ بڑا کجس تھا مگر سیات کسی سے کہتا نہیں ورنہ خشک ملانے تم کو جھٹلا دیں گے اس طرح جس چیز کو چاہو سینہ بسینہ لے آؤ پھر جس چیز کا اعتبار رہے گا۔

تیسرا جھوٹ یہ کہ سب صحابہ کو نعوذ باللہ ناقابلِ ٹھیرا یا اور قرآن وحدیث سے صحابہ کے خصوصاً خلیفہ اول کے فضائل و کمالات سب شہاہ جاتا رہے نہیں بلکہ دنیا میں ہے کہ فاضل ترین ہر امت حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اندوید اہل تجرید و بادشاہ اہل تفرید مشائخ ایشان را مقدم ارباب مشاہد میدانند و جہاں فخری فصلک۔ ایک غلطی یہ کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار ہوگا اسی طرح دنیا میں دیدار کے قائل ہیں۔ جانا چاہیے کہ قرآن مجید میں مولیٰ علیہ السلام کا قصہ مذکور ہے کہ دنیا میں دیدار کی تنگی اور لن ترانی جواب بنا، حدیث شریف میں موجود ہے۔

سبحانہما سبحانہما کی بدولت خالق و مخلوق قرآن آپ پر مشرف ہوئے تھے۔

اَنْتُمْ لَنْ تَرَوْا رَبَكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا۔ یعنی موت سے پہلے کسی خدا تعالیٰ کو نہ دیکھو گے۔ دوسری حدیث میں ہے۔ سَجَابَةُ الْوَرْدِ لَوْ كَشَفَهَا لاحتَرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا اَتَتْهُ اِلَيْهَا بِصَوَاعٍ مِنْ خَلْفِهِ رِجَالُ مُسْلِمٍ اب قرآن وحدیث کے بعد اور کون چیز ہے جس پر یقین آوے۔ قال اللہ تَعَالٰی قَبْلَ اَنْ يَّجِيَّ حَدِيثُ بَعْدَ الْيَوْمِ مَيُّوْنَ اب فارغین کا کلام سنئے کیا فرماتے ہیں۔ مَتْبَاحُ الْبَدَايَةِ میں ہے رویت جہان در جہان متعذر است چہ باقی در فانی نہ نگذارد آخرت مومنان را موعود است و کافران را ممنوع۔

کشف الآثار میں ہے۔ روز سے در مجلس جناب ارشاد آداب قبلہ کو من غوث الثقلین شیخ محی الدین ابو محمد سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در خواہ مذکور شد کہ فلاں مرید یا جناب میگوید کہ من جناب حق سبحانہ و تعالیٰ بچشم سرمدی بینم۔ آنحضرت ادا بحضور خود خواند و پرسیدند۔ اعتراف نمود پس آنجناب اذ اذین قول منع فرمودند و بعد گرفتند کہ بار دیگر این چنین نگوید۔ حاضران سوال کردند کہ این مرد حق است یا باطل، فرمودند حق است لیکن امر برے فبئس گشتہ و فبئس آنست کہ تھے بچشم سرور جمال را دید در همان وقت البصیرت کہ رویت قلبی است سوراخی بطرف بصر او پیدا گشت و شعاع بصرش منور شد، حق تعالیٰ مقصود شد پس آنچہ بصیرتش مشاہدہ کرد مظلون او شد کہ بصر من دیدہ است و فرق نکرد کہ این

عہ بہ تحقیق تم ہرگز نہ دیکھو گے اپنے رب کو جب تک نہ مر جاؤ۔ ۱۱۷ اس کا جواب نور ہے اگر اسے اٹھادے تو اس کے انوار و اثر البصر تک خلقت کو جلادیں یعنی کل خلقت کو ۱۱۸ اب اس کے بعد کس بات پر ایمان لادیں گے ۱۱۹ جواہر نفیسی ۱۲۰ جواہر نفیسی ۱۲۱ جواہر نفیسی ۱۲۲

جادو روایت است حضرت شیخ قوام الدین کا ارشاد ہے مکاشفہ نہایت کہ ہویت
حق سبحانہ و تعالیٰ اور پاک کنند و دریا بند ہر چہ خواہی نہ رویت قلبی را خواہ رویت بعیرت
خواہ مکاشفہ خواہ شاہدہ، باصطلاح صوفیہ رویت قلبی است نہ رویت حیاتی کہ بحاسہ
بصرت حق وارد۔ بحر العلوم شرح ثنوی میں فرماتے ہیں دین تہی حضرت موسیٰ علیہ السلام
شاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ نمود وہ سبب شاہدہ فانی شد نہ رویت حاصل نہ
شد۔ مکتوبات قدوسی میں ہے آپ نے انیابید یقین گویند کہ حجاب در میان است و آنچه
آنجا بود حیلان نامند کہ ارتفاع حجاب از میان است (انوار العارفین)

حیاء العلم میں ہے: یُبْعَثُ بِالْعَيْنِ وَالْأَبْصَارِ فِي الدُّنْيَا الْآخِرَةِ دَوَارُ الْقَرَارِ دَلَا
یُرَى فِي الدُّنْيَا مَحْصُلُهُ رَكْبُ سُلُوكٍ فِي نَامِ قَائِمٍ جَوْشَاءُ هَوْنًا كَمَا هُوَ وَ
رویت قلبی ہے جیسے اوپر گزرتا چکا اور نیز مقام مشابہ خواب کے ہوتا ہے سو خواب میں اللہ
تعالیٰ کا دیکھنا ممکن ہے۔

تنبیہ: بعض اوقات سلک روحانی تجلی کو تجلی ربانی سمجھ کر گمراہ ہوتا ہے اس
مقام پر شیخ کمال محقق کی ضرورت ہے۔ در مکتوبات چہار دہم حضرت کبیری خیریت است بلکہ کہ
تجلی عبادت و ظهور ذات و صفات الوہیہ است جل جلالہ و روح را نیز تجلی باشد و بسیار
روزگار دین مقام غیور شدہ اند و چند اشتقاق کہ تجلی حق یا قند اگر شیخ صاحب تصرف
نہا شد ازین در طہ غلامی دشوار بود۔ اکنون بدان کہ فرق است میان تجلی ربانی و تجلی
روحانی چون آئینہ دل از کدورت دھندہ ماسوی اللہ صفات پذیرد و مشرق آفتاب جمال
حضرت گردد و جام جهان نائے فات و صفات او شود و لیکن نہ ہر کس ما این سعادت شاہدہ
ناید از میان زندگان صاحب دولتے باشد کہ چون آئینہ دل از صفات بشریت صافی کند

بعض صفات روحانی برہیل دے تجلی کند پس گاہ بود کہ ذات روح کہ خلیفہ حق است
در تجلی آید بخلاف خود دعویٰ مانا حق کردن گیرد گاہ بود کہ جملہ موجودات را پیش تحت
خلافت روح ذکر و بنید و مطلق افتد و اند کہ مگر حضرت حق است قیاس برین حدیث
را و آنچه اللہ شئی خضع لہ کل شئی۔ و ازین جنس غلط بسیار افتد کہ تجلی روحانی
و سمت حادث دارد و آن ماقوت اتنا نباشد۔ و از تجلی روحانی غرور پیدا رہد بیا عدو
طلب نقصان پیدا یابد۔ و در تجلی حق بسمانہ و تعالیٰ این جملہ برسترد و تہی بہستی مبدل شود۔
و در طلب بغیر از تشکیلی زیادہ گردد۔ اور بعض بزرگوں کے جو اس قسم کے اقوال ہیں
دیگر ان را مدعہ فساد بود لیکہ را نقد ہم انجبا بود

اس کے سنی شیخ عبد القدوس فرماتے ہیں: معنی ادا کنت آچھے انجام و مدہ بردیت بود
این جا چشم یقین مشاہدہ این مقود را متحقق مشاہدہ خواہند معنی ردیت دانند۔

رفع اشتباہ

بعض بزرگوں کے کلام میں جو تجلی ذاتی کا لفظ پایا جاتا ہے اس سے دھوکہ نہ کھائیں
کیونکہ یہ اصطلاحی لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ سالک کی توجہ الیٰ الذات میں استعد
استغراق ہو جائے کہ غیر ذات کی طرف اصلا التفات باقی نہ رہے حتیٰ کہ صفات بھی اس
وقت ذہن میں مستحضر نہ رہیں۔ اور ایک معلوم کے حضور سے دوسرے معلومات کی
قیمت محل استبعاد نہیں بلکہ بکثرت واقع ہے سو اس کو ردیت سے کوئی علاقہ نہیں۔
علم الکتاب میں اس کی تفسیر کی تصریح کی ہے علاوہ اس کے خود دعویٰ معنی کے اعتقاد
سے بھی تجلی و ردیت میں فرق ہے۔ کیونکہ تجلی کے معنی ہیں ظہور کے سبب صفت حق

تعالے کی ہے اور رویت کے معنی میں دیکھنا۔ رویت ذات میں یہ صفت عبادی ہے تجلی کے اثبات سے رویت کا اثبات لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اس کا حاصل یہ ہو کہ ذات کی طرف سے ظہور ہو سکتا ہے مگر عباد کی طرف سے دید و بینش نہیں ہوتی سو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام میں تجلی کا اثبات فرمایا ہے۔
 بقرۃ تعالیٰ قلنا یحییٰ ربّہ اور رویت کی نفی فرمائی ہے۔ بقولہ تعالیٰ لَنْ تَرَانِیْ۔

غرض قرآن و حدیث و کلام اہل حق سے واضح ہے کہ رویت ذات حق تعالیٰ کے آخرت میں واقع ہوگی، اور دنیا میں ممکن ہے اور بعض اکابر کے کلام میں جو امکان کا ذکر کیا ہے اور مستناع کو مقترکہ کا مذہب قرار دیا ہے اس سے مراد امکان و امتناع عقلی ہے نہ شرعی۔ اور ہمارا امتناع شرعی ہے، بلکہ درود و نصوص کلام الوقوع کے دنیا میں اور امتناع عقلی مدعا نہیں۔ ورنہ آخرت میں کیسے وقوع ہوتا، اس لئے کہ متخیل عقلی ممکن نہیں ہو سکتا۔ چہ جائے وقوع۔ فقط۔

فصل۔ ایک غلطی یہ کہ شیخ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بحیثیت جسد عنصری خدا سمجھنا یہ اعتقاد صریح کفر ہے اس سے اللہ تعالیٰ کا تغیر و تبدل اور ذات اقصیٰ کا تعلیل و حلول اور کلمہ ہزاروں خرابیاں لازم آتی ہیں۔ ظاہری جسد ظاہری محاسن سے محسوس ہے وہ اس توانا قدرت مغزیہ ہے کہ جو اس باطنی اور عقل کی بھی رسائی نہیں۔ خیال و فکر میں جو چیز آدے اللہ تعالیٰ اس سے بھی منزہ ہے۔ مرد و زن و نر و مہنہ کی فرمت ہے۔ کل ما نوحہ قلبک او سمع فی بحار فکرتک او خطر فی معارضات قلبک من حسن او یمام او اداش او جمال او ضیاء او شیعہ او نورا و شخص او خیال فقللہ تعالیٰ بعد من ذلک لا تسبح الی قولہ تعالیٰ لیس یکثلہ شیء و هو السميع السبیر۔

پانچواں باب مولغ طریق میں

یوں تو جتنے معامی اور تعلقات ماسوی اللہ میں سب اس راہ کے رہن ہیں مگر چند فقہری چیزوں کو چند فصول میں بیان کیا جاتا ہے۔

فصل ہائیک نافع مخالفت کرنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کا بیان اور پر گندہ پکڑے افسوس اس زمانے میں رسوم و بدعات کی بڑی کثرت ہے اور تصوف اسی رسوم کا نام لے لیا گیا ہے۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا ینفع من الاسلام الا اسمہ ولا ینفع من القرآن الا صمدہ و لا ینفع فی شعب الکیان۔ جو حقیقت تصوف کی تھی کہ خدا و بقا کی نسبت حاصل کریں اس کے معنی بھی نہیں جانتے ان رسوم کے متہد ہو گئے۔ ابو العباس دینیوی نے اپنے زمانے کا حال فرمایا ہے، تو اس کے زمانے کا کیا ٹھکانہ ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔ نقصوا الکنان التصوف وهو مواہبہا وغیرہا معانیہا یا سامی احد ثوبا هو الطعم زیادۃ و سوء الادب ، اخلاصا و الخرج عن الحق شطحا و التلذذ بالذموم طینۃ و انہام الکھو ابتلاعا و السجود الی الدنیا و صلا و سوء الخلق مولد و النجیل جلا دۃ و السؤل عملا و بیادۃ اللذائہ ملامتہ و ما کان هذا طریق القوم۔

تخیر یہ جملہ غریب آئے گا تو گویا ہر ایک ایسا زائد کرنا باقی ہے مگر اس سے گزرا ہم ہی نام اور نہ باقی ہے مگر قرآن ہے مگر خط و نقوش ، لہذا تو زبانوں نے نہ کہ ان تصوف کو اور بتا کر کہ اس کے طریقوں کو اور چلنے والا اس کے مضمون کو اچھے ناموں سے جو لوگوں نے طبع کو بہتایت نام رکھا اور بے ادب کا غلام اور دین حق سے غل جبانے کا شیخ اور بڑی چیزوں پر حق پانے کا خوش میں اور خواہش کی پیروی کا امتحان اور دنیا کی طرف لوٹ آئے کا دلیل اور حقیقت کا رعب اور کٹر نسل کا قوت اور مال کا حمل اور نذر بقاء اور پھوٹائی کا طمت اور نہیں سے قوم کا یہ طریقہ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ان رسوم کی نسبت فرماتے ہیں نسبت مونیہ قبیحہ ست کبریٰ و رسوم ایشان بسج نمی اندوز۔

فصل۔ ایک نایع یہ ہے کہ غلطی سے کیا بے شروع پیر سے بیعت کر لی یا باسی کو نباہنا
 واجب وہ نمود واصل نہیں تو اس کو کیسے حاصل کرے گا۔ حضرت بغداد کا قول ہے :-
 صحیحۃ اھل البدعة قورث الاعراض عن الحق۔ شیخ قوام الدین فرماتے ہیں :-
 اسے مدد کش محکم معیارین کا کتاب سنت است و میر سلف کہ اہل اقتدا بودند نہ اجازت
 محمود مقام منبر کہ فلاں غرضمند مدد کش است در جگہ کہ با و اجازت خود نشستہ و چیزے کہ
 از شان شیخی مخالف معیار است آن فاسد و باطل یعنی اگر قول و فعل شیخ مخالف کتاب
 و سنت و اجماع بود، هیچ نباشد ان شیخ لائق شیخی و مقتدائی نبود ہر کہ بد و اقد کند بقصود
 نہ رسد، بلکہ اس کو چھوڑ کر دوسرے کامل سے بیعت کرے شیخ سعد الدین فرماتے ہیں
 اگر از نادانی خود یا بل یا اہل بدعت اناوات آورد تجدید اراادت کند فاذ دست از خرقہ
 پوشد تا نگرا نشود۔ اور یہ مشہور ہے شیخ من جنس است اعتقاد من بس است مواصل تو
 ایسے جاہل فاسق آدمی سے اعتقاد باقی رہنا مشکل ہے دوسرے یہ قاعدہ کلیہ نہیں شاذ
 و نادر ایسا بھی ہو گیا ہے جو اس فن سے ذرا بھی واقف ہے جانتا ہے کہ حصول مطلب کا طریقہ
 یہ شیخ کامل کی محبت و تعلیم ہے۔ و بس سادہ شیخ کامل وہی ہے جو جامع ہونا پڑا من
 کا، تیسرے یہ کہ اس سے بے شرع پیر مراد نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اگر پیر نہایت بڑے
 و درجہ کا کامل نہ ہو مگر شرع کے خلاف بھی نہ ہو تو یوں سمجھ کہ اگرچہ ان سے بڑھ کر
 اور کامل ہوں۔ مگر میرے لئے یہی کافی ہیں اور میرا اعتقاد مجھے مقصود ملک پہنچاویگا
 ملہ فیروہ ۲۰۰۰ ہجریوں کی سمیت اللہ سے شہ نور لینے کی آفت ہے۔

فصل ایک غزال مانع حورتن لوگوں کو دیکھنا یا ملنے کے پاس بیٹھنا اٹھنا ہے اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ میں اپنے پیر کے ساتھ چلا جاتا تھا ایک حسین لڑکے کو دیکھ کر اپنے شیخ سے عرض کیا کہ حضرت کیا اللہ تعالیٰ اس موت کو عذاب دیں گے؟ انہوں نے فرمایا کیا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ جلدی اس کا نتیجہ بھگتو گے، وہ کہتے ہیں کہ میں برس بعد میں قرآن پھول گیا، اسی طرح حورتوں سے ملنا جانا خدا تعالیٰ سے کوسوں دور پھینکتا ہے۔ باب الافلاط میں بتفصیل مرقوم ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع زبان و رازی اور دعوئی کمالات و دعویٰ توحید اور گستاخی و بیابلی شریعت کے ساتھ یا حق تعالیٰ کے ساتھ اس کا بیان بھی اوپر ہو چکا ہے۔

فصل ایک مانع شیخ کی تعلیم سے زائد ٹوٹ کر مجاہدہ کرنا کہ چند روز میں گھبرا کر وہ تھوڑا تعلیم کیا ہوا بھی چھوٹا باورے۔ چنانچہ بہت سے لڑکیں کو ایسا اتفاق ہوا قال رسول اللہ ﷺ علیہ السلام و سلم خدا و من الاعمال ما تطیعون فان اللہ لا یعدل حقہ تملا و رواہ الشیخان۔

فصل ایک مانع یہ کہ حصول ثمرات مجاہدہ میں تقاضا و مجتہد کرنا کہ اتنے دن مجاہد کرتے ہوئے اب تک کچھ نتیجہ نہیں ہوا۔ اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ یا تو شیخ سے بد اعتقاد ہو جاتا ہے یا مجاہدہ ترک کر دیتا ہے۔ طالب کو سمجھنا چاہیے کہ کوئی چیز بھی ایسی دفعہ حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو یہی شخص کسی وقت بچہ تھا کتنے دن میں جوان ہوا، پہلے جاہل تھا کتنے دنوں میں عالم ہوا۔ عرض مجتہد و تقاضا گویا اپنے ہادی پر فرمائش ہے۔

مفسر یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعمال میں سے اتنا اختیار کرو کہ اکثراً نہیں۔ کیونکہ اللہ نہیں اتنا اجوبہ تک تم نہ آتا جاؤ۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستجاب لاحد کما ما
 لم یحجل۔ ترمذی۔ اگر کسی وقت دل گھبرا کرے ان اشعار سے
 تسلی کر لیا کرے۔

اشعار

قرنہا باید کہ تا یک کود کے از لطف طبع	عاقبے کامل شود یا فاضلے صاحب جن
سالہا باید کہ تا یک غلغلے ز آفتاب	لعل گرد و درخشاں یا حقیق اندرین
ماہا باید کہ تا یک مشت بزم از پست شیش	صوفیے را خرقہ گرد و یا جامے دار سن
ہفتہا باید کہ تا یک پیسہ از آب دغل	شاد سے را حلقہ گرد و یا شہید سے را کفن
روزہا باید کہ شمع از تظار بے شمار	تا کہ در جوف صدف باطن شود در بدن

فصل۔ ایک نفع یہ کہ شیخ سے محبت و عقیدت میں فتور ملے، یا
 اس سے بڑھ کر یہ کہ شیخ کا آرزوہ کرنا۔ حدیث میں ہے۔ من عادی لی
 ولیا فقد اذنتہ بالمحروب۔

سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول کی جاتی ہے جب تک
 بعدی نہ کرے۔ جو جیسے ولی سے عداوت کرے میں اس کو دعا کی اطلاع دیتا ہوں ۱۱

چھٹا باب صایا جامعہ میں

اس میں چند تفصیلات ہیں۔ فصل۔ امام قشیری کے وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ اول غنائد موانق اہل سنت و جماعت کے دست کرے پھر ضرورت کے موافق علم حاصل کرے۔ خواہ اس سے یا صحبت علماء سے اور اختلافی مسئلہ میں احتیاط پر عمل کرے اور سب معاصی سے توبہ نہ لے کرے۔ اہل حقوق کو راضی کرے مال و جاہ کے تعلقات کو قطع کرے۔ اپنے شیخ کی مخالفت نہ کرے نہ اس پر کوئی اعتراض کرے اپنے باطنی حالات شیخ سے پوشیدہ نہ کرے اور کسی سے ظاہر نہ کرے اگر کچھ قصور شیخ کا ہو جاوے فوراً معذرت کہے اور اقرار خطا کا کرے تاویل نہ کرے۔ بلا ضرورت شدیدہ سفر نہ کرے۔ بہت منہ نہیں کسی سے روائی جھگڑا نہ کرے۔ اپنے پیرو بھائیوں پر حسد نہ کرے، دلوں، عورتوں کی صحبت سے بچے بلکہ ان سے زیادہ کھل کر باتیں بھی نہ کرے۔ جب تک صاحب نسبت نہ ہو جائے کسی کو مرید نہ کرے۔ آداب شرع کا بہت پاس رکھے، مجاہدہ و عبادت میں کستی نہ کرے۔ تنہائی میں ہے۔ اور اگر مجمع میں رہنے کا اتفاق ہو تو ان کی خدمت کرے اپنے کو ان سے کم سمجھ کر برتاؤ کرے۔ دنیا دلوں کی صحبت سے پرہیز رکھے۔

فصل۔ شاہ ولی اللہ صاحب کی وصایا کا خلاصہ یہ ہے کہ بلا ضرورت و مصلحت دینی یا دنیا سے صحبت نہ کرے۔ صوفیان جاہل اور جاہلان عابد اور علما مزاہدان خشک اور جو محدثین اہل فقر سے عداوت رکھیں اور جو لوگ کلام و عقول میں انہماک رکھتے ہیں ان سب کی صحبت سے بچے۔ ایسے شخص کے پاس بیٹھے جو عالم و صوفی ہو،

عمل سے تدارک کرے۔ نماز باجماعت وقت پر پڑھے کسی وقت یاد الہی سے غافل نہ ہو۔ لذت و ذکر پر شکر بجالا دے کشف و کرامات کا طالب نہ ہو اپنا مال یا سخن تصوف غیر محرم سے نہ کہے۔ دنیا و مافیہا کو دل سے ترک کر دے خلاف شرع فقراء کی صحبت نہ کرے۔ لوگوں سے بقدر ضرورت خلق کے ساتھ ملے اپنے کو سب سے کمتر جانے، کسی پر امتیاز نہ کرے، بات نرمی سے کرے سکوت و خلوت کو محبوب رکھے اوقات مضبوط رکھے۔ تلویش کو دل میں نہ لے دے جو کچھ پیش آوے حق کی طرف سے سمجھے۔ غیر اللہ کا خطرہ نہ آنے دے۔ دینی کاموں میں نفع پہنچاتا ہے، نیت خالص رکھے، خورد و نوش میں اعتدال رہے۔ نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اس قدر کم کہ عبادت سے ضعف ہو جائے۔ کب حلال افضل ہے۔ اگر تو کلی کرے تو بھی مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ کسی سے طمع نہ رکھے۔ نہ کسی سے امید و خوف کرے حق تعالیٰ کی طلب میں بے چین ہے۔ نعمت پر شکر بجالا دے فقر و فاقہ سے تنگدل نہ ہو رہے، متعلقین سے نرمی برتے ان کی خطا و قصویٰ سے درگزر کرے۔ ان کا غدر قبول کرے کسی کی غیبت و عیب جوئی نہ کرے۔ عیب پوشی کرے۔ اپنے محبوب کو پیشتر، تخر رکھے۔ کسی سے تکرار نہ کرے جہاں نواز و مافر پر در ہے۔ غریب و مساکین، یتیم و یتیم کی صحبت اختیار کرے قناعت و ایثار کی عادت رکھے۔ بھوک پیاس کو محبوب سمجھے، کم ہنسنے، زیادہ رونے، غذا، الہی اور اس کی بے نیازی سے لرزوں رہے موت کا ہر وقت خیال رکھے، روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کر لیا کرے نیکی پر شکر بڑی پر تو ہو کرے۔ صدق، حق، اکل حلال اپنا شعار بنائے غیر شرع مجلس میں نہ جاوے۔ رسوم جہل سے بچے، ہمشوین، کم گر، کم سنے، اصلاح جو،

نیکوکار، نیکو رفتار، باوقار، بردبار رہے۔ ان صفات پر مفرد نہ ہو، اولیاء کے فرامات سے مستفید ہوتا رہے۔ گاہ گاہ عوام مسلمین کی قبور پر جا کر ایصال ثواب کرے مرشد کا ادب اور فرمانبرداری کا مل طور پر بجالادے اور ہمیشہ استقامت کی دہا کرے۔

الحمد للہ کہ ۲۷ مفرور ذی الحجہ ۱۳۱۵ھ وقت چاشت مقام کانپور مدرسہ جامع العلوم میں رسالہ ”تعلیم الدین“ انتقام کو پہنچا۔ یا الہی اس کو قبول فرما کر اپنے بندوں کو نفع بخشے

نہ بفضلہ استہ شوشم نہ بخرقہ ساختہ شوشم ہ نفیہ یاد تو میکشم چہ عبارت و چہ معانیم
اللہم! یسئلہ لکما بالخییر السعادت

اس رسالہ میں جن امور کی تعلیم ہے ہر خیر انکی تحصیل میں سعی کرنا ضرور ہے مگر بدون امداد اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہے کہ سب پہنچے بغیر بقول مولانا

این ہمہ گفتیم و یک اندر یوج بے غایات خدا ایچم دیوچ
بے غایات حق و حاصلان حق مگر ملک باشد یہ ہنسش دوق

اس لئے ذرا سہ، معلوم ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ دیکھ کر ارشاد فرمودہ ایک مناجات جس میں بزرگوں کے توسل سے تمام خیر و سعادت طلب کی ہے آخر میں لگا دی جائے تاکہ اسکو شوق سے جنا یا الہی میں عرض کیا کریں۔ اور اس میں یہ بھی ذاکر ہے کہ بزرگوں کے توسل سے دعا جلد قبول ہوتی ہے، دوسرا فائدہ خاص حضرت صاحب کے توسل کے لئے یہ بھی ہے کہ ان کو اپنے سلسلے کا اتصال ہو جائے گا۔ وہ ہوندا۔

شجرہ پیرانِ حقیقت اہل بہشت

حمد ہے سب تیری ذات کبریا کیواسے اور درود و نعمت ختم انبیا کیواسے
اور سب اصحابِ آلِ مصطفیٰ کیواسے

وہ بد پھرتی ہے خلقت اتجا کیواسے آسرا تیرا ہے پر مجھ بے نوا کیواسے
جسم کر مجھ پر الہی ادلیا کیواسے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الہی دل مرا کرم نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر فیض کیواسے

پاک کر ظلمات عصیاں سے الہی دل مرا کرم نور عرفان سے الہی دل مرا
حضرت نور محمد پر فیض کیواسے

ایسے مرنے پر کروں قربان یا رب لاکھ عید اپنی تیغِ حقیقت سے کر لے اگر مجھ کو شہید
حاجی عبدالرحیم اہل غزا کیواسے

کر وہ پیدا درد و غم میرے دل انگیز میں بار پاؤں جس سے اے باری تری دربار میں
شیخ عبدالباری شہر بے ریا کیواسے

شرک و عصیان و ضلالت بجا کر لے کریم کو ہدایت مجھ کو توراہ صراطِ مستقیم
شاہ عبدالہادی پیر خدا کیواسے

دین و دنیا کی طلبِ عزت نہ سزاوی مجھے اپنے کپے کی صف کر ذلتِ خواری مجھے
شاہ عزیز الدین عزیز و سزا کیواسے

وے مجھے عشقِ محمد اور محمد یوں میں گن بلا محمد ہی محمد و در میرات دن

شہ محمد اور محمدی اتقیہ کیواسطے

حب حق حب الہی حب مولا حبیب الغرض کرے مجھے محبت سب کا سب

شہ محب اللہ شیخ یاسنا کیواسطے

گرچہ میں غرق شقاوت ہوں سعادت کے بید پر توجہ ہے کرے مجھے شفی کو توسیع

بوسید اسعد اہل دہا کیواسطے

قال تبرع الی ابرہ سب مرے ابر میں کام لطف اپنے مرے کر ملک دین کا انتظام

شہ نظام الدین بنی مفتدا کیواسطے

ہے یہاں بس دین میرا اور یہی سب ملک مال یعنی اپنے عشق میں کر محب کو با جاہ و جلال

شہ جلال الدین جلیل اصغیا کیواسطے

حب دنیا دی سے کر کے پاک لکھ کوئی عیب اپنے باغ قدس کی کر سیر تو میری نصیب

عبد قدوس شہ قدس و صفا کیواسطے

کو معطر روح کو بولے محمد سے مرے اور نور چشم کو روئے محمد سے مرے

اے خدایہ شیخ محمد رہنما کیواسطے

کہ عطا راہ شریعت روئے احمد سے مجھے اور دکھا نور حقیقت نوحی احمد سے مجھے

شیخ عارف صاحب لطف عطا کیواسطے

کہو دے راہ طریقت قلب پر یاقی مرے کو تجلی حقیقت قلب پر یاقی مرے

احمد عبدالحق شہ ملک بقا کیواسطے

دین و دنیا کا نہیں درکار کچھ جاہ و جلال ایک ذرہ در دکا یاقی مرے دلیں تو ظاہل

شہ جلال الدین کبیر لاڈلیا کیواسطے

ہے مکدر غلبتِ عصیاں سے میلِ شمسِ دین کو منور نور سے عرفان کے میلِ شمسِ دین
شیخ شمس الدین ترک شمسِ انصافی کیواسطے

اے مرے اللہ کہ ہر وقت ہر سہل ذہار عشق میں اپنے مجھے بے مبر و بیاباں قرار
شیخ ملاؤ الدین صابر بار ضایا کیواسطے

مے ملاحیت مجھ کو رب تکینتی ایمان سے اور عداوت بخش گنج شکر عرفان سے
شہ فرید الدین شکر گنج بقا کیواسطے

عشق کی رہ میں پڑے جوں اولیا اکثر شہید فخر تسلیم سے اپنے مجھے بھی کر شہید
خواجہ قطب الدین مقبول دلا کیواسطے

بے ترے ہو نفس و شیطان دیکھے ایمان دینا جلد ہوا کر مرا یارب مدکار و معین
شہ معین الدین حبیب کبریا کیواسطے

یا الہی بخش ایسا بے خودی کا مجھ کو جام جس سے جاگہ پر وہ شرم و حیا دنگ نام
خواجہ عثمان با شرم و حیا کیواسطے

دور کر مجھ سے غم موت و حیات مستعار زندہ کر ذکر شریعت حق سے آپر و دگر
شہ شریف نے ندق با اتقیب کیواسطے

آتش شوق مستعد دلیں کر میرے درد ہر بن موسیٰ مرے نکلا تری صفت کا درد
خواجہ مودودِ حشتی پارسا کیواسطے

رحم کر مجھ پر تو اب چاہ منلا اسے نکال بخش عشق و معرفت کا مجھ کو یارب ملک و مال
شاہ یوسف شہ شاہ و گدا کیواسطے

مست اور خود بنا لوتے محمد سے مجھے محترم کر خواری کوئے محمد سے مجھے

بو محمد محترم شاہ دلاکیواسطے

صدقہ احمد کے یہی امید سیری ذات سے کہ بدل کدے حبیبان کو حسنات سے

احمد ابدال چشتی با صفا کیواسطے

حد سے گونا بج ذرقت اتہرے پردردگار کمری شام خزان کو وصل سے رفق و بہار

شیخ ابواسحاق شامی خوش ادا کیواسطے

شادی دھم سے دو عالم کی مجھے آزاد کر اپنے درد و غم سے یارب دلو میرے شاد کر

نواجہ مشاد علوی بوالعلا کیواسطے

ہے مرے تو پاس ہر دم ایک میں اندھا نوٹ بخش وہ نور بصیرت جس سے تو گئے نظر

بو ہبیرہ شاہ بھسری پٹنوا کیواسطے

عیش و عشرت کی دو عالم سے نہیں طلب کیجے جہنم گویاں سینہ بریان کر عطا یار مجھے

شیخ خذیفہ مرعشی شاہ صفا کیواسطے

نے طلب شامی کی نے خواہش گدائی کی مجھے بخش اپنے در تک طاقت رسائی کی مجھے

شیخ ابراہیم ادہم بادشاہ کیواسطے

راہزن میرے ہیں دو قراق باگز گراں تو پہنچ فریاد کو میری کہیں سے امتحان

شہ فضل ابن عباس اہل دعا کیواسطے

کرم سے دل سے تو اسے واحد وئی کا حرف دل میں ادا کیجھو نہیں بھڑے سر سبز و صدائے

نواجہ عبدالواحد بن زید شاہ کیواسطے

کو غایت مجھ کو توفیق حسن کا ذوالحسن تاکہ ہوں سب کام میرے تیری رحمت حسن

شیخ حسن بھیری امام ادب کیواسطے

دور کرنے جواب پہل و غفلت سیکر رب کھول دے دلیں وہ علم حقیقت میرے رب
 ہادی عالم علی مشکل کشا کیواسطے
 کچھ نہیں مطلب عالم کے گل و گلزار ہے کر مشرق مجھ کو دیدار پر انوار سے،
 سرور عالم محمد مصطفیٰ کیواسطے !
 آٹھاد پر ترے میں ہر طرف ہو کر مل کر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول
 یا الہی اپنی ذات کبریا کیواسطے !
 ان بزرگوں کے تئیں یارب عرض کبریٰ کو شفاعت کا وسیلہ اپنے تودربار میں
 مجھ ذلیل و خوار کو سکین و گنا کیواسطے
 اس دونی نے کر دیا ہے درد و حد تک مجھے کر دئی کو دور کر پر نور حد تک مجھے
 تاہوں سب میرے عمل خالص رضا کیواسطے
 کو دیا اس عقل نے بے عقل دیوانہ مجھے کو دنا اس ہوش سے بیہوش دستار مجھے
 یارب اپنے عاشقان با وفا کیواسطے
 کشکش سے ناامیدی کی ہوا میں تباہ دیکھ مت میرے عمل کو لطف پر اپنی نگاہ
 یارب اپنے رحم و احسان و عطا کیواسطے
 چرخ عصیان سر پہ زیر قدم بحیرالم ! چار سو ہے فوج غم کو جلدیاب بہر کرم
 کچھ رہائی کا سبب اس بتلا کیواسطے
 گرچہ میں بدکار و نالائق ہوں اے شاہ جہاں پر تیرے کو کتاب چھوڑ کر جاؤں کہاں
 کون ہے تیرے سامہ بے نوا کیواسطے
 ہے عبادت کا سہارا عابدوں کیواسطے اور تکیہ زد کا ہے زاہدوں کیواسطے،

ہے حصائے آہ مجھ یدست وہا کیواسطے
 نے فقیری چاہتا ہوں امیری کی طلب نے عبادت نے زہد نے خواہش علم و ادب
 دردِ دل پر چاہیے مجھ کو خدا کیواسطے
 عقل دہوش دھکرا درنہ لے دنیائے شہد کی عمارت نے مجھے پر اب تو اسے پروردگار
 بخش وہ نعمت جو کام آوے سزا کیواسطے
 گرچہ عالم میں الہی سہی میں بسیار کی پر نہ کچھ تحفظ طلاق ترے دربار کی
 جان و دل لایا و لے تجھ پر خدا کیواسطے
 گرچہ یہ ہر نہ میراث بل منظور ہے پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دہ ہے
 کشتگان تیغ تسلیم و رضا کیواسطے
 حد سے اتر ہو گیا ہے حال مجھ ناشاد کا کو مری امداد اللہ وقت ہے امداد کا
 اپنے لطف و رحمت ہے انتہا کیواسطے
 جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا جس نے یہ شجرہ کھایا جس نے یہ شجرہ پڑھا
 بخش دے سب کو ان اہل غنا کیواسطے

مختصر حالات مشايخ شجرة مذکور از انوار العارفين و غیره

شماره	نام	نسب	دین	وفات	فراد	مختصر حالات
۱	حضرت علی	بنی هاشم	کوردین	۱۲ رمضان ۴۰ هجری	در نجف اشرف مدفون	از صبیان اهل اسلام آوردند و فضائل بسیار دارند بعد وفات چهار ماه بعد از وفات ایشان میباشند و بواسطه لباس اخضر و مدت خلافتش چهار سال و نه ماه بود.
۲	آقا حسن بصری	مولی زید بن ثابت	در بصره ولادت	۱۲ محرم ۹۰ هجری	در بصره	قدم الی البصرة بعد ما بلغ اربع عشرة سنة بعد قتل عثمان رضی و ما بدو دے و ما بدو دے در خانه ام سلمه قال ابو ذر بعد حسن بصری مگر که جمیع نمود از علی رضی به عمر حار و ده سالگی و دید علی رضی را در مدینه بعد از آن رفت. حسن بصری در بجانب کوفه و بصره و ملاقات نه کرد. حسن بصری از حضرت علی بعد از آن قال ایشیخ العلاء السیوطی فی رسالہ استحقاق الوقوف گفت ابن جریر واقع شد و در سند ابی یحیی طبریزی را که خبر داد مرا معتبره بن ابی اسبه ابی اهل قال سمعت الحسن رضی يقول سمعت علیا يقول قال رسول الله صلی الله علیه و سلم مثل امتی مثل المطر الخ قال محمد بن الحسن شیخ شیخو خاندان صریح فی سماع الحسن رضی من علی رضی در حایه ثقات.

مختصر حالات

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۱	عبدالله بن علی بن ابی طالب	نسب	وطن	وفات	مزار
۲	فہر بن عباس	نسب	وطن	وفات	مزار
۳	ابو اسحاق اسماعیل بن علی	نسب	وطن	وفات	مزار

شاگرد امام حسینؑ تا چهل سال نماز فجر و وضوئے عشا بخوار دو تکتے ہاتھ دے پادار دیا کرد و نیار بارین گرفت
عہدہ خریدہ خورد وند و محمد کیسج نہ خورد۔ و کرامات جسے بسیار است و فاشش و دہرو واقع شد

کنیت او علی و ابو الغیض است باصل از کوفہ یا خراسان یا بخارا است و را اول سردار قزاقان بود و سیکی نماز
جماعت و تطوع صوم و صلوة را از دست نہ داد و دے و مروتے و سچے و در طبع او بود۔ روزے دیکار دانی
این آیت شنیدہ ام یان لظہین آمنوا الخ گفت آن وجان، نقاب و اناب و چندے دیکوفہ بابو حسنین
صحت داشت۔ مفری سورۃ انفار عہہ شنیدہ بخرو جان داد۔

کنیت ابو اسحاق است اول امیر مغان بود و دیکار گاہ آواز از غیب اذ آجودانہ غائبان شنیدہ یقین حاصل نشد و
جملہ حکومت بخارہ او آندند علم از امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ امتحان سالہا در بیابان ماندہ و دیکت از غیب می رسید و در سان
و دغاد چشاپور مجاہدہ میسکرد از یزید بگریختے و در چہار دہ سان را مگر قطع کرد و مجاہدہ و تفریح نماز مشغول بود از
انام باقرہ نیز خلافت یافتہ صاحب جوانی بسیار است و فاشش و در خدمت ابو عبد اللہ و افق خلیفہ سوم از مبنی عباس۔

مختصر حالات

شماره	نام	نوب	وفا	مزار
۵	صغیر مرعشی	.	.	بهمان زمین
۶	میرزا ابهری	.	.	بهمان زمین
۷	میرزا محمد علی	.	.	روکریه

صاحب خوانی و تصانیف است در علوم ملوک بعد از پانچ کوشش روز بر سر قتل کفار و عالم اسلام و ایام اجماعت سالگی خاتمه یافته قرأت شد و در یکی شانزده سالگی عالم علم لدنی حشمت و شریعت و تحقیق و طریقت و معرفت مرتب ساخت و در حلی گفته از که و از باقی شایسته بود که در بزرگی می دانند منزه مرده مهری در پیش است و یافت همیشه پلاس پوشید و عقب بدو این است

و یازده هجرت در کلمات بسیار بوده و عقب باین هجرت گذشته بعد از هجرت سی سال از راه روی نماید و یکی از عالم باله سنجیده مرعشی رسید و در هر هفته بتمام قریب رسید و بعد یک سال خرقه پوشید و هر کس که منظور نظر آنحضرت شد از عرض تحت الشرفا و رعایت بدو مکتف گردید و بسیار گریستی که گمان بک شک و خروج اهل محل قبول نه گرفته.

نقش کریم ازین نعمت بود مال متاع بقدر داده فقر اختیار کرد و بکجه توجیه شد و اهل و عیال را بحد پنداشتیم و از نعمت هر روز ذوق طعم میرسد و حسب اکثر کتب این همه مشاهده نمودی است صاحب مراتب لا ملر بر و با جدا نموده بعد هشت روز انظار کرد و در حداد و از اصابم اهل فعل بود و در شیراز و نخورده باشد حضرت علیه السلام به پیرو رسید و مجلس لاله افشاد و در خلوت فی الجمله رفع حجاب شد و فاش در عهد متقدر باشد بوده و از طبعه ناپه است.

مختصر حالات

زیر شاہ	نام	نسب	وطن	وفات	زار
۱	ابوالحسن شامی بخاری	.	.	۴۰۰	در کلاں دہلی
۲	ابوالحسن بخاری	سیدی	بخارا	۶۰۰	بخارا
۳	ابوالحسن بخاری	سیدی	.	.	نورجنگ آباد

از شام بہ بغداد رسیدہ مرید شد و پیش اور چشتی نامید کہ ملائی چشت از قوم داریت یا بندہ سلسلہ زانما قیامت چشتی خوانند و بعد از کوچیت بچشت فرستاد لقب دے شریف الدین است و ہفت سال موافق تعلیم شیخ بخلوت بزرگ اللہ اللہ شعلی بود۔ بعد ہفت روزہ افکار کر کے پیرا با دوازہ لقب خود پوشانید چن ارادہ سفر کر دے با یک عدد و عدد مردم چشم بستہ و رات مختصر بطریق العین رسیدے از بقیہ نالہ بود۔

عقب بقدرۃ الدارین پسر سلطان فرستاد است از شرفائے چشت امیران قطب اجل بود مگر بر تمام رہے مسکون تعریف داشت شیخ ابو اسحق بولاقش بشارت داد و ہر کسے حفظ او وصیت کردہ بود در سن بہت سالگی برائے شکار جہولہ بدر رفت و کوہ شیخ اسحق را وید شہنہ پوشیدہ و پردیش بردست و تو بہ کرد و رخصتہ علی بہر کہ نظر کر کے صاحب کرامت شدے و ہر کسے مسلمان شتی و ہر مرغی صحت یافتے و جان جان نور سے آجین دے تا آسمان رفتی و مردم شہر حسانہ نمودند در روز یک قرآن و در شب دو قرآن ختم کر کے بعد چہل روز احتیاج بول و دعا شد سے تا پنج و ہاش قطب العالین بود۔

پہر ابو احمد لقب سے نام صح الدین است اکثر و تبحر بودے دا از غایت مجاہدہ نماز منکوس گذاردی و در چاہ خانہ خود آفریدہ شدے و دکن ہنقا دسائی حسب اشارہ شیخ مجروح خود ہفزدہ سو سات رتہ جہا و نمودا دے از محل چاہ خانہ صولت کہ شہیدے دانش بکرم نبوی م نہادہ شد در ہفت تولد ہفت ہار کہ گفت و در ایام رضان چہا سنے آسمان کردہ بے حد کلمہ خواندی و از کلامش ہر کہ در شہت آمدے مسلمان شدی۔ تا ریخ و ہاش دایم بر حق۔

نمبر شمار	نام	نسب	وطن	فناخت	خوار
۱	خواجه شریف الدین قزوينی	.	.	حبيب الله	نندانه زاری بخارا و در تمام بلاد مشرق
۲	خواجه شمس الدین	.	قصبه برون از بلاد خراسان و در کاشان	دشمن الله	کاشان
۳					

مختصر حالات

مجدد پشته دائم در گریه بود و ترازش و پیشش گشته چون از پدر خود اسم غلام شریف الدین برداشته و گشاده گردید و چون خرقه خلافت پوشید الف غیب آواز داد که پوشیدن خرقه مبارک باشد تا مقبول حضرت شود که دریم هر که با تو محبت دارد او را نیز مقبول گردانیم.

در علوم حدیث و فقه از قرآن خود و طایف بود ابو النصر که گشت داشت صحبت قطب الدین خود و در هم می نشست اکثر در سافرت پوشی و عبادت عین الدین ما در یک شب در روز چهارشنبه با تو بیخ رفتند و وزیر منیر آواز داد که معین ما چون گردیم و ده سال نفس ما طعام عادی پیدا نموده پری دین آب نوشیده با سه در مقام معاون رسید فقر الدین خادم پادشاه شادمان گردید و این ولایت حضرت را بر اسم علی السلام است سردار ایمان آورد و عهده نامه نهاد و درویش شد سپردا ابراهیم نام نهاد و بعد از آن ولایت بند بخواجه سپرد و خود یکصد رفت و معاصرت و اعظم است.

علم بحال داشت تعریف و در شهر خراسان بسیار است در شب خواب که و انیس اما حاج از دست پدرش در پانزده سالگی ادا کند شش فغان یافت سادگی و با هم قنیز دلی مجذوب در بارگاه خواهر گز که و عجب پیش او خواب که بود ابراهیم پادشاه هنری کلان که بخواجه زندان خود خواجده خواجده داد و بجز خود و دوست دریا باطل گشت.

مختصر حالات

شماره	نام	نسب	دین	دخات	مزار
۱	خواجه حسین الدین نجوی	سپیدی	نجوی	در حیدرآباد ۱۲۱۱ هجری قمری در روز شنبه ۱۲۱۱ هجری قمری	عمر فروخته بود پدر پیشین دلو دلو و مسافر گشت و تنی در سفر قند و بنجارا ماند و قرآن و علوم خا بری تحصیل کرده بهزاق رفت بقصد بارون خواجه عثمان را یافت و خرد و خلعت یافت و خرد و خرد به بند لوشه و در قصبه سمنان شیخ نجم الدین کبری را یافت و قصبه جیل آمده شیخ عبد القادر را یافت و در پنجاه سالگی از پیروی حضرت معصوم گشته به بند رفت و حسب امر نبوی صلی الله علیه و سلم به بند درآمد و چندی را در اطلاع منجان به کشتن گذرانید و در کاره بر نیامد و را جیر بر بردن می که محل نشستن شتران را جدا بود و کشتن شد بفراتش شتران در مانده شدند بار را تا جیره ساگر تالاب گذاذ و فرج کرد و کافران زک خورند و پیش دیر خود فریاد بردند با شاره اش سحر کردن سوخته شد آن و بد مسلمان شده شادی نام نهاده شد و جیره خود جوگی نیسپاها فرستاد و سحر نمود و حاجت بر شده مسلمان شد.
۲	قطب الدین فیاضی بک از دشت طاه و نزار	سید حسینی	ادش	در حیدرآباد ۱۲۱۱ هجری قمری در روز شنبه ۱۲۱۱ هجری قمری	نهایت استعراق داشت و در لقب لای اقبال بسیار است مخفی آنکه از برکت او کاک از عالم عیب پیدا شد و وقت ولادت او تمام خانه را نور گرفته آواز از آواز قاضی حمید الدین ناگوری چشم پوشیده و راوش ریده تخته گرفته پرسید ای قطب الدین چه نویسم فرمود نویس سبحان الذی اسری بعبده الخ قاضی تعجب شده در یافت گفت که مادام پا نرو به پاره پیوندد یاد اگر ختم پس و چهار روز قرآن نعمت کنانید و حواله خواجه بزرگ گرد و بخود شهاب الدین سهروردی در بشارت ملازمت خواجی حضرت شد دلیل امارتین از دست خواجی را و نش این بیت احمد جام سه کشته گان خیر تسلیم ما هر زمان از عیب جهان دیگر است. در گرفت شبانه روز و غیر بود شب نیم رحمت کرد.

مختصر حالات

نمبر	نام	نسب	وطن	وفات	مزار
۱۰	شمس الدین ترکم	موی	.	در شہان پادہ جادو اکر ۱۲۸۴ھ	پانی پتہ
					بقول حکیم القاب از حضرت کج شکر خیر خلافت داشت دستہ در دیار ترکمان کسب علم نمود باز تہاش ہیر کا وادہ انہر آید انہر کہہ دل بجلی نہ شد بیند رستان آمد و بعد شد بسیار و دیکھ رسید و بشرف بیعت مشرف شد و بعد بمیل، جازت نامہ و اسم علم حضرت فرمودہ و میت نمود کہ بعد وفات سن زیادہ از سر رفت درین جہانمانی ولایت پانی پتہ تراست و شرف الدین بومل قلندر بعد سیدنت ازین عالم نقل خواہ نمود و دیکھے قلندر صاحب بشکل شیر آمد زبانی خواہم فسرود کہ شیر یا شیرے باید پانی باگوئی رفت و از انجا بوڑ کڑہ من مصافات کز آل رفت.
۱۱	جمال الدین	مغان	پانی پتہ	حدہ قیصر یا سہ پنج سال اول ۱۲۸۵ھ	پانی پتہ
					از غایت جمع نفس مارہ بصورت مرغی متجسم شدہ از دافا وہ در کشف و کرامات و تربیت لہون دست قوی داشت نام از خواہ محمود بود ولی مار زاد بود اکثر و طفلی سر صہا نہا رہے آن خرچہ ان مستغرق در ذات طلق بود کہ از غیر نیز داشت و از وفات صلوٰۃ مریدان خبر دار ساختہ کہ کتاب زاد الابرار از دست شرف الدین قلندر را و بسیار دست میداشت و ہائے نماز جوہر بہکے میرفتہ و ما بہدائے حال در دوسے لباس فاخرہ اندیش شمس الدین ترکم مسلوہ گذشت از نظرے از اسب خود آئے مشرف بہ بیعت شد با سے ازو طے شے کوزہ پیرانی تمام عمر کرب داد و بارے از تف کردن دے تمام دیوار جوہر طلا گشت.

مختصر حالات

تاریخ	نام	نسب	دین	وفات	خواب
۱۰۰۰	شیخ احمد بن ابی	فاروقی	روایتی	حداد بن ابی اسحاق	روایتی
۱۰۰۱	مقدم شیخ عارف	فاروقی		تقدیر شد از او در سن ۱۰۰۰	
۱۰۰۲	شیخ محمد	فاروقی		تقدیر شد از او در سن ۱۰۰۰	

از عقل پانصد بود چون مادر براه شفقت منع کرد و وطن را گذاشت بخدمت برادر خود یعنی الدین و در مدتی آمد و بسیار توانقت
 شد و بسیار کارها را در او و در هر سید و پیکر اعیان نشاندند و در تقابل میباید و قهره هم کار و بود آخورد و پانی پت رسید بدولت
 و نعمت شرف شد و در فتنه شیخ دانه که نسبت از او شد شیخ نصیر الدین محمد چارخ و دلیوی در دانه محمد با کوفلان باز دولت بلخ و در زمانه
 علاء الدین خلجی پندارستانی رسید و کلمات شیخ از کتاب انوار الیون تصنیف شیخ عبدالقدوس گشت گویای بایر حجت
 روزی بر شیخ خود اعتراف کرده عاقبت باز داده بود و باز با شارت فیض و جود نمود.

شیخ عبدالحق را هر سه پیکر می شد و گویان جان میداد و ملوک و شایگانیت کرد و بعد از چند سال شیخ عارف متولد شد با هر کس آشتی داشت که هر
 کس و دیار بر مشرب نهاده و در فتنه و دیار گویا میگفتند و او را بدو شیخ نور الدین عیسیه سید موسی و هم خلص از شکر و کمال گوید و جراتی
 بیست. خان و دودختر و یک پسر محمد نام بود و او را زنده. شیخ عارف بعد از پدر خود تا پنجاه سال حق سبحان و اله گفته و در پنده
 شد.

بشاده مطلق استغراق داشت شیخ عبدالقدوس باشاده شیخ عبدالحق مرید سے شد و همیشه خود شیخ عبدالقدوس بنایان
 دارد در مرض وفات تبصره روحانی شیخ عبدالقدوس در رابع پسر خود شیخ الادب عارف بود از شاه آبا و که در پنجاه کتب فضائل
 میکرد و طبع و امانت پیران چشت مع اسم اعظم از پدر خود یافت و بدو شیخ عبدالقدوس پسر و برائے تربیت پسر خود و بیست
 کرده خوش و خرم بیا نام شتافتند شیخ عبدالقدوس پسر و تربیت فرموده و بهائے دین نشاند.

مختصر حالات

تلم	نسب	دین	وفات	مزار
شیخ عبد القدوس د	نغان	گنگو	۹۱۲ هـ	گنگو
شیخ جمال الدین شاکری	فاردی	تخار	۸۷۱ هـ	تخار
شیخ تقی الدین د	فاردی	تخار	۸۳۱ هـ	تخار

فیوض از روح شیخ احمد عبدالحق دریافت مکتوباتش مشهور است سکر سهرش نوی داشت انوار العیون هم از دست در ۸۹۹ هـ استبداد عرفان کاشی یکی از اعیان سلطان سکندر لودی مع فرزندان از رودی بقیه شاه آباد از قوچ دلی سکونت نمود در ۹۲۲ هـ در دین غیر بدین باب در گنگو متوفی گشت روز دوشنبه شب و لرزه پیدا شد روز جمعه فرصت حاصل شد بعد نماز بارش شروع شد چار روز دیگر شب آمد روز چهارشنبه جان به شاد د دست هر دو دین نماز بعد غسل شیخ رکن الدین دست بر سپه نهاد حرکت دل و جویان ذکر یافت.

۸۷۱

عالم ظاهر بود هم استغراق و اشتیاق تمام داشت ارشاد الطالین از دست در هفت سالگی قرآن مکرر کرده و در هفده سالگی فتوی می داد شیخ عبد القدوس را اول رفاه گفته آخر تو جهاد نقش غیر از باطل او به نجات.

علم رسمی خوانده بود با وجود این مر صاحب تعالی فاست در شرح لغات کلی مدنی در ریاض قدسی تفسیر و جزو تکرار بنایت صاحب ذوق بود بر سر که نظر کریم در اول دبیر به شهود فائز گشته لهذا بلقب ولی تراش اشتباه یافته در اول تبحر و اثبات و در آخر به شغل سپار اشتغال داشت تا آنکه صاحب درات شد چنانکه بگوید استغافری پیدا شده بود لیکن حاسدان رنجها افکنده اند. آخر از هندوستان هند خواسته جانب بخ شتافت.

مختصر حالات

مقتصر حلاط

فی الدین

زیرشار	نام	نسب	دین	وفات	مزار
۴۰	شیخ ابو سعید محمد گلکلی	فغان	مسلم	درین الدوله	مسلمه
<p>این نورالحق شیخ عبدالقدوس است چند مدت خود را در سپهر گری داشت بعد از آن عشق غلبه کرد و بخدمت شیخ جلال الدین قانیسری پیوست و یکی حضرت بوجو ضعف و ترک فاضل شیخت دیبا اتمام الدین سپرد و حسب تعلیم ایشان بزرگتر مشغول شد و انوار و درود نمود و یک اوطالب نور ذات بود بعد از رفتن شغل پایه تعلیم نموده شد کار از کشور و آخر در خدمت سلطان بگذشت ، بسیار از عجب و غرور برخاسته در بین لایه و گل روح مقصود رو نمود شیخ فرمود این ابتدای لایه است و انتهای لایه است بر اصل در دست باز بشغل سه پایه امر فرمود باز بترک همه مشغول گردیده از اثر آواز خوش بخوری و نمود چیزی از مشا برده و نموده مستور گشت آخر ماده مرگ شد دم را بزرگ کرد و چون یک پاس گشت نور اطلاق ظهور نمود ، و دل هنگام سبب بی اختیار دم بقوت رها شد و پیدایش بلکت و کیم از خون پر شد و بیک غیب دوا و خدا خود و شیخ فرمود ای سیر عجمی بود و سیر زدی باقی است بر آفتاب جو افرمود پس انانت بیزن و حرقه خلعت و اسم اعظم حواله نموده و خلعت فرمود .</p>					
۴۱	شیخ حبیب الله	خاروق	مسلم	در حبیب شاه	اکبر آباد
<p>چون از علوم فقهیه عقیدیه فارغ شد و در دل بر آستانه طلب الدین بتیار لایه استخاره نمود اشاعت با پیوسته شد شیخ فاضل خود مجاهد را بزرگ استعدادش فرمود و مناسبت و لایه بر کسی عرض داشت شغل نفی داشت و اسم ذات با نگذاشت صحبت نمود تلقین فرمود از همین نشانه چون خرگه خلعت پوشید و محلی ذات لایف را در دل داشت شیخ تو به فرمود و نجی مشکف شد محب الله بفرمود که پس در وطن آمانا بخا چندت در دل انداخته در راه آباد قریب بست سال بر و ساده ارشاد ماند .</p>					

تغییر شد	نام	نسب	دین	وفات	مزار
۲۱					
۲۲	شیخ محمد الدین	سید	ایرانی	کربلای معلی	ایرانی
۲۳	شیخ عبداللہ دی	صوفی	ایرانی	در رمضان بود که کشته شد	ایرانی
۲۴	شیخ عبداللہ دی	صوفی	ایرانی	در رمضان بود که کشته شد	ایرانی
۲۵	عبداللہ	سید	افغان	در رمضان بود که کشته شد	چنگا کلا

مختصر حالات

جلالی شاکر دیکم مولوی خان دیکم که در توحید و خودی بدین مینداخت پس دوست و از دست روشن محمد فی مولوی تنگ ام الدین در ویش و انشد و مولوی حسام الدین عالم مانده در دیشن لحظه از جیش و کور مانده فقط.

پسر هادی برادر شیخ محمدی است به علوم شریعت و فقه و حدیث و در معارف و در موصوف بود با وجود اعزاز حکام و اعیان قبول نکرد صاحب کشف و کرامات بود روزی که پیش از بندشون از روح خود مفسرین نمود از ایشان از ابلهست که کشته شود مقاصد العارین از دست در تعبیر رویا کلام بود.

چرا ایشان در دفع شیخ محمد الدین دم را در کمره بودند بعد فراغ وقت نمائید بود عبداللہ دی چار عالم بود شیخ را که سبب ضعف بعضی از اهل طریقت است و سواد بودند به سبب قدرت که شیخ بنیاد داشت فائده پیدا می نمود و محبتی قند فقره ایشان را چرت خود میداد و با ایدر قند با تقیم شاه چندی مانده حسب گفته از دست شیخ محمد الدین که کشته شد سوار بر دل ایشان که کشته شد صاحب کشف و کرامات بود.

این شیخ همواره و شیخ عبداللہ دی اند و در کتب و بجز نکات طریقه بر این صفت کمال تروی فرموده و باس فاخره میپوشانیدند و ظاهرش جیس و نکات و آراست و میباش از مشق پرشور بود. حاکم اند و قانم این بر زنده در دین عالی دار و اوقات خفیه در این طریقه غاری بیشتر پسر شاه رحمن بخش از عقب گذاشتند.

اول نسبت فادره از شاه رحمن علی گرفته با نسبت عشق از شاه عبداللہ دی باز بیعت جهاد با طریقت جناب میطلب کرد زنده لاله گاه حاجی صاحب و پسر حیات با هم مراتب می نشینند سید صاحب مانده و حاجی حیات را سکر میگرفت در جهاد و سگان شید شده.

تغییر شد
۲۱

مختصر حیات

تصنیف

۱۸۶

نمبر	نام	نسب	دین	وفات	مزار
۱	شیخ ابوالحسن	طوسی	حنبل	۱۰۸۰	جندی
۲	حضرت حاجی ملا شمس الدین	قادیانی	حنبل	۱۰۸۰	جندی

از اوله شان عبدالرزاق صیقلی هستند نسبت باطن را انضام میکردند بر اتباع سنت حریص بودند چنانچه پس سال بحیر اول قضا کرد در قضا و کلام و تعلیم و فقه و اشتغال داشتند مگر خواب حضرت حاجی ادا و مصلحت صاحب باعث اشتباه ایشان شد.

فصل حضرت ماجرا آنحضرت علیه السلام در پیشیده بخواب و تفسیر آن ظاهر است که حضرت ایشان میام شریعت کا و ادب و تربیت آرد استخواند و لوله عشق و محبت و جوش سینه پر شور و سوز و فکر و گداز دل از تعانیغایشان ترشح میکرد و این بے چاره ضعیف کی نسبت است آن بحر مروج جویان گفت هر که خواهد در کف منظر قدس بسوس گشته بچشم خود بیند سه آفتاب آرد و سیل آفتاب با گردیلت باید ازین رویه و آفتاب

حضرت تصنیف رساله در عالم حیات ظاهر می بودند و بعد مدتی در کفر منظره دوازدهم یا سیزدهم از جمادی الاخری ۱۲۱۰ هجری قمری صبح صادق صادق بخوار رحمت حق می رسیدند در غایت اعظم هم پیوسته مولانا ملا محمد صاحب هاجره نهاده شدی داخل القدر تاج وصال شان است لایع طالبان حق اگر طلب میدارید بشنویز شعر چون که گل رحمت و گلستان شد خواب و بر سر گل و از که جویم جویم گل سب و بشاید در حضور پرنور اکمل و اول خلایق آنحضرت رضی الله عنه دار فناء که نام مبارک ایشان حضرت مولانا الحاج المصطفی المصطفی المحدث الفقیه مولوی رشید احمد صاحب است در گنگو ضلع سہارنپور شریف میدارند و در تربیت طالبان حق اوقات مبارک خودی گذارند مشغول عن اللوحاف و الاغلاب هستند پس حواله بچشم طالب نموده پس کی کم قیمت پیدا آمد و بهر جواز علوم و معارف و در خدمت شان برادرید و دعائے سلامت و بقائے حضرت ایشان خواهم بیدار ۱۲۱۰ هجری قمری رحمت ۱۲

- عبورتوں اور بچوں کے لئے بہترین اسلامی کتب ہیں

اسوۂ رسول اکرم	حدیث کا مستند کتب سے نکلنے والے ہر مسئلے کے متعلق جامع ہدایت۔ ڈاکٹر عبداللہ
اسوۂ صحابیات اور میرا صحابیات	صحابی خواتین کے حالات مولانا محمد اسلم مدنی
تاریخ اسلام کامل	مسائل و جواب کی صورت میں مکمل سیرت جلیلہ مولانا محمد عیسیٰ
تعلیم الاسلام	اردو سوال و جواب کی صورت میں حنفی اور احکام اسلام مولانا محمد کفایت اللہ
تعلیم الاسلام	انگریزی سوال و جواب کی صورت میں حنفی اور احکام اسلام مولانا محمد عیسیٰ
رسول عربی	آسان زبان میں سیرت رسول اکرم اور انہیں
رحمت عالم	آسان زبان میں مستند سیرت جلیلہ مولانا عبد سلیمان ندوی
بیماریوں کا گھریلو علاج	ہر قسم کی بیماریوں کے گھریلو علاج دینے طبیہ ام الفضل
اسلام کا نظارہ عفت و عصمت	اپنے موضوع پر مفصل کتاب مولانا حفیظ الرحمن
آداب زندگی	پارہ چھوٹی کتابوں کا مجموعہ حقوق و سمارت پر مولانا شرف علی
بہشتی زیور	دو سال گزارنے والا احکام اسلام اور گھر گھر کی جاننا ضروری کتاب
بہشتی زیور	دو گزنی توہم احکام اسلام اور گھر گھر کی جاننا ضروری کتاب
تحفۃ العروس	اساتذہ کرام کے موضوع پر اردو زبان میں لکھی جانے والی کتاب گوشتی
آسان منہا	فرد مکمل پیش کش کیے اور ام ایس سنوین دھانی مولانا محمد رفیق خاں
شرعی پردہ	پارہ اور جواب پر کتب کتاب
مسلم خواتین کیلئے بیس سبق	عبورتوں کے 22 فصلیں اسلام
مسلمان بیوی	مرد کے حقوق و عورت پر
مسلمان خاوند	عورت کے حقوق پر
میاں بیوی کے حقوق	عورتوں کے حقوق پر جو مرد اپنا نہیں کرتے مفتی محمد مفتی
نیک بیبیاں	پارہ مشہور صحابی خواتین کے حالات مولانا حفیظ الرحمن
خواتین کیلئے شرعی احکام	عورتوں کے متعلق جملہ مسائل اور حقوق ڈاکٹر عبداللہ مدنی
تنبیہ الغافلین	چھوٹی چھوٹی ذہنی نصیحتیں بیک وقت اور بڑی حد تک انسانیت کے لئے مفید مولانا حفیظ الرحمن
آنحضرت کے ۳۰ معجزات	آنحضرت کے ۳۰ معجزات کا مستند ذکر
قصص الانبیاء	نبیاء علیہ السلام کے قصوں پر مشتمل کتاب مولانا عبد الرحمن
حکایات صحابہ	صحابہ کرام کی حکایات و مناقبات مولانا ذکریا صاحب
مکتاہے لذت	اپنے گھر گھر کی تفصیل میں بھی کرتے ہیں مولانا حفیظ الرحمن

دارالاشاعت کے اندر کراچی کے فون ۲۱۲۷۸

پورے وقت تک کے
مفتی محمد رفیق خاں

کتاب تصوف و سلوک

ایجاد علوم دینی امام غزالی کی تصانیف کی کتاب نہیں ہے۔ تصوف و سلوک اور مسوای کلینے کی زندگی باریک کتاب۔	ایضاح العلوم مذاق العارفین مجتہد اسلام امام غزالی
زجر، سوانح محمد بن زکریا، مجلد اول، مجلد اولی	حکیمیانے سعادت اکسیر ہدایت حکیم صمد صمد غزالی
اسرار تصوف زکریا نے نفس اور اسرار لکھے ہیں اس میں بے نظیر کتاب کاہلہ شاستہ اور زجر۔	مجموعہ رسائل امام غزالی الادب ۳ جلد
کرامت، لطافت اعلیٰ، مقبولہ حسین جلد	مکاشفۃ القلوب
اس کی کچھ میں تصوف، عقائد، کلام اور فلسفہ پر امام غزالی کی ۱۶۰ سنہ کی کتابیں شامل ہیں جو عربی سے اردو میں ہیں۔	بیاض یعقوب موجودہ حدیث تصوف و سلوک
تصوف کی مشہور کتاب	تربیت السالک حکیم صمد صمد غزالی
مولا کی نقلی یا غیر میں تصوف و سلوک کے مسائل کے عقائد و کلمات تصوفات اور دینی شواہد و احادیث ہیں۔	حجة الله الباقیہ شاد ولی اللہ محدث دہلوی
اسرار ظاہر و باطن اور تزکیہ نفس اور راہ طریقت کی مشکلات کامل اور مددگار کتاب کی شہرہ آفاق۔ تین جلد کامل	مجالس الابرار شیخ احمد دہلوی
اسی شریعت کے حقائق و اسرار اور تمام علوم مسوای پر عقائد کتاب کا مستند اور زجر۔ مجلد اولی	مجالس حکیم الامت
دعوت و تہذیب اور نصیحت میں بیانیہ کتاب جو اس بارے میں شرک و بدعت کا افسانہ و نیلہ شہرہ آفاق ہے۔	کلیات امدادیہ
مولا غزالی کے ملفوظات میں کلام مفتی محمد شفیع	شرعیہ و طریقت کا التمازم
حضرت حاجی اماد اللہ کی جلدوں تصانیف کا مجموعہ جلد	نور الصدور فی شرح القیور
اس اثر کا بہترین کتاب، شیخ الحدیث مولا محمد زکریا صاحب	تعلیم الدین مدنی
امام جمال الدین بیہقی کی کتاب لازم، مولا محمد حسین	فیوض میزدانی
حکیم الامت مولا اشرف علی تھانوی (تصوف و طریقت)	غنیۃ الطالبین
شیخ محمود دہلوی کے مولا امام شمس زجر۔ ترجمہ مولا مفتی محمد شفیع	ذریعہ کتب حضرت شاہ کبیر
شیخ بلالہ دہلوی کی عقائد اسلام اور تصوف پر بے نظیر کتاب ترجمہ مولا محمد شفیع	ذکر سلوک و طریقت
دارالاشاعت اردو بکازار کراچی	

کتاب عقائد و مناظرہ وغیرہ

آیات ہیمنات	نور شہیر میں پے لکیر کتاب	عسکری کتب خانہ
امیرانی انقلاب	ہام لکین اور طبعیت	مولانا منظور عثمانی
الہند علی البغد	مناظرہ ملانے اہل سنت	مولانا فیل احمد صاحب
براہین قاطعہ	جواب انوار مسلمہ	مولانا فیل احمد صاحب
بریلوی علماء و مشائخ	کے لئے حکمت لکری	مولانا محسن باقی ہارستانی
نقوبتہ الایمان	مشکوک روایات کی مذمت مطہر کتاب	مولانا امین شیعہ
نقوبتہ الایمان	توحید و سنت کے پہلوؤں پر ترک و بدعت کا	مولانا امین شیعہ
تاریخ مہیلا د	مولانا یحیٰ قیام کی فصل تارک	مولانا یحیٰ قیام
تحفۃ ائمہ شریعہ	(ہندو قوم) نور شہیر میں جواب کتاب	مولانا یحیٰ قیام
تاریخ مذہب شیعہ	یعنی تفسیر اہل باور شیعہ مذہب کی تاریخ	مولانا یحیٰ قیام
تصفیۃ العقائد	بعض مسائل و عقائد اسلام پر سرسید صاحب کی ملامت	مولانا یحیٰ قیام
تخذیر الناس	اسم نبوت اور افعال محمد	مولانا یحیٰ قیام
حجۃ الاسلام	حقانیت اسلام	مولانا یحیٰ قیام
دھماکہ	بریلوی کتاب زلزلہ کا جواب	مولانا یحیٰ قیام
شریعت یا جالت	فرقہ پناہ اور دھم کا انداز دعوت حق	مولانا یحیٰ قیام
عقائد علماء دیوبند	احمد شاہ کا کتاب ہمارے دین کے حق پر کیا مجبور	مولانا یحیٰ قیام
عیسائیت کیا ہے ؟	عیسائیت اور اس کے ان کی تاریخ	مولانا یحیٰ قیام
قادیانی چہرہ	نور پے آئیے ہیں	مولانا یحیٰ قیام
مسک علماء دیوبند	دہریہ دینی اہل سنت ہیں	مولانا یحیٰ قیام
مودودی صاحب	کی تحریکات کے خلاف مضامین	مولانا یحیٰ قیام
مباحثہ شاہجی پور	ہندوؤں اور عیسائیوں کے مابین شہر ہما	مولانا یحیٰ قیام
میلہ خدائنامہ	شہر ہما و شاہجی پور کا ماحول و گماں	مولانا یحیٰ قیام
ہدایتہ الشیعہ	ملانے شیعہ کے دس سووں کا ماحول جواب	مولانا یحیٰ قیام

فہرستہ کتب مفتہ ذاکہ کے ٹکٹ پر بھیج کر طلبہ خدمت شیعہ

مکتبہ اہل سنت دارالاشاعت اردو بازار کراچی ٹیلی ۷۱۳۷۹۹